مجلّہ
۲۶ ویں
سالانہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس
۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء
۲۴ صفر المظفر/ ۲۵ مارچ
زیر اہتمام
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل
(کراچی پاکستان)
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۸ر دسمبر ۱۹۸۲ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۵ر نومبر ۱۹۸۴ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۶ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۲ر ستمبر ۱۹۸۸ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۴ر ستمبر ۱۹۹۰ء
امام احمد رضا کانفرنس، لاہور ۱۳ر ستمبر ۱۹۹۱ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۳۰ر اگست ۱۹۹۲ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۳۱ر جولائی ۱۹۹۴ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۷ر جون ۱۹۹۶ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۶ر جون ۱۹۹۸ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۴ر مئی ۲۰۰۰ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۷ر اگست ۲۰۰۲ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۷ر اپریل ۲۰۰۴ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۶ر دسمبر ۱۹۸۳ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۷ر اکتوبر ۱۹۸۵ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۷ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۹ء
پہلی امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس، کراچی یکم ستمبر ۱۹۹۱ء
امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس، اسلام آباد ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۱ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۲ر اگست ۱۹۹۳ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۸ر ستمبر ۱۹۹۵ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۳ر جون ۱۹۹۷ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۷ر جولائی ۱۹۹۹ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۱ر اگست ۲۰۰۱ء
امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۲۶ر اپریل ۲۰۰۳ء
امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۹۔۱۰ر اپریل ۲۰۰۵ء

مجلس عاملہ
بانی • سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ
سرپرست
• پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد • علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
صدر • سید وجاہت رسول قادری
نائب صدر
پروفیسر ڈاکٹر عبد الباری صدیقی
جنرل سیکریٹری
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
جوائنٹ سیکریٹری
پروفیسر دلاور خاں
فنانس سیکریٹری
منظور حسین جیلانی
سیکریٹری اطلاعات ومطبوعات
حاجی عبد اللطیف قادری
اراکین
سید ریاست رسول قادری
محمد حنیف رضوی
ناظم اعلیٰ اسلام آباد شاخ
کے۔ ایم۔ زاہد
نگران سفیر
مجاہد رفیق نقشبندی
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان
25-Japan Mansion, Raza Chowk (Regal), Saddar, Karachi-74200,
Phone No. +92-21-2725150, Fax No. +92-21-2732369
E-Mail: imamahmadraza@gmail.com
Website: www.imamahmadraza.net

امام الکلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

بھینی سہانی صبح میں ، ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ، ہوا یہ کدھر کی ہے؟ [1]

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے ، یہ ارادت کدھر کی ہے ؟

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے ؟
"مجھ کو بھی لے چلو" یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں ، یہ حسرت کدھر کی ہے؟

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے ، غافل ! ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے ! یہ جا چشم و سر کی ہے!

واروں قدم قدم پہ ، کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا ، مرے مولےٰ کے در کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں ، سو بل ، ہزار کج
یہ ساری گتھی ، اک تری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی ، نصیب کھلے ، مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دھوم ، تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں ، نہ دیں تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے ، کس کو ہوس ، برگ و بر کی ہے؟

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں!
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے ، مانگے جائیں گے ، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے ، نہ حاجت "اگر" کی ہے

[1] ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں دوسری بار حاضری دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر یہ نذرانۂ محبت پیش کیا گیا۔

طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب*

زینتِ خلدِ بریں مرغِ سلیمانِ عرب — سب فرشتوں سے حسیں مرغِ سلیمانِ عرب

بلبلِ باغِ دنیٰ، نغمہ گرِ حمد و ثنا — "طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

مرسلِ ربِ علا، حاملِ وحیِ مولا — یعنی جبریل امیں مرغِ سلیمانِ عرب

زمزمہ خوانِ علق، محکمِ آیاتِ فلق — طوطیٔ ماہ جبیں مرغِ سلیمانِ عرب

پر کشا رہتا ہے لاہوت کی پہنائی میں — برج سدرہ کا مکیں مرغِ سلیمانِ عرب

مستعد رہتا ہے فرمان بجا لانے کو — عرش اعلیٰ کے قریں مرغِ سلیمانِ عرب

نور تھا، نور خدا، نور کی جانب لایا — صورت وحی مبیں مرغِ سلیمانِ عرب

باب جبریل جو ہے روضہ اقدس کے قریں — ٹھہرا کرتا تھا یہیں مرغِ سلیمانِ عرب

آرزو ہے ترے دیدار کی دل میں لیکن — دید کی تاب نہیں مرغِ سلیمانِ عرب

تیرے اشعار سے شہزادؔ یہی لگتا ہے — تو نے دیکھا ہے کہیں مرغِ سلیمانِ عرب

(محترم محمد شہزاد مجددی)

☆ یہ منقبت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی شان میں لکھی گئی ہے اور محترم شہزاد صاحب نے اس منقبت میں امام احمد رضا کی ایک نعت کا مصرعہ "طائر سدرہ نشین مرغ سلیمان عرب"، کو منقبت کا موضوع بنایا ہے اور غالباً کسی فرشتے کی شان میں یہ پہلی منقبت ہے اور یہ اردو ادب میں ایک منفرد اضافہ ہے۔ (ادارہ)

منقبت مجددِ اعظم سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ

از شیر بیشۂ اہلسنت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے سنیاں را مقتدا یا سیدی احمد رضا
بر کافراں تیر قضا یا سیدی احمد رضا

اُچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو مگر
تو نے دیا اُسکو مٹا یا سیدی احمد رضا

اے ہادی راہِ ہدیٰ یا سیدی احمد رضا
وے عارفِ ذاتِ خدا یا سیدی احمد رضا

القاب ملتے ہیں مجدد سید و فردو امام
کعبے سے تجھ کو بر ملا یا سیدی احمد رضا

بر مصطفےٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا
اے عاشق غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا

الدولتہ المکیہ سے ہے فضل تیرا آشکار
چند گھنٹے میں اس کو لکھا یا سیدی احمد رضا

صمصام حق شیر وغا یا سیدی احمد رضا
وے شیر شیران خدا یا سیدی احمد رضا

آلِ رسول قادری کے صدقے میں مرشدی
بردہ مجھے اپنا بنا یا سیدی احمد رضا

مشکوٰۃ نور کبریا یا سیدی احمد رضا
مراۃ حُسن مصطفےٰ یا سیدی احمد رضا

لب پر خدا کی یاد ہو دل مصطفےٰ آباد
ہو قلب میں تیری ولِا یا سیدی احمد رضا

جس نے اُٹھایا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں
حامی ترا شیر خدا یا سیدی احمد رضا

صدیق فاروق وغنی حیدر رہیں تیرے حفیظ
سبطین حافظ دائما یا سیدی احمد رضا

چکڑا لویت رفض ونیچر نجدیت مرزائیت
سب پر تو ہے برق فنا یا سیدی احمد رضا

احمد پہ ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا
اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا

تیرا عبید پُر خطا اور تو ہے عبد المصطفےٰ
اور مصطفےٰ عبد خدا یا سیدی احمد رضا

(ارسال کردہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی)

سلام بحضور مفتی اعظم ہند شہزادہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علامہ محمد منشا تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اسلام اے عالمِ دین متیں
واصف محبوبِ ربُّ العلمین

السّلام اے مشربِ فیض وکرم
کاشفِ اسرارِ دینِ محتشم

السّلام اے صاحبِ عزّ وکمال
عاشقِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال

السّلام اے پیکرِ صدق وصفا
ناشرِ احکامِ دینِ مصطفےٰ

السّلام اے آفتابِ حق نُما
مظہرِ حُسنِ حبیبِ کبریا

مہتابِ علم وحکمت السّلام
پاسبانِ اہلِ سنّت السلام

السّلام اے قاطعِ اہلِ ہوا
مفتیِ دین ، قامعِ جور و جفا

السّلام اے ذاکرِ آلِ رسول ﷺ
حاویِ معقول ومنقول واصول

معدنِ رشد وھدایت السّلام
ترجمانِ قادریت السلام

السّلام اے نائب احمد رضا
مفتیِ اعظم مُحمّد مُصطفیٰ

گرقبول افتدز تسلیم و سُخن
بر دلِ تابشؔ نگاہِ لطف کُن

سخن ہائے گفتنی

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

کام وہ لے لیجئے ،تم کو جو راضی کرے　　ٹھیک ہو نامِ رضا ،تم پہ کروڑوں درود

امام احمد رضا خاں قادری محدثِ بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) خود اپنے اس شعر کے مکمل آئینہ تھے کہ انہوں نے تعلیم حاصل کرنے کے دور سے لے کر زندگی کے آخری ایام تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے اسم بامسمہ ہونے کا حق ادا کر دیا۔ آپ کی اس صالح فکر و عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح اپنی رحمت کی حفاظت کی آغوش میں لیا کہ آپ کے قلم کی نوک سے کبھی کوئی تحریر اور فتویٰ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے خلاف نہ صادر ہو سکا اور نہ ہی کوئی عمل کبھی خلافِ شرع رہا۔ کاش کہ ایسی شخصیت ہم میں دوبارہ پیدا ہو جائے اور اس جذبہ کو دوبارہ اجاگر کرے کہ ہم اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے میں صرف کریں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، آپ کی ان ہی تعلیمات کو آگے بڑھانے کے لئے پچھلے ۲۶ سال سے مصروفِ عمل ہے۔ ہم نے تیز چال چلنے کے بجائے دھیمی چال چلتے ہوئے استقامت کے ساتھ اپنے لائحہ عمل کو جاری رکھا جس میں ہر سال ایک امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں جس کی صدارت ملک کی کوئی مایۂ ناز علمی شخصیت کرتی ہے جبکہ نامور اسلامی اسکالرز حضرت امام احمد رضا پر اپنے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں جو سالنامہ معارفِ رضا میں شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ سالنامہ اب پچھلے ۴ سالوں سے اردو، عربی اور انگریزی میں الگ الگ شائع ہو رہا ہے۔

ادارہ ہر سال کانفرنس کے موقع پر امام احمد رضا کی اپنی تصنیف شدہ کتب کے علاوہ ان پر لکھی جانے والی تحقیقی کتب بھی اردو، عربی اور انگریزی زبان میں شائع کرتا ہے۔ ان ۲۶ سالوں میں شائع ہونے والی کتب کا ایک سرسری جائزہ ملاحظہ کیجئے:

تصنیفات وتالیفات امام احمد رضا:	۲۵عدد		
امام احمد رضا پر لکھے گئے اردو زبان میں مقالات وکتب:	۶۰عدد	امام احمد رضا پر لکھے گئے انگریزی زبان میں مقالات وکتب:	۱۵عدد
امام احمد رضا پر لکھے گئے عربی زبان میں مقالات وکتب:	۱۱عدد	امام احمد رضا پر لکھے گئے سندھی زبان میں مقالات وکتب:	۳عدد
امام احمد رضا پر لکھے گئے فارسی زبان میں مقالات وکتب:	۲عدد		
معارفِ رضا (اردو) سالنامہ	۲۶عدد	معارفِ رضا (اردو) ماہنامہ	۴۵عدد
معارفِ رضا (انگریزی) سالنامہ	۴عدد	معارفِ رضا (عربی) سالنامہ	۴عدد

ادارہ تسلسل کے ساتھ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کرتا رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل معروف شخصیات کانفرنس میں بحیثیت صدور مہمانانِ خصوصی شرکت کر چکے ہیں:

ایئر ایڈمرل ایم۔آئی۔ارشد صاحب (سابق چیئرمین K.P.T)، جسٹس قدیر الدین احمد، ڈاکٹر جمیل جالبی (شیخ الجامعہ، کراچی)، علامہ مفتی اختر رضا خاں الازھری، پیر سید طاہر علاؤ الدین القادری، پروفیسر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد (شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی)، حکیم محمد سعید، جسٹس نعیم الدین، جسٹس اجمل میاں، پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، جسٹس محمد حلیم، مولانا کوثر نیازی، جسٹس میاں محبوب احمد، علامہ ارشد القادری، الشیخ یوسف الرفاعی (سابق وزیر مملکت، کویت)، میاں شہباز شریف، علامہ عبد الستار خاں نیازی، پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد، پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی (شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی)، میر عبد الجبار خاں (ڈپٹی چیئرمین سینیٹ آف پاکستان)، پروفیسر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ (ڈائریکٹر ہجرہ کونسل)، زیڈ۔اے نظامی (چانسلر سر سید یونیورسٹی)، جناب اجمل خٹک، پروفیسر ڈاکٹر سید ظفر حسین زیدی (شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی)، علامہ شاہ احمد نورانی، لیفٹنٹ جنرل معین الدین حیدر، مفتی نصر اللہ خاں افغانی (چیف جسٹس، عبوری حکومتِ افغانستان)۔ وغیرہ وغیرہ۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا بنیادی طور پر ایک ایسی ریسرچ چیئر کا کردار ادا کر رہا ہے جس طرح جامعات میں ریسرچ انسٹیٹیوٹ کام انجام دیتے ہیں۔ امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کی علمی خدمات پر اب تک ۱۸ پی۔ایچ۔ڈی کی اسناد دنیا کی مختلف جامعات (پٹنہ یونیورسٹی، بہار، انڈیا۔ کولمبیا یونیورسٹی، امریکہ۔ ڈاکٹر ہری سنگھ یونیورسٹی، انڈیا۔ بہار یونیورسٹی، انڈیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس، انڈیا۔ جامعہ کراچی۔ سندھ یونیورسٹی۔ روہیل کھنڈ یونیورسٹی، انڈیا۔ کانپور یونیورسٹی، انڈیا۔ ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، انڈیا۔ میسور یونیورسٹی، انڈیا۔ رانچی یونیورسٹی، انڈیا۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور) تفویض کر چکی ہیں جبکہ ۱۲ اسکالرز پی۔ایچ۔ڈی کے مقالات لکھنے میں مصروفِ عمل ہیں، اس کے علاوہ ۷ ایم۔فل کی اسناد مختلف جامعات (سندھ یونیورسٹی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ الجامعۃ الاسلامیہ، بہاولپور۔ جامعۃ الازھر، قاہرہ، مصر۔ الجامعۃ الاسلامیہ العالمیۃ، اسلام آباد) سے اسکالرز حاصل کر چکے ہیں۔ ان تمام اسکالرز کو تحقیق کا تمام تر مواد ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے فراہم کیا اور اب یہ مواد کتابوں کی صورت کے ساتھ ساتھ CDs کی صورت میں بھی فراہم کیا جا رہا ہے۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے جدید ٹیکنالوجی سے بھی بھرپور فائدہ حاصل کیا ہے۔ پچھلے سال ہم نے اپنی ویب سائٹ www.imamahmadraza.net اپنی ۲۵ ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر شروع کی تھی جس کو اس وقت پنجاب کے شہر اوکاڑہ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا مگر مرکز سے دور ہونے کے باعث کام میں دشواری ہو رہی تھی لہٰذا اس سال کانفرنس کے موقع پر ہم اپنی ویب سائٹ کو دوبارہ کراچی سے شروع کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے پاس موجود تمام مخطوطاتِ اعلیٰ حضرت کو بھی اپنی ویب سائٹ پر دے دیا ہے تاکہ اب دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی بھی امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن پر تحقیق کرنا چاہے تو وہ امام احمد رضا کی اصل کتابوں (مطبوعہ وغیر مطبوعہ) سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکے۔ ان مخطوطات میں زیادہ تر سائنسی علوم پر مشتمل مخطوطات ہیں جو یقیناً مسلم سائنسدانوں کے لئے ایک قیمتی ماٰخذ بن سکتے ہیں اور

امام احمد رضا کی تحقیق کو بین الاقوامی فورم میں پیش کر سکتے ہیں۔ ہم بہت جلد ادارہ کی تمام مطبوعات انٹرنیٹ پر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے ان شاء اللہ تاکہ اب تک جو بھی تحقیق ہو چکی ہے اس سے قارئین حضرات آگاہی حاصل کر سکیں۔ ادارہ کی کوشش یہ بھی ہے کہ اب تک جتنے ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی کے مقالات منظور ہو چکے ہیں، ان کے تھیسس بھی ویب سائٹ پر جلد اپ۔لوڈ کر دیں تاکہ آئندہ تحقیق کرنے والے اس کام کو آگے بڑھا سکیں اور ہماری آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا اپنی سالانہ کانفرنس کے موقع پر نہ صرف ملکی اسکالرز کو بطور مقالہ نگار مدعو کرتا ہے بلکہ پچھلے کئی سالوں سے غیر ملکی اسکالرز کو بھی برابر مدعو کر رہا ہے جس کے باعث تحقیقاتِ امام احمد رضا کا دائرہ جامعات کے حوالے سے وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے ان غیر ملکی اسکالرز کے نام جنھوں نے پچھلے سالوں میں امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت فرمائی:

- ☆ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری الازہری، دارالافتاء، بریلی، انڈیا۔ — 1983ء
- ☆ علامہ ارشد القادری، نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن، ہالینڈ۔ — 1991ء
- ☆ ڈاکٹر محمد زوّادی، اسلامک انسٹیٹیوٹ، ملائشیا۔ — 1991ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین، جامعہ علّیہ، دہلی، انڈیا۔ — 1991ء
- ☆ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم دہلوی، جامعہ ملیہ، دہلی، انڈیا۔ — 1991ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم، ہمدرد یونیورسٹی، دہلی، انڈیا۔ — 1991ء
- ☆ علامہ یٰسین اختر مصباحی، دارالقلم، دہلی، انڈیا۔ — 1991ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی، روہیلکھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا۔ — 1991ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ یونیورسٹی، انڈیا۔ — 1993ء
- ☆ ڈاکٹر حازم محمد المحفوظ الازہری، جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر۔ — 1998ء
- ☆ ڈاکٹر غلام غوث قادری، بہار یونیورسٹی، انڈیا۔ — 2005ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی، بہار یونیورسٹی، انڈیا۔ — 2005ء
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر رفعت جمال، بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس، انڈیا۔ — 2005ء
- ☆ ریسرچ اسکالر مس شبنم خاتون، بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس، انڈیا۔ — 2005ء
- ☆ ڈاکٹر عبدالفتاح البزم، مہتمم معہد الاسلامی ومفتی اعظم دمشق، شام۔
- ☆ الاستاذ عدنان درویش (ریسرچ اسکالر واستاذ معہد الاسلامی)، دمشق، شام۔

پچھلے سال ادارہ نے ۲۵ویں دوروزہ انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ۲۵ سے زیادہ مندرجہ ذیل کتب عربی، اردو اور انگریزی

زبان میں شائع کیں:

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	مصنف/مترجم
۱۔	کشف العلۃ عن سمت القبلۃ	اردو	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی
۲۔	نزول آیاتِ فرقان بسکونِ زمین و آسمان و معین مبین بہر دورِ شمس وسکونِ زمین	اردو	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی
۳۔	القادیانیۃ (۳ عدد رسائل ردِ قادیانی میں)	(اصل اردو)	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی
۴۔	السؤ والعقاب علی المسیح الکذاب	عربی ترجمہ	محمد جلال رضا ومنظر الاسلام
۵۔	الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی	عربی ترجمہ	محمد جلال رضا و منظر الاسلام
۶۔	المبین ختم النبیین	عربی ترجمہ	محمد جلال رضا و منظر الاسلام
۷۔	جزی اللہ عدوہ بإبائہ ختم النبوۃ المعروف بـ محمد خاتم النبیین ﷺ	(اصل اردو) عربی ترجمہ	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی منظر الاسلام ونعمان الاعظمی
۸۔	الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ	(اصل اردو)	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی
		عربی ترجمہ	محمد سعید الازہری و محمد اکرم الازہری
۹۔	الامام احمد رضا خان واثرہ فی الفقہ الحنفی	عربی مقالہ برائے ایم ۔فل، جامعۃ الازہر	العلامۃ مشتاق احمد شاہ الازہری
۱۰۔	الشیخ احمد رضا خان البریلوی ۔حیاتہ وافکارہ	عربی	الاستاذ الدکتور محمد مسعود احمد نقشبندی
۱۱۔	معارفِ رضا	عربی	مدیر اعلیٰ: السید وجاہت رسول القادری مدیر: الدکتور مجید اللہ القادری
۱۲۔	A Fair Success refuting motion of the Earth (Fauz-e-Mubeen)	اصل اردو انگریزی ترجمہ	امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی عبد الحامد میسکر
۱۳۔	Scientific work of Imam Ahmad Raza (12 articles in field of Physical biological Sciences)	انگریزی	ڈاکٹر محمد مالک

۱۴۔	Hussam-ul-Haramain	(اصل عربی) انگریزی ترجمہ	امام احمد رضا محدثِ بریلوی الحاج بشیر حسین ناظم
۱۵۔	Ma'arif-e-Raza Vol: XXV	انگریزی	سید وجاہت رسول قادری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۱۶۔	خلفائے محدثِ بریلوی	اردو	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۱۷۔	مکتوباتِ مسعودی	اردو	عبدالستار طاہر نقشبندی
۱۸۔	مولانا نقی علی خاں۔ حیات وعلمی کارنامے	اردو۔ پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ	ڈاکٹر محمد حسن قادری (انڈیا)
۱۹۔	معارفِ رضا	اردو	مدیرِاعلیٰ: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۰۔	امام احمد رضا ۽ سنڌ جا عالم	(اصل اردو) سندھی ترجمہ	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔ مولانا محمد ہاشم سومرو
۲۱۔	مجلہ امام احمد رضا کانفرنس	اردو	سید وجاہت رسول قادری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۲۔	تذکرۂ اراکینِ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا	اردو	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۳۔	۲۵ سالہ تاریخ وکارکردگی ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا	اردو	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۴۔	مختصر تعارف ومطبوعاتِ کارکردگی ادارہ	اردو	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۵۔	خطبۂ استقبالیہ برائے دوروزہ انٹرنیشنل کانفرنس	اردو	سید وجاہت رسول قادری
۲۶۔	دلائل الخیرات شریف۔ (امام احمد رضا کے معمولات کا اہم وظیفہ)	عربی (اردو ترجمہ)	ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجرادی پیر محمد کرم شاہ الازہری

اس سال ۲۶ویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء کے موقعہ پر ہم مندرجہ ذیل ۱۰ کتب کی اشاعت کر رہے ہیں:

ا۔ ''معارفِ رضا'' شمارہ ۲۶ — اردو — سید وجاہت رسول قادری۔
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔ پروفیسر دلاور خاں

۲۔	معارف رضا العدد الرابع	عربی	سید وجاہت رسول قادری۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۳۔	Ma'arif-e-Raza Vol: XXVI	انگریزی	سید وجاہت رسول قادری۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۴۔	مجلہ امام احمد رضا کانفرنس	اردو	سید وجاہت رسول قادری۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۵۔	مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان وادب میں خدمات	اردو۔ ایم۔فل مقالہ	پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی
۶۔	ملک العلماء (مولانا ظفر الدین خلیفہ امام احمد رضا)۔ حیات وخدمات	اردو	علامہ ساحل شہسرامی (علیگ)
۷۔	حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت (خلاصہ)	اردو۔ پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ	ڈاکٹر امام الدین جوہر میاں شفیع آبادی
۸۔	امام احمد رضا بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ	اردو	محمد بہاؤ الدین شاہ
۹۔	حیاۃ الامام احمد رضا خان الماتریدی الحنفی القادری البریلوی	عربی	مولانا محمد اسلم رضا
۱۰۔	Embryology (Refuting of a Christian Priest Physician's Claim) (اصل کتاب الصمصام علی مشکک فی آیات الارحام، اردو)	انگریزی ترجمہ	مولانا خورشید احمد سعیدی (فاضل انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

اس سال امام احمد رضا کانفرنس میں جو اسلامی اسکالرز باہر ممالک سے تشریف لا رہے ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ فضیلۃ الشیخ السید یوسف الرفاعی (سابق وزیر مملکت، کویت) ۲۔ فضیلۃ الشیخ حسام الدین القادری (فاضل جامعہ دمشق، سوریا)

۳۔ العلامۃ الاستاذ احمد سامر القبانی (مدیر التوجیہ والارشاد فی وزارۃ الاوقاف، الجمھوریۃ العربیۃ السوریۃ)

۴۔ فضیلۃ الشیخ الدکتور محمد طلبہ عبد القادر سید محمود نصار (استاذ کلیۃ القرآن، جامعۃ الازھر وجامعہ عین الشمس)

۵۔ العلامۃ منور عتیق رضوی (ریسرچ اسکالر، لندن، برطانیہ)

ان کے علاوہ جو اسکالرز مقالات پیش کرنے کے لئے اندرونِ ملک سے تشریف لا رہے ہیں، ان کے اسمائے گرام بھی ملاحظہ کیجئے:

۱۔ علامہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری۔ استاذ فیصل آباد اسلامک یونیورسٹی ۲۔ پروفیسر ریاض احمد بدایونی۔ پرنسپل گورنمنٹ سپیریر کالج، کراچی

۲۔ پروفیسر دلاور خاں۔ پرنسپل گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج، کراچی ۴۔ حافظ عطاء الرحمٰن۔ ریسرچ اسکالر، جامعہ پنجاب، لاہور

۵۔ پروفیسر سلیم اللہ جندراں ۔ ریسرچ اسکالر، جامعہ پنجاب، لاہور

قارئین کرام! آپ نے ادارہ کی کارکردگی ملاحظہ فرمائی۔ الحمدللہ آپ سب کی دعاؤں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل و کرم سے اور امام احمد رضا کی نظرِ عنایت سے فروغِ تعلیماتِ رضا میں ادارہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مشن کو تا صبحِ قیامت جاری رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کسی بھی اشاعتی اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے دو بنیادی ضروریات، ایک مالی وسائل اور دوسرے مخلص افرادی قوت نہایت ضروری بلکہ لازم ہیں۔ ہم رب العزت کی آگے شکرگذار ہیں کہ اس نے ہمیں نہایت نیک اور صالح صاحب ثروت حضرات کی ٹیم مالی تعاون کے لئے مہیا کی ہوئی ہے کہ ہماری ہر ضرورت کے وقت یہ حضرات فروغِ تعلیماتِ رضا کے لئے اپنے مالی تعاون سے ہماری بھرپور مدد فرماتے رہتے ہیں۔ اگرچہ یہ حضرات اپنے ناموں کو ظاہر کرنے کے قطعاً دلدادہ نہیں مگر ہم ان کی طرف سے تحدیثِ نعمت کے طور پر ان کے ناموں کو ظاہر کررہے ہیں تاکہ اس دین کی اشاعت میں اور بھی ہمارے دینی بھائی ان حضرات کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی رضا کو حاصل کریں اور اس مصرعہ کے مصداق بنیں۔

کام وہ لے لیجئے، تم کو جو راضی کرے

ان حضرات کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجئے:

۱۔ حاجی رفیق برکاتی پردیسی صاحب۔ ۲۔ حاجی مجید برکاتی پردیسی صاحب ۳۔ الحاج شیخ نثار احمد صاحب ۴۔ الحاج محمد عقیل ڈھیڈی صاحب
۵۔ حاجی حنیف رزاق جانو صاحب ۶۔ حاجی محمد حنیف کالیا صاحب ۷۔ زبیر حبیب احمد صاحب ۸۔ جاوید حبیب احمد صاحب
۹۔ حاجی اقبال صاحب ۱۰۔ حاجی وسیم سہروردی صاحب ۱۱۔ سہیل سہروردی ۱۲۔ ادریس سہروردی ۱۳۔ قمر الدین خاں صاحب
۱۴۔ اقبال قصباتی صاحب ۱۵۔ عبدالرزاق تابانی صاحب ۱۶۔ ڈاکٹر محمد سلطان قریشی صاحب

قارئین کرام! ادارہ کا دوسرا بنیادی جز و افرادی قوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ الحمدللہ ادارہ کو ۱۹۸۰ء سے ہی مخلصین کی جماعت میسر آئی، جن میں ادارہ کے بانی سید ریاست علی قادری (م ۱۹۹۲ء)، حضرت علامہ شمس بریلوی (م ۱۹۹۶ء)، حضرت مفتی تقدس علی خاں (م ۱۹۸۸ء)، الحاج شفیع محمد قادری (م ۲۰۰۵ء)، الحاج شیخ حمید اللہ قادری (م ۱۹۸۹ء) کے نام قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے خدمتِ دین کا حق ادا کرتے ہوئے ادارہ کو ٹھوس بنیادوں پر قائم فرمایا جس کی سرپرستی آج بھی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب فرمارہے ہیں۔ سید ریاست علی قادری مرحوم نے تقریباً ۱۱ سال ادارہ کو قائم کرکے خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی ہی زندگی میں ۱۹۸۶ء میں ادارہ رجسٹرڈ ہوا اور پہلی انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد (۱۹۹۱ء) بھی ہوا لیکن ابھی شجر سایہ دار درخت بنا ہی تھا کہ آپ کا سایہ ادارہ سے اٹھ گیا۔ آپ کے بعد ادارہ کی باگ ڈور سید وجاہت رسول قادری ابن سید وزارت رسول قادری (م ۱۹۷۶ء) ابنِ سید ہدایت رسول قادری (م ۱۹۱۵ء) نے سنبھالی۔ آپ کی سرپرستی میں ادارہ نے ترقی کی کئی منازل حاصل کیں۔ مثلاً آپ نے امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ تصنیفات و تالیفات کے حصول کے لئے کئی دفعہ انڈیا کا دورہ کیا اور ۲۵ سے زیادہ مخطوطات کا حصول ممکن ہوا۔ ایک دفعہ آپ نے قاہرہ، مصر، جامعۃ الازھر کا دورہ کیا اور وہاں امام احمد رضا کا گوشۂ تحقیق قائم کروایا اور امام احمد رضا کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب جن کی تعداد ۲۵۰ سے زیادہ تھی، وہاں لائبریری کے لئے پیش کیں اور امام احمد رضا پر تحقیقی کام کو آسان

کروانے کے لئے وہاں کے حل وعقد سے گفتگو فرمائی جن کے وساطت اب تک ۱۳ افراد امام احمد رضا پر ایم ۔فل کر چکے ہیں اور اتنے ہی مصروفِ کار ہیں۔آپ نے بنگلہ دیش کا بھی دو دفعہ دورہ کرتے ہوئے وہاں چٹاگانگ، راجشاہی اور ڈھاکہ میں ادارہ کے گوشہ قائم کئے اور کئی ادارہ قائم کئے اور کئی جامعات میں امام احمد رضا کی کتب نصاب میں شامل کروائیں۔

سید وجاہت رسول قادری صاحب نے ۱۹۹۷ء میں حبیب بینک کی ملازمت (سینیر وائس پریذیڈنٹ) سے فراغت کے بعد سے اپنے آپ کو ادارہ کی خدمت کے لئے مکمل وقف کردیا ہے۔اگر چاہتے تو پرائیوٹ بینکوں میں مزید کام کرتے رہتے اور لاکھوں روپے ماہانہ کماتے مگر جذبۂ عشقِ رسول ﷺ اور عقیدتِ امام احمد رضا نے آپ کے دل میں ان لاکھوں روپے کو بٹورنے کے بجائے آخرت کے گھر کو سنوارنے کا جذبہ پیدا کردیا۔آپ اس وقت فروغِ تعلیماتِ رضا میں فنا ہیں اور اپنی طبیعت کی خرابی کے باوجود روزانہ دس سے بارہ گھنٹے ادارہ میں صرف کرتے ہیں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے زیر اہتمام معارفِ رضا ۱۹۸۰ء سے ہر سال شائع ہوتا رہا۔قارئین کی طرف سے اسے ماہانہ جاری کرنے کی کئی دفعہ خواہش ظاہر کی گئی مگر ہم اس کو جاری نہ کرسکے لیکن سید وجاہت رسول قادری صاحب نے اکیسویں صدی کے آغاز سے اس کو جاری کرنے کا پختہ ارادہ فرمالیا اور مجلسِ عاملہ کو باور کیا کہ احقر اس کی تمام تر ذمہ داری لیتا ہے چنانچہ جنوری ۲۰۰۰ء کو پہلا ماہانہ ''معارفِ رضا'' کا اجراء ہوا اور قبلہ وجاہت رسول صاحب اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ اس کو جاری رکھے ہوئے اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف کل رہتے ہیں۔آج الحمدللہ اس کے اجراء کو ۵ سال سے زیادہ ہوگیا مگر کسی مہینے اس کا ناغہ نہ ہوا کیونکہ قبلہ وجاہت صاحب نے سینکڑوں اہلِ قلم سے رابطہ کیا ہوا ہے، اس لئے مقالات کی کبھی کمی نہیں ہوتی اور نہ مالی وسائل کی الحمدللہ کمی ہوتی ہے۔

سید وجاہت رسول قادری صاحب کی صدارت میں ادارہ کو ۱۵ سال مکمل ہو رہے ہیں۔اس دوران ادارہ لگ بھگ سو کتابیں شائع کرچکا ہے جبکہ پچھلے گیارہ سال میں صرف ۳۵ کتابیں شائع ہوسکیں۔اس عرصہ میں سالنامہ معارفِ رضا کے علاوہ ۴۵ ماہانہ معارفِ رضا بھی شائع ہوئے اور اب پچھلے ۴ سال سے معارفِ رضا اردو، انگریزی اور عربی ایڈیشن میں علیحدہ علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔سید صاحب نے ان ۱۵ سالوں میں بہت کچھ لکھا اور جو کچھ لکھا وہ امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات کے متعلق لکھا۔ماہانہ معارفِ رضا کا اداریہ صرف اداریہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں آپ کے قلم کے جوہر نہایت مفید اور دور رس معلومات فراہم کرتے ہیں، اسی طرح مجلہ امام احمد رضا میں آپ کی سخن ہائے گفتنی کی تحریر بھی معلومات کے علاوہ تحقیقی مواد سمیٹے ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اپنے دورہ کے سفرنامے بھی تحریر کئے ہیں، ساتھ ہی مندرجہ ذیل کتب قابلِ مطالعہ ہیں:

۱۔تاریخ گوئی میں امام احمد رضا کا مقام
۲۔امام احمد رضا اور تحفظِ ختمِ نبوت
۳۔کنزالایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی
۴۔دارالعلوم منظرِ اسلام، بریلی شریف
۵۔امام احمد رضا اور انٹرنیشنل جامعات
۶۔تذکرۂ سید وزارت رسول قادری

سید وجاہت رسول قادری اس وقت ادارہ کی وجاہت ہیں کہ ادارہ آپ کی خدمات کے باعث دنیا میں متعارف ہو چکا ہے اور دنیا کی ۳۰ سے زیادہ جامعات میں امام احمد رضا کے حوالہ سے اہلِ قلم تحقیقی مقالات لکھنے میں مصروفِ عمل ہیں۔سید ریاست علی قادری نے ادارہ کی جو علمی دنیا میں ریاست قائم کی تھی، سید وجاہت رسول قادری نے اس ریاست کو وجاہت بخشی ہے اور اس ریاست اور وجاہت پر مسعودِ ملت اور ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا نیک اور مبارک سایہ ہمیشہ قائم رہا اور اللہ اور اس رسول ﷺ نے چاہا تو دیر تک قائم رہے گا۔اللہ تبارک وتعالیٰ پروفیسر

ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور سید وجاہت رسول قادری کو صحت وعافیت کے ساتھ دیر تک سلامت رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

ادارہ کی ایک اور افرادی قوت حاجی عبداللطیف قادری نوری کی صورت میں ۱۹۸۰ء سے حاصل ہے۔ آپ بنیادی طور پر تاجر ہیں مگر امام احمد رضا سے محبت آپ کو ہمیشہ ادارہ سے تعاون کی طرف رغبت رہتی ہے اور آپ ہمیشہ ادارہ کو مالی تعاون دینے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ادارہ کے چند معاونین جنہوں نے پچھلے سالوں میں ادارہ کی بھرپور خدمت کی مگر اب نجی مصروفیات یا ناسازئ طبع کے باعث ادارہ کو زیادہ وقت نہیں دے پاتے مگر ان کی خدمات ادارہ کے لئے قیمتی سرمایہ رہیں۔ میری مراد جناب منظور حسین جیلانی صاحب سے ہے جنہوں نے ادارہ کو نئے خطوط کی طرف گامزن کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور ۱۹۸۶ء سے ۲۰۰۴ء تک برابر مصروفِ عمل رہے مگر ان دنوں اہلیہ کی بیماری اور اپنی ناسازئ طبع کی بناء پر وقت نہیں دے پا رہے، ادارہ ان کی اہلیہ اور ان کے لئے دعا گو ہے کہ ان کو مکمل صحت وعافیت نصیب کرے تاکہ منظور حسین جیلانی صاحب دوبارہ اسی مستعدی سے خدمت انجام دے سکیں۔

ہم مستقبل میں جن منصوبوں پر کام کر رہے ہیں، ان میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

۱۔ امام احمد رضا ڈیجیٹل لائبریری۔

۲۔ امام احمد رضا کی معرکۃ الآراء کتب کا عربی اور انگریزی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ۔

سب سے اہم کام امام احمد رضا کی فتاویٰ رضویہ کی تیس جلدوں کا انگریزی اور عربی ترجمہ۔

۳۔ امام احمد رضا پر ایک ضخیم سوانحِ حیات، اردو، انگریزی اور عربی زبان میں۔

۴۔ امام احمد رضا کے اپنے عربی اور فارسی فتاویٰ کی اشاعت۔

۵۔ امام احمد رضا کمپلیکس (Complex)۔

ایک وسیع عمارت جس میں مکمل لائبریری اور ریسرچ اسکالرز کے لئے computer labs ہوں۔ دنیا کی تمام بڑی جامعات سے رابطہ ہو سکے اور امام احمد رضا کی مطبوعات اور مخطوطات ان جامعات کی لائبریریوں تک پہنچا سکیں۔

۶۔ امام احمد رضا کی تمام تصنیفات کو CD میں منتقل کرنا۔

احقر ادارے کے تمام دفتری عملہ کا بالخصوص ریاض احمد صدیقی (سرکولیشن انچارج)، شاہنواز قادری (اکاؤنٹنٹ)، ریحان خاں قادری (ویب سائٹ منیجر)، عمار ضیاء خاں قادری (انچارج کمپیوٹر سیکشن)، مبشر خاں قادری (کمپوزر)، ارشد رمضان قادری (آفس اسسٹنٹ) کا بھی ممنون ہے کہ جو انتہائی اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے اپنے کام انجام دیتے رہے ہیں آفس سیکریٹری وزیر احمد شان قادری نے اپنی بعض مجبوریوں کے باوجود بھی ادارہ کو وقت دیا ہے، جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں اگر اس موقع پر ہم صابری پریس کے محترم خرم قادری صاحب کا ذکر نہ کریں گے تو ناسپاسی ہوگی۔ جناب خرم قادری صاحب جس طرح گذشتہ دو برسوں سے محبت اور خلوص کے ساتھ ہماری کتب اور معارف رضا کی اشاعت کر رہے ہیں وہ ہماری مطبوعات کے اچھے سیٹ اپ اور گیٹ اپ سے قارئین کرام خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ہم ان کے حسنِ ذوق اور جدّت طرازیوں اور تعاون کے لئے ان کے ممنون ہیں ۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین، مخلصین اور محبین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس 2006ء

کے موقع پر شائع ہونے والے مجلّہ "معارفِ رضا"

کے لئے وزیر مذہبی امور جناب محمد اعجاز الحق کا پیغام

....

محترمی و مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، حسب روایت اس سال بھی فاضل بریلوی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور تعلیمات کے حوالے سے ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے اور اس موقع پر معارفِ رضا کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع پذیر ہو رہا ہے۔ بلا شبہ یہ ایک اہم قومی اور ملی فریضہ ہے۔ اس پر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا مبارک باد اور تحسین کا مستحق ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ علم و ادب، مسندِ تدریس و تالیف، محراب و منبر اور سیاسی پلیٹ فارم سے حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی تشخص کی بقا اور عقائد دینیہ کے تحفظ کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی شخصیت دینی، روحانی علوم و فنون کا چشمہ اور آپؒ کی تعلیمات ہر دور کے عوام اور خواص کے لئے علم و آگہی اور عمل و کردار کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ آپؒ تاریک وادیوں میں بھٹکتے ہوئے اذہان کے لئے مینارہ نور ہیں۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی ایسی ہی شمع فروزاں کرے جس کے لئے فاضل بریلویؒ، عاشق رسول ﷺ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ آمین یارب العالمین

پاکستان پائندہ باد

(محمد اعجاز الحق)

وفاقی وزیر مذہبی امور، زکوٰۃ و عشر

MOHAMMED IJAZ UL HAQ
Minister for Religious Affairs
Zakat & Ushr
Government of Pakistan
Islamabad.

(محمد اعجاز الحق)

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

وفاقی وزیر مملکت

مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر

عاشق رسول ﷺ، امام احمد رضا خام فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات اور کاوشوں کی ترویج واشاعت میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل) کی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں...... خود میرے لیے بھی یہ بات اس لیے باعث تکریم وتعظیم ہے کہ لڑکپن سے لے کر نوجوانی تک میں گاہے بگاہے وجاہت رسول قادری صاحب کی تقاریر کے ساتھ ساتھ ان کی علمی وتحقیقی صلاحیتوں سے استفادہ کرتا رہتا تھا جس کی شاید انہیں خبر بھی نہ ہو، اور درحقیقت یہ فیضان امام رضا ہی تھا جو مجھے اعلیٰ حضرت کے چاہنے والوں کی صف تک لے آیا ورنہ کہاں میں اور کہاں عشقِ امام رضا..... جس عظیم ہستی نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا ترجمہ درست کر کے امت کو یہ خبر دی ہو کہ شروع اللہ سے نہیں بلکہ شروع بھی اللہ ہی سے ہے اس لیے اللہ سے شروع کہا جائے، توحید، معرفت اور نبی کریم ﷺ کی توحید پرستی کا وہ عکس مسلسل ہے جو صرف تقلید وطریقت کی راہ پر چلنے والے ہی دیکھ سکتے ہیں اور درحقیقت یہ ترجمہ کیا ہی اس لیے گیا تھا تا کہ لوگ اپنے صفحہ دل سے عقیدت کا وہ نقش نہ مٹنے دیں جسے بڑی مشکل سے اولیا کرام نے ان کے دلوں کی سادہ تختیوں پر رقم کیا ہے ...... اعلیٰ حضرت سے میرا تعلق سید وجاہت رسول قادری یا پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری جیسا تو نہیں کہ ابھی تو شاید میں ان ہستیوں کی جوتیاں اٹھانے کے بھی قابل نہیں لیکن در مصطفیٰ ﷺ کے باہر بھکاریوں کی طویل قطار میں کھڑے رہ کر میں نے جس مقام پر اعلیٰ حضرت کو دیکھا ہے وہ ''جوت کی وہی جھلملجھمل ہے جو جگ میں رچی، میں دیکھتا ہی رہا اور میری شب نے نہ دن ہونا جانا''...... میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ ''حدائق بخشش'' جو صرف دو حصوں میں منقسم ہے اور اگر میں غلط نہیں تو غالباً 1325ھ میں خود امام احمد رضا کی حیات مبارکہ میں یہ دونوں حصے اشاعت پذیر ہو چکے تھے لیکن بعض عاقبت نا اندیشوں نے ''تیسرا حصہ'' چھاپ کر کچھ ایسے اشعار ان کے نام سے موسوم کر دیے ہیں جو اعلیٰ حضرت کے عشق اور عقیدت کے صریحاً برخلاف اور شکوک وشبہات کو جنم دینے کا باعث ہیں لہٰذا ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو اس سلسلے میں بھی مربوط کوششیں کرنا چاہئے..... اس کے علاوہ نئی نسل کو یہ بھی بتلانے کی اشد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا خان صرف ایک نعت گو شاعر نہیں بلکہ علوم دینیہ کے ہر پہلو پر ان کی ایک عمیق اور گہری نگاہ تھی جس نے انہیں وقت کا امام قرار دیا ساتھ ساتھ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے سلسلے میں بھی امام احمد رضا خان کا جو کردار ہے وہ ندوۃ العلما اور دار العلوم دیوبند سے قطعاً برعکس اور مثالی ہے...... شرعی فیصلے صادر کرنے میں آپ جیسا احتیاط فی الشریعہ اور باخلاص وجود کم از کم گذشتہ صدی سے آج کے دور تک ہمیں نظر نہیں آتا...... گو کہ ان کی ذات پر تہمتوں کے انبار ہیں لیکن یہ بھی عشق کا ایک حسین عکس ہے اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کی خوبصورت تفسیر ہے کہ ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مصیبتوں، پریشانیوں اور تکالیف سے نہ گھبرائے کہ یہ اوپر سے گرنے والے سیلابی ریلے سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہیں'' اور یقیناً ایک عاشق پر تہمت نہیں لگائی جائے گی تو پھر سند عشق کا حصول کیونکر ممکن ہوگا؟...... تحریک ندوہ سے علیحدگی سے لے کر فتاویٰ رضویہ اور ترجمہ قرآن کنز الایمان تک کا سفر گو کہ 65 (باعتبار سن عیسوی) 68 (باعتبار سن ہجری) پر محیط ہے لیکن پوری زندگی اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت واطاعت کے سانچے میں ڈھلی نظر آتی ہے اور جو اس سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے اسے رب کریم مل جاتا ہے اور پھر جسے اللہ اور اس کا محبوب ﷺ مل جائے تو اس سے زیادہ خوش نصیب اس روئے زمین پر اور کون ہو سکتا ہے...... مجھ کوتاہ علم کے نزدیک یہ فیصلہ تو ''یوم الست'' ہی ہو گیا تھا کہ جب تمام انبیا سے عہد لیا گیا کہ اللہ کے محبوب کے محبین وعشاق کی ارواح اس کارگہہ عالم میں انسانی صورت میں آنے کے بعد آپ ﷺ کی دیوانی ہوں گی اور آپ کے اسم پاک (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیں گی...... اعلیٰ حضرت کفر وارتداد کے سامنے ایک آہنی دیوار بنے کل بھی کھڑے تھے اور ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کہہ کر آج بھی کھڑے ہیں اور یقیناً عشق کی یہ نسبتیں ایمانی قلوب میں یونہی پلتی رہیں گی اور ارواحِ خبیثہ، جو آج بھی اللہ کے محبوب ﷺ کی اطاعت ومحبت سے منحرف ہیں، قیامت تک اسی آگ میں جلتی رہیں گی......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

پیغام

برصغیر پاک و ہند میں حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے علم حدیث و تفسیر و فقہ اور تقریباً ۵۵ علوم و فنون کے ذریعے مسلمانوں کے دینی شعور کو مستحکم و پختہ کیا اور اپنی تحاریر کے ذریعے مسلمانانِ ہند کے سینوں میں عشق رسول ﷺ کی ایسی تڑپ پیدا کی جو ملت کے تشخص کے تحفظ میں کام آئی۔

مولانا موصوف بلاشبہ ۱۴ ویں صدی کے ایک عظیم مصلح، محدث فقیہ عالم حق گو اور عارف باللہ بھی تھے۔ آپ کا مقصدِ حیات ہی دراصل علم و حکمت کا فروغ تھا۔ عقائد کی صحت پر کامل اور غیر متزلزل ایمان و ایقان آپ کا ممتاز وصف تھا۔ آپ کے افکار میں رفعت و بلندی تھی۔ آپ برصغیر کے علماء میں اپنے تبحر علمی کی وجہ سے ایک خاص امتیاز رکھتے تھے۔ آپ نے اقتصادی میدان میں بھی ۱۹۱۲ء میں کئی رسالے تصنیف فرمائے ان میں ایک رسالہ ''تدبیر فلاح و نجات'' بھی تھا جو طبع فرما کر پورے ہندوستان میں مفت تقسیم کرایا اور اس رسالے کے ذریعے ہی آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے بچت کا راستہ دکھاتے ہوئے اسلامی بنکنگ سسٹم قائم کرنے کا شعور دیا۔ آپ کی معروف کتاب ''فتاویٰ رضویہ'' میں اس حوالے سے کئی صفحات پر پھیلے ہوئے اصول ملتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان اصولوں اور قاعدوں کو یکجا کیا جائے تاکہ علم واقتصاد کے قارئین کے لئے استفادہ کو موقع مل سکے۔ چونکہ آپ صاحب بصیرت مدبر بھی تھے آپ سیاست میں توڑ پھوڑ کے قطعی خلاف تھے، بلکہ سنجیدہ دائرہ قانون میں رہتے ہوئے بھرپور جدوجہد کے داعی ہے۔ آپ برصغیر کے کئی تحاریک بالخصوص تحریک موالات، تحریک ہجرت، تحریک ختم نبوت، تحریک رضا مصطفیٰ، تحریک انصار الاسلام وغیرہ میں نمایاں حصہ لے چکے تھے۔ بعض تحاریک کے تو آپ خود بانی تھے۔ آپ عالم اسلام کی عظیم جامع الصفات شخصیت تسلیم کئے جاتے تھے۔ یہ بات باعث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

مسرت ہے کہ جامعہ کراچی سمیت کئی ملکی و بیرون ممالک کی جامعات میں آپ کی مختلف علوم وفنون کے بالخصوص علم الفقہ، علم الحدیث، علم سیاست علم المعیشت سے متعلق خدمات پر تحقیقی مقالے لکھے جارہے ہیں۔ کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی سے کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن پر پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہوچکی ہے۔ مولانا موصوف اوران کے خلفاء کے حوالے سے بھی اورکئی تحقیقی مقالے زیر ترتیب ہیں۔

نیز کلیہ فنون شعبہ اردو جامعہ کراچی سے گذشتہ سال ہی ایک خاتون استاد مولانا موصوف کی شعری وادبی خدمات پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔ میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ بات محسوس کرتا رہا ہوں کہ مولانا موصوف کی جامع سوانح وعلمی خدمات سے متعلق کوئی ایسی کتاب شائع کی جائے جس میں ہر جہت سے ان کے کمالات علمی سامنے آسکیں جن عالمی اداروں نے مولانا موصوف کی علمی و دینی، سیاسی اور ادبی کارناموں کی روشناسی اور فروغ میں اعلیٰ کردار ادا کیا ہے ان میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کا بھی نام سرفہرست ہے۔ تاریخی نقطۂ نظر سے اس نوع کی کانفرنس کے انعقاد سے مولانا موصوف کی خدمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے میں بڑی مدد مل رہی ہے۔

آج کا منتشر منتشر ماحول بھی ہم سے تعلیمات امام احمد رضا پر غور کرنے کا شدید متقاضی ہے۔

۹ر مارچ ۲۰۰۶ء

(پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی)

Pro-Vice Chancellor

University of Karachi
University Road
Karachi-75270
Pakistan

مولانا احمد رضا خان بریلوی بحیثیت عاشق رسول ﷺ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا شمار برصغیر پاک وہند کی ان جید ونابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے ۱۹ ویں صدی میں مسلمانوں کی مذہبی اور تعلیمی بیداری کے حوالے سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

بلاشبہ آپ صرف علوم اسلامی کے ہی ماہر نہیں تھے بلکہ متداول علوم عقلیہ ونقلیہ اور ادبیہ پر گہری نظر رکھتے تھے جس کا اندازہ ان کی جملہ تصنیفات کے موضوعات کے متنوع اور کثرت سے بھی ہوتا ہے، آپ ایک کثیر التصانیف بھی تھے اور آپ کے دائرۂ قلم اور احاطۂ فکر میں علم وفن کے بیشتر پہلو شامل تھے۔

آپ ایک سچے عاشق رسول ﷺ بھی تھے آپ کی جملہ تصانیف میں یہ پہلو بڑا نمایاں نظر آتا ہے۔ کراچی اور پاکستان کے دیگر شہروں میں آپ کے یوم وصال کے موقع پر کانفرنس اور علمی مذاکروں وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ آپ کی علمی دینی، اقتصادی، تفسیری وفقہی خدمات سے متعارف ہوا جا سکے۔ اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور ان کے روح رواں مولانا سید وجاہت رسول القادری کا نام سرفہرست نظر آتا ہے۔ میری نظر میں آج امت مسلمہ خصوصاً مملکت خداداد پاکستان جس نازک دور سے گذر رہی ہے اس کی اصلاح کے لئے مولانا موصوف کی تعلیمات اور افکار سے بھرپور رہنمائی مل سکتی ہے۔

والسلام

لعنو واحد

(پروفیسر ڈاکٹر اخلاق احمد)

معین الجامعہ، جامعہ کراچی

Tel. No. 9243157 & 9243131-7 Ext. 2531. E-mail: pvc@ku.edu.pk

Dr. Muhammad Shamsuddin
Ph.D. (London); M.A; LLB (K.U)
Dean, Faculty of Arts

University of Karachi

حضرت امام احمد رضا کا شمار برصغیر پاک وھند کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے ایک ایسے عالم دین جنھوں نے برصغیر میں اسلامی، روحانی، اور اخلاقی اقدار کی آبیاری اور پاسداری کے لیے زندگی بھر کام کیا۔ اپنی دینی اور ادبی تصنیفات بالخصوص منقبت اور نعت میں جو بلند مقام انھوں نے پایا وہ ان کے کسی دوسرے ہم عصروں کے حصے میں نہیں آیا۔ تفسیر قرآن پاک پر ان کا کام انفرادی نوعیت کا ہے قرآن پاک کے اردو ترجمے میں جس علمی تبحر اور شائستگی کا اظہار ان کے ہاں ملتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے رکھ رکھاؤ اور بزرگانہ رویوں میں جن خصوصیات کے حامل تھے وہ قابل ذکر ہیں مولانا احمد رضا خاں نے بچپن سے بہترین اساتذہ سے اکتساب فیض کیا اور اپنی محنت لگن اور جستجو سے اس میں کئی گنا اضافہ کیا اور اپنے اساتذہ کیلئے باعث فخر بن گئے۔ تحریک آزادی مسلمانانِ ہند میں ان کو اولین معماروں میں شمار کیا جاتا ہے ان کی معاشرتی اور سیاسی خدمات سرسید احمد خان، محسن الملک اور دیگر زعماء سے کم نہیں اگر دوقومی نظریہ اور نظریہ پاکستان کی اساس پر تحقیق کی جائے تو بہت سے نئے حقائق سامنے آئیں گے اور وہ شخصیات بھی پوری طرح اجاگر ہوں گی جن پر مورخین اور محققین کے تساہل نے پردہ ڈال رکھا ہے مولانا احمد رضا خاں بریلوی ان ہی شیوخ اور بزرگوں میں سے ہیں جن کے نظریاتی کارناموں پر اچھی طرح تحقیق کرنے کی ضرورت ہے یہ مولانا احمد رضا کی شخصیت کا ایک بہت نمایاں پہلو ہے کے آج برصغیر میں نعت نگاری اور نعت خوانی کو جو مقبولیت حاصل ہے اس میں نمایاں کام مولانا نے کیا اور حُبِ رسول اور اھل بیت کو پاکستانی مسلمانوں کے لیے ایک ولولہ انگیز روایت بنادیا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سب نے کیا ہے۔ دربارِ مصطفوی ﷺ میں ان کی باریابی کی عظمتوں پر ان کے شیخ طریقت حضرت سید شاہ آل رسول نے بھی خراج تحسین پیش کیا ہے فرمایا کہ ''اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز پوچھا اے آل رسول میرے حضور کیا لیکر آئے ہو تو میں امام احمد رضا کو پیش کر دوں گا''۔ اعلیٰ حضرت کی عظمت اور شہرت ان کی زندگی میں ہی عرب وعجم میں ہو چکی تھی۔ انھوں نے اسلامی معاشرے میں ایک نئی فکر اور تحریک پیدا کی۔

امام احمد رضا نے اندورنی و بیرونی باطل پرست تحریکوں دور جدید کی گمراہیوں معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور غلط رسم و رواج کے خلاف فقیہانہ انداز و سے جہاد بالقلم کیا آپ نے ملحدانہ افکار و نظریات اور اسلام دشمن سازشوں کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کی تاکید کی۔ آپ نے مسلسل جدوجہد کر کے اسلامی اصول وضوابط اور شعائر مذہب وملت کی حفاظت کا گرانقدر فریضہ انجام دیا۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اطاعت اور شریعت اسلامیہ پر عمل کر کے گذاردی اور دوسروں کو علم نافع اور عشق رسول ﷺ کے نور سے منور کیا۔

Office of the Dean, Faculty of Arts, University of Karachi, Karachi-75270, Pakistan.
Phone # (9221) 9243171, 9243195, 9243197 Fax: (9221) 9243203 Email: shamsuddin@yahoo.com

Dr. Muhammad Shamsuddin
Ph.D. (London) M.A. LLB (K.U)
Dean, Faculty of Arts
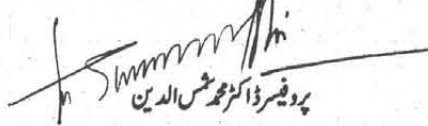
University of Karachi

امام احمد رضا کا دور وہ دور ہے جس میں آپ نے انگریزوں کے رویئے کو بخوبی اجاگر کیا آپ نے محسوس کیا کہ ہندو کے ساتھ انگریز مسلمان کے دل ودماغ پر چھا گیا ہے اور مسلمان اپنی عظمت وخودی کا سودا کر چکا ہے۔ ہندو یہ بھی چاہتا ہے کہ جب بھی انگریز برصغیر سے رخت سفر باندھے تو وہ اس کی جانشینی سے اور اپنی اکثریت کی آڑ میں مسلم کشی کا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر کر سکے مسلمانوں کو خوابِ خرگوش سے بیدار کرنے کیلئے آپ نے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی تا کہ انگریز اور ہندو کے فکری تسلط سے نجات مل سکے اور مذہب سے تعلق قائم ہو۔ امام احمد رضا نے دو قومی نظریہ کی علمی تشریح وتعبیر پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ وسیع حلقہ عقیدت مند پیدا کیا اوران کے اس عظیم حلقہ ارادت نے تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم کی بھرپور مدد کی اگرچہ مولانا قیامِ پاکستان تک زندہ نہ رہے لیکن اپنی تحریروں اور تبلیغ سے قیام پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہزاروں علماء کی ایک ٹیم ضرور تیار کر گئے گویا اس طرح بالواسطہ آپ نے تحریکِ پاکستان کو تقویت بخشی۔

امام احمد رضا نے اپنی پوری زندگی اُمت مسلمہ بالخصوص برصغیر کے مسلمانوں کو سچائی کا آئینہ دکھانے میں گذار دی۔ وہ ایک عالم دین فقیہ محدث ہونے کے باوجود تصوف وروحانیت کے بھی داعی تھے کیوں کہ وہ طریقت کو شریعت کے مخالف نہیں سمجھتے تھے بلکہ طریقت کو ہی شریعت کا جامع ترین اسوہ خیال کرتے تھے آج یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ ادارہ تحقیقات امام رضا کی یاد کو تازہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مشن کو بھی آگے بڑھانے کیلئے پوری خلوص نیت کے ساتھ مصروف عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن کی کوششوں کو کامرانی سے ہمکنار کرے۔۔۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد شمس الدین

رئیس کلیہ فنون (جامعہ کراچی)

Office of the Dean, Faculty of Arts, University of Karachi, Karachi-75270, Pakistan.

Phone: 9243220
9243131-7/2394

FACULTY OF ISLAMIC STUDIES
UNIVERSITY OF KARACHI
KAR.-75270

DEAN

Dated ۲۰۰۶/۲/۲۳ء

حضرت امام اہلسنت اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ اپنے عہد کے ایک معتبر عالم دین اور ایک عظیم عبقری شخصیت تھے۔ آپ تقریباً ۵۵ علوم قدیمۃ و جدیدہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ نے خصوصی طور پر برصغیر پاک و ہند میں اسلامی اقدار کو از سرنو زندہ کرنے اور مسلمانوں کو ان کی جنت گم گشتہ واپس دلانے کے لئے سخت محنت وجدوجہد کی۔ آپ کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ تحریک آزادی کے علم بردار اور دو قومی نظریہ کے حقیقی اور عملاً نقیب تھے۔ اس لئے آپ نے تحریک عدم تعاون، تحریک خلافت اور تحریک ترک حالات کے زمانے پر متحدہ قومیت کے نظریے کو باطل قرار دیا۔ آپ نے بروقت مسلمانانِ برصغیر کو ہندوؤں اور انگریزوں کی ملی بھگت اور سازشوں سے خبردار کیا۔ آپ پر ہندوستان کے معروف شہروں بدایوں، رام پور، بہار اور میرٹھ میں متعدد فوجداری مقدمات قائم کے گئے جن میں مقدمہ بدایوں اور رام پور کو بڑی شہرت ملی۔ آپ کبھی بھی مذکورہ انگریزی عدالتوں میں نہیں گئے۔

انگریز سے دشمنی میں اتنے شدید تر تھے کہ ڈاک کا ٹکٹ تک ہمیشہ الٹا چسپاں کیا کرتے تھے کیونکہ اس وقت کے ٹکٹ پر ملکہ وکٹوریہ کی تصویر ہوا کرتی تھی۔ آپ کے خلفاء بھی اسی مشن کے داعی (۱) تھے۔ آپ نے حضرت مولانا محمد ظفر الدین بہاری المعروف ملک العلماء، بہار اور دیگر علماء بریلی کے مشورہ سے ۱۹۰۴ء میں مدرسہ منظر الاسلام کے نام سے ایک بلند پایہ دینی مدرسہ قائم کیا اور اس مدرسہ کو تعلیمی و فکری حوالے سے جلد ہی پورے برصغیر میں مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی اور اس ایک مدرسے سے کئی اور مدارس و مراکز وجود میں آ گئے ان میں تحریک رضائے مصطفی، انصار الاسلام اور دارالافتاء علمیہ شرعیہ کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی ہندوستان و پاکستان بلکہ عالم اسلام میں منظر اسلام بریلی کو وہی مرکزیت حاصل ہے جو اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے عہد میں تھا۔

آپ کے اس مدرسہ منظر اسلام سے ایسے ایسے جلیل القدر علماء فقہاء محدثین اور اصحاب علم و دانش کی کھیپ تیار ہوئی جو آگے چل کر برصغیر کے متعدد دینی وسیاسی اور علمی تحاریک میں ہراول دستے کا کام کیا۔

ان خلفاء و تلامذہ میں مولانا حامد رضا خان بریلوی، مولانا حسنین رضا خان بریلوی، مولانا حسن رضا خان بریلوی مولانا ظفر الدین بہاری، مولانا سید محمد الاشرفی، الجیلانی کچھوچھوی، مولانا مصطفی رضا خان نوری بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا ہدایت رسول القادری رام پوری، مولانا سلیمان اشرف بہاری، مولانا شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی میرٹھی، مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی، مولانا مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ ابوالبرکات سید احمد لاہوری، مولانا سید دیدار علی شاہ الوری، مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی، علامہ عبدالمصطفی الازھری، حضور حافظ ملت مبارکپوری، مولانا عبدالغفور ہزاروی،

---

(۱) تفصیلات میری کتاب ''عدالت ہائے عظمی پاکستان'' اور ''مولانا احمد رضا خان بریلوی'' میں ملاحظہ کیجئے (نوری)

e.mail: dfis@ku.edu.pk
Http: //www.ku.edu.pk
Http: //www.fisku.edu.pk

Phone: 9243220
9243131-7/2394

FACULTY OF ISLAMIC STUDIES
UNIVERSITY OF KARACHI
KAR.-75270

DEAN

Dated ۱۲/۳/۲۰۰۶ء

مولانا غلام جیلانی میرٹھی، مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان، مولانا برھان الحق جبل پوری علیہم الرحمہ کا خاص طور پر نام لیا جاسکتا ہے۔

آپ کی علمی قیادت کا اعتراف دنیاء عرب کے علاوہ ہندوستان کے کئی معروف مورخین جن میں مولانا ابوالحسن ندوی بھی شامل ہیں واضح رہے کہ موصوف اعلیٰحضرت فاضل بریلوی سے فکری اختلاف کے باوجود آپ کی علمیت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

فاق اقرانه فی کثیر من الفنون لا سیما الفقه والا صول وکان عالماً متبحراً کثیراً المطالعة واسع الاطلاع له قلم" سیال" و فکر" حافل" فی التالیف، ویندر نظیرة فی عصره فی الاطلاع علی الفقه الحنفی.

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں جو علمی دینی سیاسی ادبی خدمات انجام دیں عالمی پیمانے پر آپ کی خدمات کو نہ صرف سراہا جارہا ہے بلکہ اس وقت دنیا کی تقریباً ۳۰ جامعات میں آپ پر مختلف حوالوں سے پی ایچ ڈی کے مقالے ترتیب دیئے جارہے ہیں۔

ہماری کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی کے شعبہ جات سے کئی طلباء و طالبات اعلیٰحضرت فاضل بریلوی پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ چکے ہیں اور کئی زیر ترتیب ہیں۔

مجھے از حد مسرت وخوشی ہے کہ حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدظلہ العالی صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور آپ کے جملہ رفقاء اراکین فکر رضا کے فروغ میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سید صاحب اور کی موصوف اور ان کے رفقاء کرام کی جدوجہد کو قبول فرمائے اور ہر سال مجلس اعلیٰحضرت سجانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقط

(الفقیر جلال الدین احمد نوری غفرلہ)

رئیس کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

e.mail: dfis@ku.edu.pk
Http: //www.ku.edu.pk
Http: //www.fisku.edu.pk

Registrar

University of Karachi
University Road
Karachi-75270
Pakistan

No. IA/2006 302/3

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۶ء

مجھے نہایت خوشی ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل ، حضرت امام احمد رضا خانؒ کے شخصیت وافکار پر ایک کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس ۲۰۰۶ء میں دنیا کے علماء، ماہرینِ تعلیم اور دانشور شریک ہونگے اور اپنے خیالات و مقالات سے صاحبانِ ذوق اور عارفانِ علم وادب کے لئے تازہ روشنی کا سامان کریں گے۔ حضرت امام احمد رضا خانؒ کے علم، دانش، بصیرت اور ادب وتہذیب پرانکے گراں قدر احسان کا ذکر کرنا اہلِ علم کے لئے قرض بھی ہے اور قابلِ فخر بھی۔

میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمدرضا انٹرنیشنل کے تمام عہدیداروں اور کانفرنس کے انعقاد میں شریک تمام صاحبانِ شوق کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کے لئے اپنے شب وروز وقف کئے اور جن کی وساطت سے جمالِ عشق رسول ﷺ کے جلوے ایک عالم تک پہنچے۔

محمد رئیس علوی ۹ مارچ ۲۰۰۶

پروفیسر محمد رئیس علوی

Office of the Registrar, University of Karachi. Tel No.9243131-7 Ext: 2233, Direct:9243219,
Fax: 9243203, E-mail: registrar@ku.edu.pk, Website:www.ku.edu.pk.

۹۲

Phone: 9211332
9211897
Fax: 9211934

Naukhaiz Anwar Siddiqui

DEPUTY SECRETARY
(IMPLEMENTATION & COORDINATION)
S.G.A & C.D,
DIRECTOR (P.R) TO CHIEF SECRETARY
GOVERNMENT OF SINDH

Karachi, dated the 16.03. **2006**

پیغام

سید العلماء، رئیس الفقہا، محدث متکلم، مورخ عصر، شمس الائمہ، بدر المجددین، محسنِ ملتِ اسلامیہ، مجدد اہلسنت، فقیہہ الامت حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسمِ گرامی آتے تو زبان، ذہن و قلب سبھی فکر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور اظہار شکر سے مربوط و منسلک ہو جاتی ہے۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان اور اس کے اکابرین سرپرست ادارہ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، صدر حضرت سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور محمد افضل حسین و رفقائے دیگر کی خدمات لائق ستائش و قابل تحسین ہیں کہ مذکورہ ادارہ اور حضرات موسومہ بالا ہمہ وقت سپہ سالار اہلسنت شہسوار با برکت عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم محترم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے فروغ کیلئے بے غرضی، اخلاص اور گونہ یگانگت کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

درحقیقت انیسویں و بیسویں صدی عیسوی / تیرہویں چودہویں صدی ہجری میں مسلمانانِ عالم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے پایاں کرم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کاملہ شامل رہی کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کو اس عالم رنگ و بو میں گل مطہر کی صورت جلوہ نما کیا گیا بصورت دیگر مسلمانانِ پاک و ہند بالخصوص اور مسلمانانِ عالم بالعموم اغیار کی چیرہ دستیوں کا شکار ہو جاتے۔ امام اہلسنت کے خانوادے اور مسلک و مشرب سے وابستہ شخصیات آج بھی باطل کی ہرزہ سرائی کا دندان شکن جواب دے رہے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ رہتی دنیا تک حق و صداقت کا پرچار جاری رہے گا اور خدام اعلیٰ حضرت دین متین کے استحکام اور مسلک حق کے دوام کیلئے کمربستہ رہیں گے جبکہ امام احمد رضا کانفرنس کی مثل مزید مہمات چار دانگِ عالم میں اذکار و افکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارض و سما کی رفعتوں اور وسعتوں میں بلند کرتی رہیں گی۔ آمین ثم آمین

نوخیز انور صدیقی

۱۶ مارچ ۲۰۰۶
۱۵ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

نوخیز انور صدیقی
ڈپٹی سیکریٹری حکومت سندھ

Department of Political Science
University of Karachi

Dr. Muhammad Ahmed Qadri
Associate Professor

March 13, 2006

MESSAGE

All Praise be to Allah and Peace and Blessings upon His Chosen and Beloved Messenger, the Mercy of the Worlds, the Final Prophet, Chief of this world and the Next World, Best of Creation, Present and Witnessing One, and upon His Blessed Companions, His Family and His Pure Wives, and all His followers till Judgment Day.

No star shines as brightly in the sky of Islamic spiritual revival in the 20th century than the name of Maulana Shah Imam Ahmed Raza Khan Afghani Barelvi *rahmatullah ta'ala alayh* (1856 – 1921 CE). Universally conferred with the title of A'laa Hazrat, this great personality of the Indian Subcontinent, it is in this light that I am delighted that the Idara *Tehqeeqat-e-Ahmed Raza International* is conducting its 26th annual Imam Ahmed Raza International Conference in March 2006, on this outstanding religious figure, where eminent scholars from all over the world are expected to attend. Indeed, a culture that celebrates its pivotal contributors is a successful one as it ensures the ongoing transmission of its essential cultural values to its future generations. Additionally, it augments cross-cultural understanding, which is the need of the present times.

A'laa Hazrat *rahmatullah alayh* exhibited signs of Divine Providence and intellectual and spiritual genius from a very tender age. He completed the Holy Quran at the age of four and became astonishingly well versed in more than fifty branches of learning, pertaining to Ancient, Current & Oriental Sciences and left contributions in all these academic disciplines. He delivered his first public lecture to an audience that included high caliber scholars at the age of 6 and issued his first *fatwa* at the age of 13. A'laa Hazrat رحمۃ اللہ علیہ was a prolific writer and savant with a phenomenal memory. He memorized the entire Holy Quran in one month by simply perusing its verses chapter by chapter between *Maghrib* and *Isha* everyday. He wrote over 1000 books during his short life span of 65 years in Arabic, Persian, and Urdu on diversified topics such as *Tafseer* (Quranic Exegesis), *Aqaaid* (Beliefs), *Hadeeth*, *Fiqh* (Islamic Jurisprudence), *Tajweed*, *Tasawwuf*, Grammar, History, Poetry, Mathematics, Philosophy and more. Among his most notable works is the *Kanz-ul-Iman*, a beautiful rendering of the Holy Quran into the Urdu language. This mammoth endeavor is a very distinguished contribution to scholarship as it maintains the key element of the Islamic spirit – *adab*. A'laa Hazrat's رحمۃ اللہ علیہ choice of words when translating the Arabic verses of the Holy Quran are very careful and conscientious and therefore deliver the highest honor and respect for Allah Almighty and His Beloved Prophet *sallallaahu alayhi wa sallam*. Another labor of love that stands out amongst A'laa Hazrat's i ocean of writings is his *Salam-e-Raza: Mustafa Jaane Rahmat pe laakhon salaam*, which holds the distinction of being the longest salutation to the Holy Prophet Muhammad *sallallaahu alayhi wa sallam* in any language.

I congratulate the Idara *Tehqeeqat-e-Ahmed Raza International* for their impartial research on this great luminary who cannot be claimed by the Muslim world alone but by all people of Truth. At present, many Islamic and Western Universities and Colleges throughout the world are researching and translating the works of this great Muslim scholar. Some of the countries in which research is being carried out are: India, Pakistan, United States of America, England, Holland, , Egypt and South Africa

I congratulate the staff of the *Idara Tehqeeqat-e-Ahmed Raza International* for organizing the conference and wish every success to the conference.

Please accept my felicitations for organizing a conference on such a great scholar.

M. Ahmed Qadri

Dr. Muhammad Ahmed Qadri
Officiating Chairman,
Department of Political Science,
University of Karachi,
Karachi.

Department of Political Science, University of Karachi, Karachi-75270, Pakistan.
Ph. Direct 0092 21 9243177, 0092 21 9243131-7 x 2237 E-mail. ahmedq19@yahoo.com

Daily Nawa-i-Waqt

Nipco House, 4-Shaarey Fatima Jinnah, Lahore 54000 (Pakistan)
Phones: 111-222-007, 6302050, 6367551-54
FAX:(042) 6367583, Grams: NAWAAGENCY Lahore, P.O. Box 2059

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قومی کانفرنس 2006ء کے موقع پر پیغام

برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ عالم دین سوادِ اعظم کے یکے از قائدین اور صاحب شریعت و طریقت امام احمد رضا خانؒ کی علمی و دینی خدمات کا بیان چند سطور میں ممکن نہیں۔ آپؒ نے دین اسلام کی حقانیت و صداقت کے لیے جو کام کیا وہ ان کی ایک ہزار سے زائد گرانقدر تصانیف کی صورت میں محفوظ ہے، جن سے پوری ملتِ اسلامیہ تا ابد مستفید ہوتی رہے گی۔ مولانا حسین احمد مدنی کے برعکس آپؒ نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو ہندو سے الگ رہ کر اپنے دینی اور ملی تشخص کو برقرار رکھنے کی تعلیم دی اور متحدہ قومیت کے تصور کی دینی نقطۂ نظر سے نفی کی۔ اس حوالہ سے ایک جامع لائحہ عمل بھی مرتب کیا۔ مولانا احمد رضا خانؒ کی فقہی خدمات لازوال ہیں۔ ان کا فتاویٰ رضویہ گذشتہ صدی کی ایک اہم ترین تصنیف ہے جو فقہی و شرعی علوم پر ان کی کامل دسترس کا ثبوت ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے فتاویٰ رضویہ کو فقہی علوم کا بے بہا خزینہ قرار دیا ہے جو ان کی اجتہادی بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ (حوالہ کتاب: "اقبالؒ کے دینی اور سیاسی افکار" نور محمد قادری)۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تعلیمات اور شخصیت کا خصوصی پہلو ہے کیونکہ ان کے نزدیک۔

اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے عوام تمام تعصبات سے بالاتر ہو کر امام احمد رضا خانؒ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کریں تا کہ اغیار کی سیاسی اور اقتصادی غلامی سے نجات کی کوئی صورت نکل سکے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارۂ تحقیقاتِ احمد رضا خانؒ سے منسلک احباب کو ان کے علمی فیضان کو عام کرنے کی مزید ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مجید نظامی
مدیر
روزنامہ نوائے وقت

A PUBLICATION OF NIDAI MILLAT (PVT) LIMITED

Pakistan's premier independent and most influential national daily simultaneously published from Lahore, Karachi, Islamabad & Multan

Karachi
Block No.1, Phase-5, Khayaban-e-Shamsher, DHA,
Phones. 111-222-007, 5843720-23
Fax: 5854325

Multan
63-Abdali Road,
Phones: 111-222-007, 545571-74
Fax: 580858-580958

Islamabad
7-Mauve Area, Zero Point,
Phones: 111-222-007, 2202641-44
Fax: 2202645046

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

(امام احمد رضا قدس سرہٗ)

Zia-ul-Islam Zuberi
Columnist

Daily News
Pakistan Illustrated Weekly
Daily Qaumi Akhbar
Mobile 0300-82664487
Res 5866235

ضیاالاسلام زبیری
کالم نگار۔ ماہر شعبہ تعلقات عامہ

مجھے یہ جان کر از حد خوشی ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی برصغیر اور عالم اسلام کے ممتاز عالم دین۔ مصنف۔ صوفی۔ مفسر قران و حدیث۔ فقیہ۔ مفتی اور شاعر بے مثال کی یاد میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنی ان کاوشوں کے لئے قابل مبارکباد اور قابل ستائش ہے کہ اس دور میں جب لادینیت سر پر کھڑی ہے اور اسلام اور اس کے نام لیواؤں پر عرصہ حیات تنگ کیا جارہا ہے وہ اس کانفرنس کے زریعہ بڑھتے ہوئے اندھیروں کے سامنے چراغ جلا رہا ہے اور طاغوتی قوتوں کے سامنے بند باندھ رہا ہے۔

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی زندگی مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور موجودہ حالات میں اس سے استفادہ کرنا بہت ضروری ہے۔ افسوس کی بات ہے ہمارے تعلیمی اداروں میں مغرب کے فلاسفروں سیاست دانوں سائنس دانوں اور دوسری شخصیات کا ذکر تو ہوتا ہے مگر ہمارے بچوں کو ہماری تاریخ اور مذہب کی تابندہ شخصیات سے متعارف کرانے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اس کانفرنس کی اہمیت اس حقیقت سے دوچند ہو جاتی ہے کیونکہ اس طرح حضرت امام احمد رضا خان اور ان کی قابل تقلید زندگی کی جو تشہیر ہوگی اس سے چھوٹے بڑے سب مستفیض ہوسکیں گے اور ہمارے بچوں کو بھی احساس ہوگا کہ ان کے مذہب اور تہذیب نے ایسی نامور شخصیات کو جنم دیا تھا جو پوری دنیا کے لئے مثال تھیں اور ان کی شہرت قابلیت اور انسان دوستی کا چرچا ایک عالم پر محیط تھا۔

حقیقت تو یہ ہے کی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے عشق رسول ﷺ اور فروغ عقیدہ توحید کی ایسی بے مثال روایت قائم کی جو ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتی رہے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کانفرنس کے انعقاد کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے کا بھی عہد کیا جائے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو عشق مصطفے ﷺ سے سرشار کرلیں اور اپنے سر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کالی کملی والے آقا کے احکامات کے سامنے جھکادیں چاہے اس میں ہمیں کتنی ہی مشکلات کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔

میں ایک دفعہ پھر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو مبارک باد دیتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ ان کی کانفرنس کامیابیوں کی بلندیوں کو چھولے اور اس کی روشنی پوری دنیا سے لادینیت کی سیاہی کو صفحہ ہستی سے مٹادے۔ اس موقعہ پر ہمیں جناب سید وجاہت رسول قادری اور جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی کاوشوں کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے جنہوں نے ان کانفرنسوں کے زریعہ اسلام کی بے پناہ خدمت کی ہے اور حضرت امام احمد رضا کے پیغام کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ دعا گو ہوں کہ خدا ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور کامیابی سے ہمکنار کرے

ضیا زبیری
ضیاالاسلام زبیری

پیغام *

سدا بہار تجدد پذیر اسلامی شخصیت

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل امت کے تشکر اور حوصلہ افزائی کا مستحق ہے کہ وہ مسلسل تحقیق، مطبوعات اور علمی اجتماعات کے انعقاد سے حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور علمی کارناموں کو اجاگر کرنے میں ہر آن مصروف رہنے کو اپنی سعادت تصور کرتا ہے، ہر سال علمی کانفرنس کے موقع پر ایک خوبصورت سوینئیر شائع کر کے یادوں کو تازہ اور عقیدوں کو مضبوط کرنے کا سامان ایک مستقل معمول ہے، وعلی اللہ الاجر والتوفیق!

حقیقت یہ ہے کہ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ کی شخصیت ہے ہی ایسی کہ انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے اور ان کے فیضِ علم سے خلق خدا کو مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا جائے، آنے والا ہر لمحہ اپنے ساتھ مسائل کا ایک انبار لیکر آتا ہے اور فیضِ رضا میں ان سب کے لیے حل دستیاب ہوتے ہیں، ان کے علمی ورثے سے ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی نئی دریافت اور نئی جہت سامنے آتی ہے، یہ سب باتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ان کے علمی ورثے کے تحفظ کے ساتھ اس کی اشاعت عامہ کو معمول بنایا جائے اور ان کے فیض سے خلق خدا کو فہم اسلام میں مدد ملتی رہے، یہ امت کی اہم ذمہ داری ہے جسے ادارۂ تحقیقات بخوبی تمام پورا کرنے میں مصروف ہے اس طرح اس عظیم علمی ورثے کا فیض بھی جاری رہے گا اور ادارہ بھی امت سے خراج تحسین کا مستحق رہے گا!

امت کے اہل علم ودانش کا فرض ہے کہ ادارہ سے پورا تعاون کریں اور ورثۂ رضا کے فیض کو عام کرنے میں حصہ لیں، اللہ تعالیٰ اخلاص عمل کو شرف قبولیت بخشے، آمین!

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر *

7۔حق باہو اسٹریٹ، لالہ زار، لاہور

☆ سابق عمید کلیہ جامعہ پنجاب' لاہور

پیغام

باسمہ تعالیٰ وتقدس

یہ بات اہل علم وبصیرت سے مخفی نہیں کہ چودھویں صدی ہجری میں مسلک حق کے تحفظ کا بے مثال کارنامہ انجام دینے والی عظیم شخصیت اعلیٰ حضرت مجددِ اسلام امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۳۴۰ھ) کا مسلمانانِ عالم پر احسانِ عظیم ہے۔ یوں ہی اپنے عہد میں آفاقی سطح پر فکر وفن کی جو خدمات امام احمد رضا بریلوی نے انجام دی ہیں عالم اسلام اس کا جواب دینے سے قاصر ہے۔ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ سنیّوں میں پائی جانے والی بدعات وخرافات کا آپ نے بلاخوفِ لومتہ لائم ردّ بلیغ فرمایا۔ اس راہ میں نہ اپنوں کی پرواہ کی، نہ غیروں کا خوف۔ اردو، فارسی اور عربی میں آپ کی سینکڑوں تصانیف آپ کے علم وفضل کی منہ بولتی تصویریں ہیں، جن کے مطالعہ سے ذہن ودماغ کے بند دروازے کھل جاتے ہیں اور انصاف پسند افراد امام موصوف کے علم وکمالِ فن کا اعتراف کرنے کے لیے اپنے کو مجبور پاتے ہیں۔ فقہ وفتاویٰ کے موضوع پر آپ نے سب سے زیادہ قلمی ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے جس سے پوری اسلامی دنیا برابر استفادہ کررہی ہے اور علمی میدان میں سب سے زیادہ ایک عام مسلمان کو فقہ ہی کی ضرورت پڑتی ہے، جس کے بغیر فرائض وواجبات کی ادائیگی صحت کے ساتھ ممکن ہی نہیں۔ نو پید مسائل پر بھی آپ کے فیصلہ کن فتاوے اہل علم وفتوی کے لیے مشعل راہ ہیں۔ تیس (۳۰) جلدوں میں پھیلے ہوئے آپ کے فتاوے نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں آپ جیسا مرجع الفتویٰ عالم دین نہیں گزرا، لہٰذا ایسے عظیم وجلیل فقیہ ومحدث اور محسن و مصلح کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنا اوران کے آثار علمیہ کو عالم آشکار کرنا پوری جماعت اہل سنت پر قرض ہے، اور یہ قرض ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی بااحسن ادا کررہا ہے۔ جو کہ ہم سب کے شکریہ کا مستحق ہے۔

سال گزشتہ ادارے نے اپنی سلور جوبلی کے موقع سے اردو عربی اور انگریزی زبان میں امام احمد رضا قدس سرہ کے تعلق سے جن (۲۰) کتابوں کی اشاعت کی ہے وہ ایک عظیم کارنامہ بھی ہے اور بہترین خراج عقیدت بھی، اللہ تعالیٰ ارکان ادارہ کے عزائم میں مزید پختگی اور بلندی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ والصلاۃ والتسلیم

والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی

۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

دار العلوم قادریہ، چریاکوٹ، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا بریلوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ چوتھائی صدی کی مسلسل روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ۲۵ مارچ ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء کو "امام احمد رضا کانفرنس" منائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت وتوفیق اور وسائل عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سرزمین ہند میں پیدا ہونے والے وہ جامع العلوم اور نابغۂ روزگار شخصیت ہیں کہ علمی وسعت، دینی صلابت وغیرت اور کثرتِ تصانیت میں ان کے معاصرین میں تو کیا صدی دو صدی پہلے بھی پوری دنیا میں ان کی مثال نہیں ملتی، لاہور سے رضا فاؤنڈیشن کی طرف سے ان کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ رضویہ" تیس جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے ضرورت ہے کہ اسے دنیا بھر کے ارباب علم کی لائبریریوں میں پہنچایا جائے، اور اس کی ویب سائٹ بنا کر تحقیق کے متلاشیوں کے سامنے مطالعہ کے لئے پیش کر دیا جائے۔ نیز اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا جائے۔

امام احمد رضا بریلوی مسلک اہل سنت وجماعت اور مذہب حنفی کے ترجمان تھے انہوں نے اپنے فتاویٰ اور تصانیف میں مسلک اہل سنت اور مذہب حنفی کی تائید وحمایت میں دلائل کے انبار لگا دیے، اس لئے انہیں بلا مبالغہ اسلام کا سچا ترجمان کہا جا سکتا ہے، کیونکہ مسلک اہل سنت اسلامی عقائد کی صحیح تعبیر ہے تو مذہب حنفی اسلام کے عملی احکام کی تفسیر ہے۔ انہوں نے ہندوستان ایسے خطے میں جہاں ہندو اکثریت میں تھے اور حکمران انگریز تھے مشعلِ اسلام کو پوری تابندگی کے ساتھ روشن رکھا، وہ نام نہاد روشن خیال مسلمان نہیں تھے کہ اسلام کی من مانی تشریحات کرتے، وہ پوری سختی کے ساتھ اس چودہ سو سالہ لکیر کے فقیر تھے جو سرکار دو عالم ﷺ نے کھینچ دی تھی۔

آج جو دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرح پاک وہند کے مسلمان اللہ تعالیٰ کی عظمت وتقدیس کے قائل ہیں اور اس کے دامنِ عزت وعظمت پر جھوٹ یا کسی بھی دوسرے عیب کے دھبے کو ناممکن اور محال مانتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی والہانہ محبت ہی کو ایمان قرار دیتے ہیں اور محبت کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری قرار دیتے ہیں تو یہ کس کا فیض ہے؟ یہ آئمہ دین، علمائے اُمت اور صلحائے ملت کا فیض ہے اور دور آخر میں یہ فیض امام احمد رضا بریلوی نے اپنے فتاوی، قرآن پاک کے ترجمہ "کنز الایمان" نعتیہ دیوان" حدائق بخشش" اور "سبحان السبوح" ایسی تصانیف کے ذریعے دور دراز تک پہنچایا۔

کچھ عرصہ قبل ڈنمارک کے ایک اخبار نے چند خاکے شائع کر کے اپنے خبیثِ باطن کا اظہار کیا تھا، اس کے بعد دوسرے بعض یورپی ممالک کے اخبارات وجرائد نے بھی اس حرکت کا ارتکاب کیا، اس پر اپنی تمام تر علمی کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود دنیا بھر کے مسلمان سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں، امریکہ، برطانیہ اور بھارت میں انہوں نے جلوس نکال کر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان کے تمام شہروں میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ترکی میں جہاں نام نہاد روشن خیالی کے تحت اسلامی شعائر پر پابندی ہے، عظیم الشان جلوس نکال کر نمائندہ

جماعت المسلمین نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور ایک بچی تمام مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک کتبہ اٹھائے ہوئے تھی، جس پر لکھا ہوا تھا ''فداک یارسول اللہ'' یارسول اللہ ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں۔ یہی نعرہ امام احمد رضا بریلوی نے انگریزی استعمار کے دور میں لگایا تھا جب بعض لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں گستاخانہ رویہ اختیار کیا تھا، ان کے نعرے کی گونج دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکی ہے، انہوں نے اپنی وصیت میں لکھوایا تھا۔

''جسے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادنی سا بھی گستاخ پاؤ اس سے فوراً علیحدہ ہو جاؤ خواہ وہ تمہارا کیسا ہی عزیز کیوں نہ ہو''۔ انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا تھا۔

کروں تیرے نام پر جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ایک جگہ اور فرماتے ہیں!
''جس سے بارگاہِ الٰہی و رسالت پناہی میں ذرہ برابر گستاخ پاؤ اسے اس طرح نکال کر پھینک دو جس طرح آٹے سے بال نکال کر پھینک دیا جاتا ہے چاہے وہ تمہارا پیر اور ستاد ہی کیوں نہ ہو''۔

ایسے امام کے پیغام کو پھیلانا اسلام کے پیغام ہی کا پھیلانا ہے، اسی مقصد کے لئے آج سے چھبیس سال پہلے مولانا سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کراچی میں ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے نام سے ایک پودا لگایا تھا جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تناور درخت بن چکا ہے، اتنے ہی عرصے سے ادارے کا ترجمان ''معارف رضا'' باقاعدہ چھپ رہا ہے اور گزشتہ سال تو ادارے نے سلور جوبلی منائی اور اسی مناسبت سے امام احمد رضا سے متعلق ۲۵ کتابیں اردو، عربی اور انگریزی میں شائع کر کے دنیا بھر میں پھیلائیں دنیا بھر میں جہاں کسی یونیورسٹی میں امام احمد رضا بریلوی پر کام ہو رہا ہو، ادارہ اس کی حسب گنجائش بھرپور امداد کرتا ہے۔

ادارے کو بام عروج تک پہنچانے کا سہرا ادارے کے سرپرست، ماہر رضویات پیر طریقت، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ، اور صدر جناب سید وجاہت رسول قادری اور جنرل سکریٹری جناب پروفیسر مجید اللہ قادری اور ان کے رفقاء کے سر ہے، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور پردہ غیب سے وسائل کی فراوانی عطا فرمائے آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ
۲۱ فروری ۲۰۰۶ء

پیغام

بحمدہ تعالیٰ اھل سنت و جماعت میں چند سالوں سے تصنیفی وتالیفی طور پر بڑی شاندار و جاندار بیداری آئی ہے۔ پاک و ہند میں جماعت حقہ کے کئی ادارے وجود میں آچکے ہیں یہ خدائے قدیر سے بہت بڑا احسان کا نشان اور رسول کائنات کی خاص نظرِ عنایت کا نمونہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمارے ان سب مخلصین و محسنین حضرات کے ان بے مثال کارناموں کو قبولیت ومقبولیت عطا کرے اور ان ہمدردان وخیر خواہان قوم وملت کو سدا باغ و بہار رکھے، ایمان آبرو جان ومال کی حفاظت فرمائے ان کی قیادت وحمایت سے مزید ایسے پائیدار وباوقار ادارے قائم ہوں جس سے ہر سنی کا قلب وجاگر باغ باغ ہوجائے اور گمراہ وباطل کا کلیجہ داغ داغ ہوجائے۔

کراچی پاکستان میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے چند سال ہوئے بڑے شہروں میں امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے جسے ملک وملت کے سپوت، پیکر خلوص ومحبت، صاحب فضیلت، عالی مرتبت، حضرت علامہ سید وجاہت رسول صاحب قبلہ اور ماہر رضویات فخر لوح وقلم عاشق رسول محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب قبلہ مظہری وغیرہ قابل قدر ہستیاں آن، بان، شان سے منعقد کرتے ہیں۔ جس کی رپورٹیں برابر ماہنامہ معارف رضا پاکستان وغیرہ سے باصرہ نواز ہیں یہ کانفرنس ایک نرالی وانوکھی ہوتی ہے جس میں مدعو حضرات علم ودین ودنیا کے علم وفضل کے اپنے وقت کے چمکتے چراغ ہوتے ہیں وقت کے فقیہ بھی اپنے زمانہ کے مدرس بھی عصر حاضر کے محقق ومدبر بھی اور ان کے شانہ بشانہ وکلاء وزراء وحکماء وغیرہم حضرات بھی زینتِ کانفرنس ہوتے ہیں غرض یہ کہ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی مثالی کانفرنس ہے جس سے بڑے ٹھوس نتائج برآمد ہورہے ہیں اور سنت کے کارنامے بڑے مثبت انداز میں پیش کئے جارہے ہیں۔ اس سے جو اھل سنت سے کچھ کھنچے کھنچے رہتے تھے اب قریب تر ہورہے ہیں۔ اور امام احمد رضا وغیرہ فقہاء ومحدثین کرام نے جو اسلام وسنت کے لیے زریں کارنامے انجام دیے ہیں وہ باقاعدہ ومنظم طریقہ سے جدید اسلوب پر زیور تصانیف وتالیف سے آراستہ کئے جارہے ہیں اور عشق نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کی شمع ہر جانب روشن کرنے کی سعی جمیل کی جاتی ہے اور یقین جانو کہ شمع رسول ﷺ کے پروانوں دیوانوں کی بزم ہے اور روحانیت کے سیل رواں ہے۔ جس طرف قدم بڑھائے گا کامیابی و کامرانی آگے بڑھکر اس کا استقبال کرے گی فتح ونصرت ان کی ہم دم وہمراہ ہوگی اے خدائے بزرگ وبرتر جب تک آفتاب وماہتاب کی چمک دمک قائم رہے یہ ادارہ قائم رہے اور جس طرح شمس وقمر کا نور چمکے اس ادارہ کی نورانیت برقرار رہے اور تیری اعانت وحمایت نمود قیامت تک ان پر سایہ فگن رہے اور ہم سب کو خاتمہ بالخیر کی نعمت ودولت حاصل ہو اور قیامت میں تیرے محبوب پاکِ صاحبِ لولاک ﷺ کے وفاداروں وجاں نثاروں میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

فقط

والسلام

مفتی ولی محمد رضوی

باسنی، ناگور، راجستھان، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازشِ اہل سنت، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عصر ما ما را زما بیگانہ کرد   از جمال مصطفیٰ ﷺ بیگانہ کرد

لمحہ موجودہ امتِ مسلمہ کے لیے اضطراب اور بے چینی کے عروج کا لمحہ ہے، وہ نبی رحمت ﷺ جنہوں نے تمام دنیا پر امن وعافیت، فکر ودانش اورشرف انسانیت کے دروازے کھول دیے اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو قندیل جنت کی روشنیوں سے منور فرمایا، ان کی عزت وناموس پر عالم مغرب نے بڑی بے دردی سے حملہ کیا ہے۔

ایسے میں شدت سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پیغام تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ کی موثر ترویج کو تیز تر کردیا جائے۔ شمع بزم ہدایت ﷺ کی محبتوں کی ضیا پاشیوں کو امت مسلمہ کے قلب وروح میں اتارنا جہاں وقت کی اہم ترین ضرورت ہے وہاں عالم مغرب کو بھی حسنِ مجسم، محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ کی مقدس سیرت اور تکریم انسانیت کے لیے آپ کی بے مثال اور عظیم الشان تاریخی، انقلابی جدوجہد سے روشناس کرانا وقت کا اولین تقاضا ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل ربع صدی سے مختلف زبانوں میں مذہبی لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کرکے اس ضرورت کو بڑی حد تک پورا کررہا ہے، اہل سنت کا دامن تنظیموں، جمعیتوں اور انجمنوں کے حوالے سے انتہائی امارت کا حامل ہے، کاش باقی تنظیمات بھی ادارہ تحقیقات کی پیروی میں اپنی ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں۔

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر صدر ادارہ اور کارکنان قابل صد تحسین ہیں۔ خداوند قدوس ادارہ کو ترقی کی نئی منازل سے ہمکنار فرمائے۔

والسلام مع الاکرام

(پروفیسر) حافظ محمد اشفاق جلالی   0300-5460234

خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ، جی ٹی روڈ عیدگاہ کھاریاں

لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج جی ٹی روڈ جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Saleem Ullah Jundran

B.A. (Punjab University Position)
M.A. English Language & Literature (PU)
M.Ed. (Roll of Honour) PU
M.A. Teaching of English as a Foreign Language (TEFL (AIOU))

Ph.D. Scholar,
Institute of Education & Research,
University of the Punjab, Lahore
(National Best Teacher Award);
(National Award for the Promotion of Children Literature)

Date 2-2-2006

Ref. No. IARRI's letter

پیغام برائے کانفرنس ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء

محترم اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی) و منتظمین امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

حسب روایت اس سال بھی عظیم الشان امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۶ء کا پروگرام موصول ہوا۔ اس مبارک پروگرام کے انعقاد والتزام پر مبارکباد قبول فرمائیں خوشی اس بات کی ہے کہ الحمدللہ! ادارہ اپنے آنے والے کل کو گذشتہ کل سے ہر لحاظ سے بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہے۔ کانفرنس کی ایک سے زائد نشستیں، "معارف رضا" کے معیار کی بہتری، انگریزی/عربی/اردو سالانہ "معارف رضا" ایڈیشنز کی الگ الگ اشاعت، ادارہ میں مزید افراد کی خدمات سے استفادہ کی سعی و کاوش، رضویات میں ایڈوانسڈ ریسرچ کیلئے بہتر رہنمائی اور بہتر وسائل کی فراہمی، رضویات رائٹرز/ریسرچرز/ڈاکٹرز سے تسلسل کے ساتھ بہتر روابط کا لائحہ عمل...... غرضیکہ یہ سارے عوامل ہیں جو رضویات کے حوالے سے حوصلہ افزا ہیں۔ ادارہ کے تمام اراکین بالخصوص جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب، جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب بھرپور خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ رضویات پر تحقیق عصری افادیت اور تعلیمی ترقی کی خاطر ان شاء اللہ نئے زاویوں اور متنوع پہلوؤں سے جاری رہے گی چونکہ آپ کے ادارہ کا بنیادی ماٹو جیسا کہ نام سے ظاہر ہے.... رضویات پر تحقیق ہے امام احمد رضا خان کی خدمات و تعلیمات کی امت مسلمہ کی بھلائی کی خاطر اشاعت ہے..... اس تناظر میں راقم چند ایک معروضات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرا رہا ہے:-

(۱) قومی / بین الاقوامی سطح پر رضویات ایکسپرٹس کا پینل تشکیل دیا جائے جس میں رضویات/امام احمد رضا خان کی خدمات و تعلیمات پر ڈاکٹریٹ کرنے والوں/ایم فل کرنے والوں یا ڈاکٹریٹ درجہ کے ایک یا ایم فل درجہ کے ایسے دو موضوعات کی نگرانی کرنے والوں کو شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہیں بھی رضویات ایکسپرٹس میں شمار کیا جائے جن کے اس موضوع پر کم از کم چار ریسرچ آرٹیکلز Refereed Journals میں شائع ہو چکے ہوں۔

(اا) رضویات ایکسپرٹس کا سال میں کم از کم ایک فورم سیشن ہو جس میں رضویات سے متعلقہ اہم موضوعات پر مباحث ہوں

Headmaster Govt. High School Dhunni Kalan, Tehsil Phalia (Mandi Baha-ul-Din) Ph # 0456-622142

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Saleem Ullah Jundran

B.A. (Punjab University Position)
M.A. English Language & Literature (PU)
M.Ed. (Roll of Honour) PU
M.A. Teaching of English as a Foreign Language (TEFL (AIOU))

Ph.D. Scholar,
Institute of Education & Research,
University of the Punjab, Lahore
(National Best Teacher Award);
(National Award for the Promotion of Children Literature)

Date :

Ref No.

(iii) "معارفِ رضا" چونکہ اب ماہنامہ کی شکل اختیار کر چکا ہے تحقیقی مضامین کی اشاعت بالخصوص اس کے سالانہ ایڈیشنز میں ہوتی ہے۔ معیاری حوالے سے امام احمد رضا خان پر تحقیقات کا بڑھتا ہوا حجم اس چیز کا متقاضی ہے کہ اب ششماہی "Biannual" "جرنل آف رضویات" / "Journal of Rizviyyat" کا اجراء کیا جائے جو کہ APA مینوئل کے مطابق ہو۔ اس کیلئے جامعات میں باقاعدہ پیپرز کی کال دی جائے۔ اس میں ادارتی بورڈ کے نظر ثانی شدہ مضامین ہی شائع ہوں اس سے رضویات کی بطور ڈسپلن / سبجیکٹ ترویج میں مدد مل سکے گی۔

(iv) رضویات ایکسپرٹس کے فورم میں مختلف مدارج کے تعلیمی نصابات میں رضویات کی شمولیت کے ضروری تقاضوں کو زیر بحث لایا جائے نیز پرائیویٹ سیکٹر کی کسی جامعہ میں ایم فل / پی۔ ایچ۔ ڈی اقبالیات کی طرح ابتداً ایم فل رضویات کے اجراء کے امکانات اور متوقع نتائج کا جائزہ لیا جائے۔

(v) امام احمد رضا انٹرنیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (کراچی) کو حقیقی معنوں میں انٹرنیشنل مقام دلانے کی خاطر رضوی رائٹرز، رضوی ریسرچرز، مخیر حضرات مجلہ وسائل کی فراہمی یقینی بنانے کی خاطر اپنا تعاون پیش کریں۔ راقم کی رائے کے مطابق اس انسٹیٹیوٹ میں کم از کم ایک ڈائرکٹر (رضویات) اور ایک ریسرچ ایسوسی ایٹ (رضویات) کی خدمات کی مستقل بنیادوں پر ضرورت ہے۔ اس کیلئے کوئی لائحہ عمل سوچا جانا چاہیے۔

(★) امید کی جاتی ہے کہ منتظمینِ کانفرنس، کانفرنس کے موقع پر پیش کیے جانے والے مقالات کی مکمل اشاعت اور مؤثر ابلاغ کو یقینی بنائیں گے رب العزت اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اس کانفرنس کو فروغِ علم کا منبع ثابت فرمائے اور اس سے ملّی اصلاح و ترقی، بین المسالک / بین المذاہب مکالمہ و رواداری کی فضا ابھر کر سامنے آئے! (آمین)

(ممنون و دعاگو)

سلیم اللہ جندران

Headmaster Govt. High School Dhunni Kalan, Tehsil Phalia (Mandi Baha-ul-Din) Ph # 0456-622142

JAMIA MASJID BAB-E-REHMAT
Red.No:625
CH. KHALIQ-UZ-ZAMAN COLONY,
GIZRI ROAD, KARACHI PAKISTAN. PHONE: 5375153

Ref. # Mar/006 Date 16.03.2006

واجب الاکرام، برادر بزرگوار حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد!

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ آپ حسبِ روایت ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام ۲۶ ویں عظیم الشان امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں اور اُجلی روایتوں کے تسلسل میں یادگاری مجلہ بھی شائع فرما رہے ہیں۔

کسی کام کا شروع کرنا چنداں دشوار نہیں ہوتا ہے برقرار رکھنا اور اُس کے معیار کو بحال رکھنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ آپ کے رفقائے کار، آپ کا ادارہ قابلِ صد تبریک ہے کہ گزشتہ ۲۵، ۲۶ برسوں سے آپ نے اس مبارک محفل کو سجا رکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضوی علیہ رحمۃ الباری کی شخصیت، آپ کے عظیم علمی، تحقیقی، ادبی، فنی، اصلاحی، تدریسی اور تصنیفی کارنامے اس قدر عظیم المرتبت ہیں کہ ان پر مسلسل لکھا جا رہا ہے مگر اب بھی اور آئندہ بھی بات وہی ہوگی کہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

میں آپ کی کاوشوں کی آپ کو داد دیتا ہوں اور آپ کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ آپ جس جذبۂ اخلاص سے اپنے مشن کے لئے متحرک اور فعال ہیں کریم مولیٰ عزوجل آپ کو کامرانیاں بخشے۔ یہ شعر آپ کے جذبوں اور ولولوں کا نذر ہے۔

احساسِ عمل کی چنگاری جس دل میں فروزاں ہوتی ہے
اُس لب کا تبسم ہیرا ہے، اُس آنکھ کا آنسو موتی ہے

والسلام مع الاکرام۔ نیاز مند۔ محمد مصطفیٰ خان کوہاٹی، ماہنامہ کاروانِ قمر (کراچی)

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس

حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی*

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا اُمتِ مسلمہ پر یہ عظیم احسان ہے کہ انھوں نے اُمت کے ایمان کا تحفظ فرمایا اور ایمان کی جان یعنی عشق مصطفیٰ علیہ السلام کا چراغ ہر سینے میں روشن کیا۔ بدمذہب اور بدعقیدہ لوگوں کی چلائی ہوئی آندھیاں اس چراغ کو بجھا دینا چاہتی تھیں لیکن سیدنا امام اعظم کے علمی اور سیدنا غوث اعظم کے روحانی جانشین امام احمد رضا نے علمی، عملی، روحانی غرض ہر طریقہ بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف یہ چراغ بجھنے نہ دیا بلکہ اس کی لو کو اور تیز کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اُمت کو آگاہ کیا کہ وہ کون شر پسند ہیں جو اُن سے دولتِ عشقِ مصطفیٰ چھین لینا چاہتے ہیں۔ اس تناظر میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا — کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا
دوست، دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر — تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا

احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔ امام احمد رضا نے ہم پر جو احسان کیا اسکا تقاضہ یہ تھا کہ ہم ان کے مشن کو آگے بڑھاتے ان کی تعلیمات کو فروغ دیتے، ان کی تمام کتب کو شائع کرتے لیکن افسوس صد افسوس اُن کی تحقیقی علمی کتب کی اشاعت تو کجا ہم اُن کی شخصیت سے بھی نئی نسل کو کماحقہٗ آگاہ نہ کر سکے۔

خدا مغفرت کرے حضرت سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ کی جنھوں نے آج سے چھبیس سال قبل اس کمی کا بجا طور پر احساس کیا اور ہماری اجتماعی خطا کا ازالہ کرنے کیلئے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی بنیاد رکھی۔ ان کی ہمت اور ان کے مخلص رفقاء کی مساعی کی برکت سے ادارہ نے اتنی ترقی کی کہ آج پوری دنیا میں اس ادارے کے اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ ادارے نے سینکڑوں کتب شائع کیں جو اردو انگریزی، عربی اور سندھی زبانوں میں ہیں۔ بیسوں سکالرز کی ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے میں رہنمائی کی۔ ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس سال اس سلسلے کی چھبیسویں کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اپنے سنجیدہ ماحول، موضوعات کے انتخاب اور علمی و تحقیقی شہرت رکھنے والے مقالہ نگاران کو مدعو کرنے کے حوالے سے یہ کانفرنس سب اہل سنت کیلئے ایک مثال اور لائقِ تقلید ہے۔ حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب کی وجاہت میں اللہ مزید برکت دے جن کی قیادت میں ادارہ ترقیوں کا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس عالم پیری میں صاحبزادہ صاحب جوانوں سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اور دل کا مریض ہونے کے باوجود نہ صرف پورے پاکستان میں بلکہ بیرونِ ملک بھی فکرِ رضا کے فروغ کیلئے سفر فرماتے ہیں۔

آخر میں دعا گو ہوں آپ سب بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بطفیلِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ ادارہ کے صدر، جنرل سیکریٹری اور تمام کارکنان کے علم و عمل، جان و مال صحت و قوت میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام
محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی

☆ ریسرچ اسکالر، یونیورسٹی آف پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا

بزم شیخ الاسلام پاکستان

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ

پیکرِ اخلاص ومحبت، مجسمۂ خلوص وللّٰہیت وجاہتِ ملت زیدمجدہ

سلام مسنون!

مزاج گرامی بخیر!

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے تمام اراکین "سالانہ کنونشن" کے انعقاد پر قابل صد مبارک باد ہیں۔ اہل سنت میں، تنظیموں، جمعیتوں اور انجمنوں کا جم غفیر موجود ہے، لیکن ہر صاحب نظر اس حقیقت سے واقف ہے کہ ان میں سے اکثر کا دائرۂ کار محض چند رسمی کاروائیوں تک محدود ہے۔ کہیں بلند نظر قیادت مفقود ہے تو کہیں مخلص کارکن عنقا ہیں، کہیں جذبات وخیالات کی کمی ہے تو کہیں راہِ عمل متعین کیے بغیر جوش وولولہ کا اظہار کیا جارہا ہے، یہ بات بغیر مبالغہ آرائی کے کہی جاسکتی ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ان چند خوش قسمت اداروں میں سے ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ساری دولتیں وافر مقدار میں عطا فرمائی ہیں۔ اور یہ لوگ ان نعمتوں کا خوب خوب استعمال کر رہے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کام کرنے والے کسی سکالر کو کسی قسم کی مدد درکار ہو، صدر ادارہ اس کی توقعات سے بڑھ کر دست تعاون دراز فرماتے ہیں۔ یہ انہی کے خلوص اور جذبہ صادق کی برکت ہے کہ ادارہ کامیابیوں کے نئے نئے مراحل طے کررہا ہے۔

اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم جس طرح ممکن ہو ادارہ کے ساتھ تعاون کر کے حصول مقاصد میں سید صاحب اور ان کے معاونین کے ہم قدم بنیں۔ اس سلسلے میں معارف رضا کی رکنیت، ادارہ کی مطبوعات کی خریداری اور اس جیسی دوسری صورتیں بھی ممکن ہیں جن میں فریقین کو مذہبی نفع حاصل ہوسکتا ہے۔

ہم سب بارگاہ رب العالمین میں دعا گو ہیں کہ وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمات دینیہ کا صدقہ ادارہ کو بیش از بیش فتوحات نصیب فرمائے، اور صدر ادارہ کی عمر مبارک میں برکتیں نازل کرے۔ آمین

والسلام مع الاکرام

محمد سہیل احمد سیالوی صدر

اعجاز احمد صدیقی جنرل سیکرٹری

واراکین بزم شیخ الاسلام پاکستان

فون: 0544-633881,0300-5427247

۶ مارچ ۲۰۰۶ء

پیغام

مخدومی و معظمی سید صاحب ! السلام علیکم رحمت اللہ وبرکاتہ ! عزیز القدر غلام مصطفےٰ رضوی صاحب (مالیگاؤں) سے فون پر معارف رضا کے سالنامے کی تیاری کی اطلاع موصول ہوئی۔

یہ اعتراف میں پہلے بھی کر چکا ہوں اور اب اُسکو دوہرا رہا ہوں کہ اگر چہ برصغیر میں رضویات کی خدمت کرنے والے بہت ہیں مگر میری معلومات کے مطابق پہلا نمبر آپ کا ہے۔ رضویات کی ہمہ جہت خدمت اور بے غرض خدمت ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی مدّت سے کر رہا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس ادارے کے تمام اراکین کو اجرِ عظیم و کثیر عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۰۰۶ء کے سالنامے کی اشاعت پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ اس نمبر میں ایسا بہت کچھ ہوگا جس سے رضویات کے موضوع کو نئی جہات ملیں گی اور مجھ جیسوں کی معلومات میں بیش از بیش اضافہ ہوگا۔ خدا کرے آپ مع اراکین ادارہ بہ عافیت ہوں۔ جملہ اراکینِ ادارہ کو اس حقیر فقیر کا سلام پہنچے۔

فقط والسلام

۱۲/ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ مطابق
۱۵/ دسمبر ۲۰۰۵ء

صابر سنبھلی
سیف خان سرائے، سنبھل
ضلع مراد آبادی (یوپی) انڈیا ۲۴۴۳۰۲

پیغام

سیدی جناب وجاہت رسول قادری صاحب

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قادری۔ (کراچی)

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ: حسب پروگرام اس سال بھی سالانہ احمد رضا کانفرنس ہو رہی ہے۔ فقیر چھ سال سے مسلسل محبت رضا میں سرشار ہو کر غریبانہ انداز لئے قدم قدم کشاں کشاں بس اور ریل پر کراچی جا کر پہلے ادارہ تحقیقات کے دفتر کے در و دیوار کو چومتا ہے اور پھر اس غریب نواز غمخوار احمد رضا قادری کی عظمتوں سے پُر نور اوراق و اخبار کو آنکھوں پر رکھتا ہے۔ اور پھر وہاں کام کرنے والوں کی عظمت و محنت کو سلام پیش کرتا ہے اور بہت کم وقت میں اس حقیقت کو تسلیم کر لیتا ہے کے بیشک دنیا رضویات میں بہار آ رہی ہے یوم احمد رضا کا علمی ورثہ اب روشن باب بن کر درخشاں ہونے لگا ہے اور اب روشنی روشنی ہے۔ الحمد اللہ تعالیٰ

کراچی آفس کی مصروفیات دیکھ کر خیال آتا ہے کاش میں بھی ان سرد راتوں میں وہاں کچھ کام سنبھالتا۔ شاید وہی آرزو بر آئی ہے۔ وہی آنکھیں پُر نم ہو کر پیغامِ رضا ترتیب دے رہی ہیں۔ فرش پر میز سجا کر لکھنے والا آج اس کرسی کے سامنے کرسی سنبھالے ہوئے ہے۔ جہاں سید ریاست علی قادری تشریف فرما کر پیغام وصول کرتے تھے۔ آج ایک غریب الحال مُسافر اس دفتر کے لان میں گرنے والے پتوں اور کاغذوں پر صلواۃ و سلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات پاکیزہ کی گردان میں اپنے ہاتھوں چن چن سنبھال رہا ہے۔ پتا پتا عشق رسول اللہ میں گم ہو کر ہر کام کرنے کی گواہی دے رہا ہے۔ امام احمد رضا قادری قدس سرہ کا پیغام عام کرنے کے لئے مجاہد نقشبندی کا یہی سلام و پیغام بنام اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جانا جائے۔ کہ دیوانو! ہمارا یہی انعام ہے کہ ہمیں اپنے کام میں لگا رکھا ہے۔ اس حقیر نے نہ صرف ان راستوں کی صفائی کرنی ہے۔ بلکہ حضرت مسعود ملت کی علمی کاوشوں، شاہ پاروں کو راہبر و راہنما بنا کر اُجالوں کا سفیر بنانا ہے۔ چاہتا ہوں کہ جب اسلام آباد کی کانفرنس کے لئے احباب تشریف لائیں۔ تو اسلام آباد کے نوجوانانِ انجمنِ طلبہء اسلام، قطار در قطار ہو کر اجالا اور راہبر راہنما رسالہ بلند کئے سید مرشدی یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگائیں۔ مرحبا امام احمد رضا مرحبا! آخر میں امید کرتا ہوں۔ کہ تحقیقی مقالات کی خاصی تعداد تیار کرا کے خاص اسلام آباد کی تمام علمی درسگاہوں۔ لائبریریز میں وقف کروائی جائیں گی۔ اسلام آباد کے لئے مجلات بھی ضرور بنوائیں مجلہ خاص میں ضرور سطریں تحقیقی مواد کے تعارف و آگاہی سے متعلق بطور خلاصہ موجود ہوں۔ تا کہ معلوم ہو سکے کہ ادارہ نے کیا کام کیا ہے اور معلومات سہل انداز میں عوام و خاص تک پہنچائی جائیں۔

موسم بہار میں خوشبودار، پھلدار پودے پوٹھوار، پنجاب کشمیر سے لا کر ۲۰۰ تعدادِ خاص اسلام آباد میں لگائے ہیں۔ یہ سب پیغام رضا کیلئے نشو و نما پا رہے ہیں۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں استمداد کے لیے آنکھیں بچھا کر آرزو ہے کہ ہمیں اسلاف کی عظمت عطا فرما دے۔ آمین

اسلام آباد آفس میں موصول ہونے والے پیغامات سالانہ کانفرنس مرکزی دفتر صدر کراچی مرسل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ آخر میں دُعا کی التجا ضرور ہے:

''کرم ہو جائے ہم پر پھر خُدارا! یا رسول اللہ ﷺ!''

محمد رفیق مجاہد نقشبندی قادری

نگران سفیر گلستانِ امام احمد رضا قدس سرہ

اسلام آباد

محمد افضل حسین
اعزازی سیکریٹری رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ
جماعت اہلسنت پاکستان کراچی
دفتر: 8 محمد حسین بلڈنگ، [illegible] پاکستان
فون: 2216766 - 2620222 ، فیکس: 2421291 ، سیل فون: 03002291267
E.mail: sitemaster@ahlesunnat.net
website: http://www.ehlesunnat.net

پیغام

عالمی امام احمد رضا کانفرنس 2006ء

آنکھیں رو رو کے سجانے والے — جانے والے نہیں آنے والے
وہی دھوم ان کی ہی ماشاء اللہ — مٹ گئے آپ مٹانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سونی ہے — اٹھ مرے دھوم مچانے والے

انسان مرنے مٹنے فنا ہو جانے کیلئے پیدا ہوا ہے، مگر کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو بعد وصال بھی تاریخ کے صفحوں اور زندہ انسانوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں، یہ خوش بخت انسان وہی ہوتے ہیں جن پر فضلِ الٰہی کسی کمال کو ارزاں کر دیتا ہے اور یہ انسان اس کمال کی بدولت حیات جاودانی سے شادکام ہو جاتے ہیں۔

امام احمد رضا بھی ایسے ہی موہوب من اللہ خوش بخت انسان تھے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی نظر عنایت کی بدولت انہیں دار فانی سے رخصت ہوئے کئی سال گزر گئے مگر آج بھی ویسے ہی حیات ہیں جیسے اپنی زندگی میں زندہ تھے بلکہ امتداد زمانہ کے ساتھ ان کی یہ بعد از موت زندگی ہی نہیں بلکہ شہرت، مقبولیت، محبوبیت بھی عام ہو جاتی ہے۔ امام احمد رضا باکمال فطری شاعر تھے، ان کا نعتیہ دیوان عشاقان رسول ﷺ کی آنکھوں سے اشک رواں کر دیتا ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے مسلمانوں کی علمی نظریاتی اور سیاسی حالات سنوارنے کے لئے عمر بھر کام کیا۔ ایسے کڑے حالات میں برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی جس وقت وہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے، امام احمد رضا نے دو قومی نظریے کی تبلیغ کی، آپ کے مشن سے ملت اسلامیہ کو روشناس کرانے کیلئے ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' ہر سال عالمی کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ اس سال 26 ویں کانفرنس کوہ نور ہال، ہوٹل ریجنٹ پلازہ کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس بڑھتی ہوئی تاریکی میں روشنی کا سبب ہوگی۔

میں حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نوری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری و اراکین ادارہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بانی ادارہ حضرت مولانا سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کے لئے دعا گو ہوں کہ ؂

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے — سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

والسلام

احقر محمد افضل حسین مسعودی نقشبندی
اعزازی سیکریٹری رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ
جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

محمد افضل حسین
اعزازی سیکریٹری رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ
Ph:2620222-2216766
Mob:0300-2291267

انجمن نوجوانان اسلام

پاکستان کراچی۔

تاریخ ________ حوالہ نمبر ________

پیغام عالمی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء

مخدوم ومحترم علامہ سید وجاہت رسول قادری زید مجدہم

صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علم اور علماء کی شان تو اہل علم کو ہی بخوبی معلوم ہے اور پھر ایسے عالم کے بارے میں کچھ کہنا یا لکھنا جہاں بڑے بڑے علماء، محدثین اور اساتذہ بھی دستارِ فضیلت ایک طرف رکھ کر طالب علم اور سائل کی حیثیت سے حاضرین میں فخر وفضیلت خیال کرتے ہیں، مجھ جیسے بے علم آدی کیلئے جہاں سورج کو چراغ دکھانے کی جسارت وہمت کی بات ہے، وہاں بہت بڑے اعزاز اور سعادت کی بات ہے کہ میں بھی ان کے بارے میں کچھ لکھوں۔ بلا مبالغہ میں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو گذشتہ صدیوں کے مجدد دین اسلام رضی اللہ عنہم سے کئی لحاظ سے ممتاز ومنفرد پایا ہے۔ علم وعمل، درس وتدریس، فقاہت وثقاہت، عظمت مصطفیٰ ﷺ، رشد وہدایت اور احیائے اسلام میں آپ کی مؤثر کاوشیں محتاجِ بیان نہیں، ستاروں کی طرح جگمگاتی نظر آتی ہیں۔ نظر بصیرت اور عقل سلیم رکھنے والا ہر شخص ان کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہے گا۔ دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر غیر مسلم اقوام کی زبان درازیاں ہمیشہ سے جاری ہیں لیکن ہمیشہ غیر مؤثر بھی رہی ہیں، اس لئے دشمن کی زبان سے نکلنے والی بات سچی بھی ہو تو اعتبار نہیں کیا جاتا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے سب سے پہلے اس خطرہ کو محسوس کیا اور دن رات ایک کرکے امت مسلمہ کو دشمنوں سے باخبر کیا اور دشمنانِ اسلام کی ان کمین گاہوں کا قلع قمع کیا۔ آپ کی نگاہِ بصیرت ومعرفت نے دیکھ لیا کہ یہ چھپا خنجر امت کو کتنا گھائل کرے گا اور مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد "حب مصطفیٰ اور عشق رسول" پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟۔ امت مسلمہ پر آپ کا یہ احسان سب سے نمایاں اور فائق ہے جو نہ صرف آپ کا ہی حصہ ہے۔ آپ جس انداز اور سرگرم جذبہ سے امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ کے بارے میں تحقیقی، تحریری اور تقریری خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ایک لحاظ سے یہ ادائیگی حق بھی ہے اور اہل سنت وجماعت پر عظیم احسان بھی کہ ان کی آگاہی ورہبری کی کامیاب کوشش ہے۔

میں دل کی گہرائیوں سے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے سرپرست اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ودیگر کی کاوشوں، جذبات اور کامیابیوں کو سلام پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ اور آپ کے تمام رفقاء، معاونین اور متوسلین کے روشن کردہ یہ چراغ ہمیشہ روشن ومنور رہیں اور روز افزوں اُجالا امت کی رہنمائی اور حفاظت کرتا رہے۔ آمین

فروغِ فکرِ رضا میں آپ کا ہمسفر

طارق محبوب

صدر انجمن نوجوانان اسلام پاکستان

انجمن نوجوانان اسلام (پاکستان) مرکز امت المصطفےٰ R-102/16 کلفٹن ٹاؤن کراچی

رابطہ آفس کراچی سٹی

کمرہ نمبر 115، پہلی منزل ... پلازہ نزد سٹی کورٹ

ایم۔ اے۔ جناح۔ روڈ کراچی۔ فون: 2775131 - 2775093

مرکز بیت المصطفےٰ

R-102/16 گلستان مصطفےٰ

فون 6319102/6338940
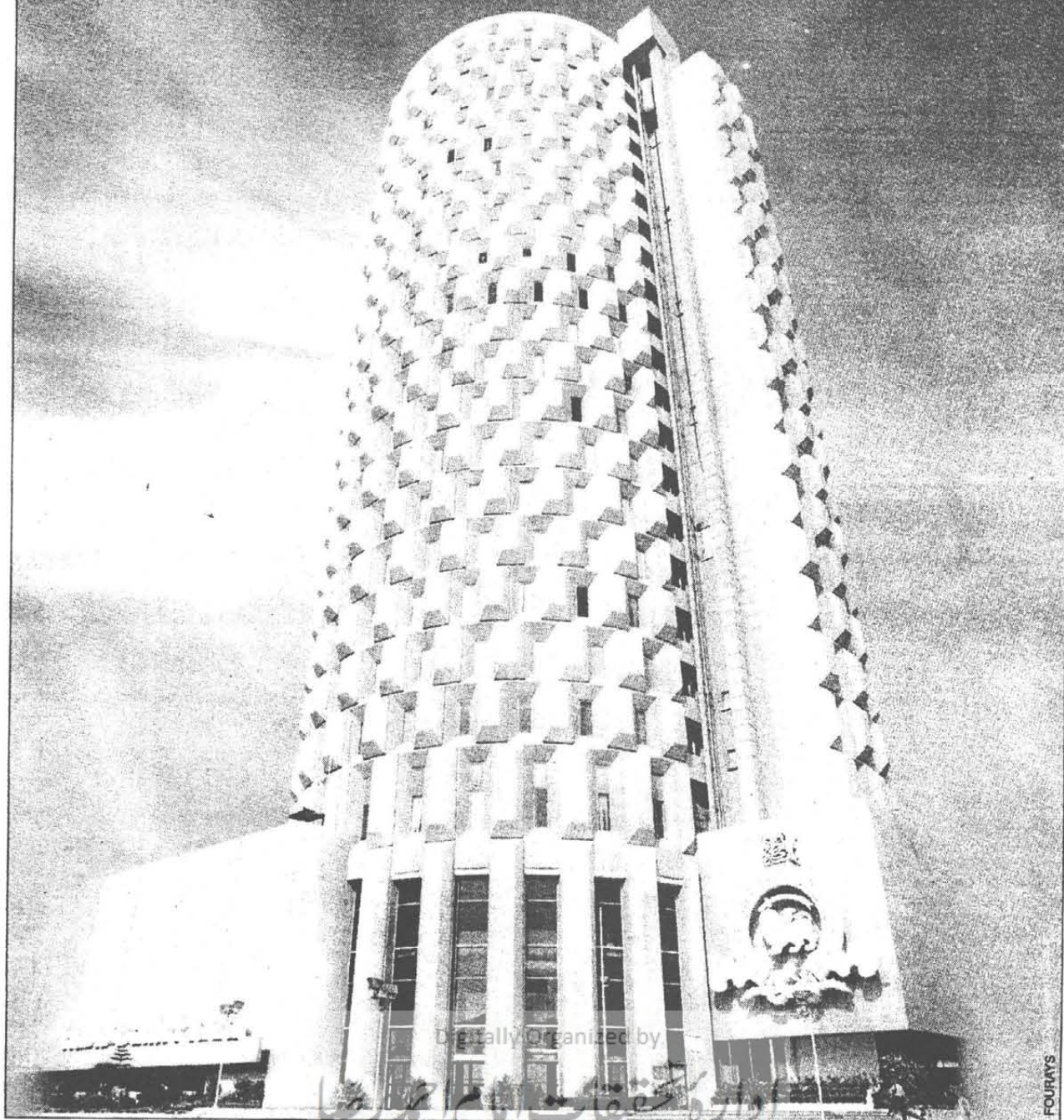
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی*

محمد رفعت رضا نوری المجمع الا سلامی مبارک پور، اعظم گڑھ

الحمدللہ کچھ باشعور دانشوروں نے آج سے پچیس سال پہلے کراچی پاکستان میں ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کی بنیاد ڈالی، اور ایک بڑے خلا کو پر کیا، آج یہ ادارہ اپنی خدمات اور عمدہ کارکردگی کی بنیاد پر بین الاقوامی شہرت یافتہ ادارہ بن گیا ہے ہر سال اس سے بعض اہم کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ اب تک اس کے عملہ نے اردو، عربی، فارسی، سندھی اور انگریزی زبانوں میں 131 کتابیں شائع کی ہیں جن میں اکثر امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے متعلق ہیں۔ اور خوش کن بات یہ ہے کہ یہ ساری کتابیں تحقیقی اور ادبی ہیں۔

ادارہ کی جانب سے ہر سال امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور ساتھ ہی سمینار بھی ہوتا ہے جس میں دنیائے اسلام کے دانشوروں کے مقالے پڑھے جاتے ہیں اور پھر بعد میں یہ مقالے روداد کی شکل میں شائع ہوتے ہیں۔ مقالہ نگاران میں اکثر افراد ڈاکٹر پروفیسر اور نامور قلم کار علماء دین ہوتے ہیں جن کی تحریریں بجائے خود درجۂ استناد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ادارہ کی طرف سے ہر ماہ ''مجلّہ معارف رضا'' اپنی پوری کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے اور مزید ہر سال کئی سو صفحات پر مشتمل اس کا خصوصی شمارہ بھی پابندی سے نکلتا ہے۔ اور تاثرات پر مشتمل امام احمد رضا کانفرنس کا سالانہ مجلّہ بھی شائع ہو رہا ہے۔

۲۰۰۵ء میں بھی ادارہ کی جانب سے امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں بین الاقوامی شہرت یافتہ دانش وروں نے حصہ لیا، ان کے خطابات ہوئے، مقالے پڑھے گئے اور کانفرنس کے اختتام پر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر ریسرچ کرنے والے محققین اور خدمت کاروں کو ''ریسرچ گولڈ میڈل''، ریسرچ سلور میڈل'' اور ''شیلڈ'' جیسے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے ادارہ کی جانب سے امسال مندرجہ ذیل کئی اہم کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

(۱) کشف العلۃ عن سمت القبلۃ

تصنیف۔ امام احمد رضا خاں محقق بریلوی — تبییض، تقدیم، تحشیہ۔ مولانا مفتی قاضی شہید اعظم رضوی کٹیہاری

صفحات : ۳۲۸ — ہدیہ : ۱۰۰ روپے

یہ کتاب فن توقیت یعنی اوقات صحیح نکالنے کے فن میں ہے، امام احمد رضا کو یوں تو مختلف فنون پر مہارت حاصل تھی مگر ''فن توقیت'' میں آپ کو کامل عبور اور حیرت انگیز دستگاہ حاصل تھی۔ کتاب کے مضامین کی تسہیل کے لیے قاضی صاحب نے مناسب حاشیہ آرائی کی ہے اس کاوش پر وہ قارئین کی طرف سے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔

(۲) الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ (عربی)

تصنیف : امام احمد رضا خاں حنفی محدث بریلوی قدس سرہٗ — تعریب : استاذ محمد سعید الازہری — استاذ محمد اکرم الازہری

☆ بشکریہ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی، (دسمبر ۲۰۰۵ء)

صفحات : ۱۶۰

یہ رسالہ اس سلسلے میں ہے کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں اللہ کے علاوہ سجدہ عبادت تو یقیناً اور قطعاً شرک و کفر ہے اور سجدہ تحیت یعنی کسی کی تعظیم وتکریم کے لئے اس کے آگے پیشانی ٹیکنا بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ غیر خدا کے سجدے کے قائل نہیں تھے جیسا کہ بعض مخالفین نے پروپیگنڈہ کر رکھا ہے۔

(۳) القادیانیۃ: (عربی)

تصنیف : امام احمد رضا خاں قادری حنفی قدس سرہٗ تعریب : محمد جلال الدین، محمد منظر الاسلام ازہری پورنوی

صفحات : ۱۱۹

قادیانیت کی رد میں اور ختم نبوت کے موضوع پر امام احمد رضا کی کئی کتابیں ہیں جن کا پہلی بار عربی میں ترجمہ ہوا ہے۔ ترجمے کے فرائض از ہر شریف کے دو لائق فارغ التحصیل عالموں نے انجام دیا ہے یہ خدمت اس لئے سراہنے کے قابل ہے کہ عرب ممالک میں امام احمد رضا کو مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات کا حامی بنا کر پیش کیا جاتا ہے جب کہ یہ سراسر ان کی ذات پر افترا اور بہتان ہے۔ حضرات ازہری صاحبان نے اس خدمت کو انجام دے کر مفتریوں کے منہ پر زبردست طمانچہ رسید کیا ہے۔ ان کی یہ خدمت خود ان کے لئے قابل مبارک باد اور دوسرے علماء کے لئے باعث عبرت ہے۔

(۴) محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (عربی)

تالیف : امام احمد رضا خاں حنفی قادری قدس سرہٗ

ترجمہ : مولانا منظر الاسلام ازہری پورنوی (بہار)، مولانا نعمان اعظمی ازہری (گھوسی) صفحات: ۱۵۵

قادیانیت کے رد میں یہ طویل رسالہ ہے اسی وجہ سے اہل ادارہ نے اس کو مستقل طور پر الگ سے چھاپا ہے۔ ان دونوں کتابوں کے متعلق خوش کن بات یہ ہے کہ ان پر جامعہ از ہر شریف قاہرہ مصر کے وائس چانسلر کے نائب طٰہٰ مصطفیٰ ابو کیرشہ اور دیگر متعدد اساتذہ کے وقیع مقدمات اور تقاریظ ہیں۔ یہ تحریریں عربی داں طبقہ بالخصوص عالمِ عرب کے مفکرین اور عوام کو امام احمد رضا کی کتابیں پڑھنے کی طرف مائل کرنے میں زبردست محرک ثابت ہوں گی۔

(۵) نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

تصنیف : امام احمد رضا خاں حنفی قدس سرہٗ ترتیب جدید : مولانا محمد حنیف خاں رضوی۔ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

تخریج و ترجمہ: مولانا محمد محبوب عالم مصباحی اشرفی دار الافتاء جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، مولانا محمد یونس۔ مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

صفحات : ۱۰۴ ہدیہ :۶۰ روپے ایڈیشن :دوم ۱۴۲۶ھ

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین و آسمان دونوں متحرک ہیں اور گھومتے ہیں۔ امام احمد رضا نے قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین

کی روشنی میں مذکورہ نظریہ کا بلیغ اور مدلل رد کیا ہے اور اسلامی نظریہ یہ بتاتا ہے کہ چاند و سورج حرکت میں ہیں زمین و آسمان ساکن ہیں مسلمان اسی پر ایمان رکھیں۔

(۶) مولانا نقی علی خاں۔ حیات اور علمی کارنامے (پی ایچ ڈی، مقالہ)

مصنف : ڈاکٹر محمد حسن قادری بریلوی ایم اے اردو، پولیٹیکل سائنس (پی ایچ ڈی) صفحات: ۲۲۹ قیمت : ۸۰روپے

مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قدس سرہ کے والد ماجد حضرت علامہ نقی علی خاں رحمتہ اللہ علیہ کی حیات طیبہ اور ان کے علمی اور اصلاحی کارناموں پر پہلی مرتبہ ڈاکٹر حسن قادری بریلوی نے پی ایچ ڈی کی ہے۔

(۷) مکتوبات مسعودی (امام احمد رضا خاں پر تحقیق و رہنمائی پر مشتمل)

مکتوب نگار : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی ترتیب : صوفی محمد عبدالستار طاہر نقشبندی (پاکستان)

صفحات : ۵۹۸

امام احمد رضا پر تحقیق کرنے اور کام کرنے والوں کو ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے جو خطوط بھیجے تھے انہیں یکجا کر کے اس مجموعے میں شائع کر دیا گیا ہے، ڈاکٹر صاحب کے یہ خطوط آئندہ کے محققین کے لئے رہنما ثابت ہوں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(۸) امام احمد رضا ء سنڌ جا عالم (سندھی)

تصنیف : پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری رکن ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ترجمہ : مولانا محمد ہاشم سومرو

امام احمد رضا کی تصنیفات کو مختلف زبانوں میں منتقل کرنا از حد ضروری ہے تاکہ دنیا میں ہر طرح کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں مولانا محمد ہاشم صاحب نے پروفیسر مجید اللہ کی اس کتاب کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ان کی اچھی کوشش ہے ان سے گذارش ہے کہ امام احمد رضا کی اہم تصنیفات کو سندھی زبان میں ترجمہ کر کے دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہوں۔ اللہ توفیق بخشے۔

(۹) خلفائے محدث بریلوی۔

تصنیف : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے۔ پی ایچ ڈی

ترتیب : صوفی محمد عبدالستار طاہر نقشبندی (پاکستان) صفحات : ۱۵۹

یہ کتاب امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مشاہیر خلفاء کے تذکرہ میں ہے، اس میں مختصراً آپ کے خلفاء کی زندگی کے حالات اور ان کے علمی کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثل مشہور ہے قدر المولف بقدر المولف یعنی کتاب کی اہمیت کا اندازہ مصنف کی شخصیت سے ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کے مصنف بین الاقوامی شہرت یافتہ محقق پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ہیں جو اس وقت امام احمد رضا کے متعلق معلومات کے اعتبار سے آفتاب کی حیثیت رکھتے ہیں جن سے علماء اور محققین نور حاصل کر رہے ہیں۔

(۱۰) اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی

تصنیف : ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بریلوی

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں وہ اس وقت برصغیر کے ماہر اور کہنہ مشق قلم کاروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ زود نویس بھی ہیں۔ (یہ مقالہ ابھی زیر طباعت ہے)

(۱۱) امام احمد رضا کی انشاء پردازی (پی ایچ ڈی مقالہ)

تصنیف : ڈاکٹر غلام غوث قادری (رانچی)

امام احمد رضا فاضل بریلوی کی انشاء پردازی پر پہلی مرتبہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ضرورت تھی کہ اس کو شائع کیا جاتا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے اس ضرورت کو پوری کر دیا ہے۔ کتاب چونکہ ہمارے پیش نظر نہیں ہے اس لئے مزید تبصرہ کے لئے ہم معذورت خواہ ہیں۔ (یہ مقالہ ابھی زیر طباعت ہے)

(۱۲) الشیخ احمد رضا خاں البریلوی وشئی من حیاتہ وافکارہ (عربی)

تصنیف : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی (پاکستان) ترجمہ : مولانا محمد عارف اللہ مصباحی استاذ فیض العلوم محمد آباد مئو

صفحات : ۱۲۸

پروفیسر صاحب نے اس رسالہ میں امام احمد رضا کے متعلق مختصر حالات اور ان کے کارنامے قلم بند کئے تھے جس کا عربی ترجمہ مولانا عارف اللہ مصباحی نے کیا ہے۔ کتاب گرچہ مختصر ہے مگر جامع اور تحقیقی ہے۔ مترجم کی زبان بھی بڑی عمدہ ہے۔

(۱۳) مولانا احمد رضا کی عربی زبان وادب کی خدمات

تصنیف : ڈاکٹر محمود حسین بریلوی

امام احمد رضا کو عربی زبان وادب میں اتنی زبردست قدرت حاصل تھی کہ ان پر عربی النسل ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمود حسین بریلوی صاحب نے اس انوکھے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

(۱۴) الامام احمد رضا خاں واثرہ فی الفقہ الحنفی (عربی) (ایم فل مقالہ)

تصنیف : مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری صفحات : ۳۹۶

امام احمد رضا خاں حنفی بریلوی کی حیات ان کے اصلاحی اور دعوتی کارنامے بالخصوص فقہ حنفی پر ان کی ناقابل فراموش خدمات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب عربی داں طبقہ کے لئے کافی مفید اور کارآمد ثابت ہوئی۔ مولانا مشتاق احمد ازہری کی اس کارکردگی پر جامعہ ازہر شریف نے انہیں ایم فل کی ڈگری تفویض کی ہے ہم اپنے اور اپنے تمام رفقاء کی جانب سے ان کی اس کاوش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی جامعہ ازہر شریف سے امام احمد رضا ہی کے تعلق سے کسی موضوع پر حاصل کریں گے۔

(۱۵) حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت

تصنیف : ڈاکٹر محمد امام الدین جوہر شفیع آبادی

امام احمد رضا فاضل بریلوی اگر خالص شاعر ہوتے اور کچھ نہ ہوتے تو بھی ان کی ذات یوں ہی چمکتی جتنی کہ دیگر علوم پر مہارت کے سلسلے میں ان کی ذات درخشاں ہے، ڈاکٹر امام الدین صاحب نے حضرت رضا کی نعتیہ شاعری پر اچھی طرح روشنی ڈالی ہے۔

(۱۶) حسام الحرمین کے سو (۱۰۰) سال

تصنیف : ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی (پاکستان) (ایم بی بی ایس)

صفحات : ۶۴ قیمت : ۲۰ روپے

امام احمد رضا فاضل بریلوی کی تصنیف لطیف ''حسام الحرمین'' کے سوسال پورے ہونے پر ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی صاحب نے اس کا معلوماتی پس منظر پیش کیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ انتہائی وسیع ہے۔ یہ کتاب ہر اعتبار سے قابل مطالعہ ہے اور دریا کو کوزے میں بھرنے کے مصداق۔ (یہ کتاب تحریک فکر رضا ممبئی نے شائع کردی ہے)

(۱۷) تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

تصنیف : پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (پاکستان) صفحات : ۱۸۴ قیمت : ۸۰

اس میں ادارہ مذکورہ کے عہدیداران کا مختصر تذکرہ ہے۔ ڈاکٹر مجید اللہ جو خود اس ادارہ کے رکن رکین ہیں انہوں نے سابق اراکین اور موجودہ اراکین کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا ہے۔

(۱۸) ۲۵ سالہ تاریخ وکارکردگی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

تاریخ نگار : پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، پی ایچ ڈی صفحات : ۱۶۰

امسال امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس کی مناسبت سے ڈاکٹر صاحب نے ادارہ کی تاریخ ساز خدمات کی روداد پیش فرمائی ہے۔ ادارہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے پاکستان ہائی کورٹ کے کسی بیرسٹر صاحب نے کہا تھا کہ دوسرے اداروں کو اس ادارے کی تقلید کرنی چاہیے۔ اس تبصرے کی واقعیت اور سچائی سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔

(۱۹) مجلہ دوروزہ امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس رسمینار

ترتیب : ارکان ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی صفحات : ۷۲

اس میں ادارہ کی اعلیٰ کارکردگی کے متعلق ملک و بیرون ملک کے دانشوران کے قیمتی تاثرات شائع ہوتے ہیں۔

(۲۰) تعارف : مطبوعات ومختصر کارکردگی ۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۵ء

ترتیب : پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ایم اے، پی ایچ ڈی صفحات : ۵۶

اس میں ادارہ کا تعارف اور اس کی خدمات کا بہت ہی مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

(۲۱) A Fair Success refuting Motion of Earht

انگریزی ترجمہ اردو تصنیف ''فوز مبین در رد حرکت زمین'' مصنفہ

تصنیف : امام احمد رضا خاں حنفی فاضل بریلوی

(۲۲) Hussam-ul-Harmain

انگریزی ترجمہ حسام الحرمین مصنفہ

تصنیف : امام احمد رضا محدث بریلوی

(۲۳) Sceintific Work of Imam Ahmad Raza

تصنیف : ڈاکٹر محمد مالک

مندرجہ بالا انگریزی کتابیں امام احمد رضا فاضل بریلوی کو انگریزی داں طبقہ کے مابین متعارف کرانے میں کافی ممد ومعاون ثابت ہوں گی۔ امام کی کتابوں کا جن صاحبوں نے انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے یا اپنی کوئی مستقل تصنیف چھوڑی وہ ہر اعتبار سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ یہ زبان عالمی سطح پر بولی جاتی ہے اس لئے امام احمد رضا کا تعارف بھی عالمی سطح پر ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ انہیں مزید خدمات کی توفیق بخشے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے ۲۵ سال کے اندر جس قسم کی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور امام احمد رضا کے افکار کی اشاعت میں جو نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں وہ اب کسی پر مخفی نہیں۔ اہل سنت وجماعت کے لوگ اس پر جس قدر ناز کریں کم ہے۔ اگر ان کے کارکنان جلد ہی معارف رضا کا اشاریہ شائع کردیتے ہیں تو اور بہتر ہوگا ممکن ہے اب تک اس طرف ان کی توجہ نہ ہوئی تو توجہ مبذول کرنا چاہئے۔

امام احمد رضا کے دیار سے دور ہوکر بھی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ہر سال انوکھا کام کررہا ہے مگر ہندوستان میں نہ کوئی اس قسم کا ادارہ ہے نہ اس طرح کے مخلص اور وفا پیشہ لوگ۔ کیا تمام اہل ہند کے علماء مفکرین کے لئے یہ لمحۂ فکر نہیں؟ بالخصوص اہل بریلی کے لئے جو امام احمد رضا کی مرقد اطہر پر سینکڑوں چادریں چڑھانے اور ٹوکرے کے ٹوکرے پھول برسانے میں بھرپور عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر حضرت رضا پر نہ وہ کوئی کتاب چھپواتے اور نہ کسی اشاعتی ادارے کی بنیاد رکھتے ہیں۔ چند سالوں سے ماہنامہ اعلیٰ حضرت نے کچھ نمبرات اور جامعۃ الرضا کی جانب سے کچھ کتابیں منظر عام پر آئیں ہیں۔

مگر یہ معمولی خدمات ہیں۔ امام احمد رضا کی شخصیت جن اوصاف وکمالات کی حامل تھی اس اعتبار سے ان پر ریسرچ کے لئے ''ریسرچ سنٹر'' اور تحقیقی ادارے قائم کرنے چاہئے۔ زندگی میں جب تک حرکت وعمل پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک کوئی قابل قدر کارنامہ انجام نہیں دیا جاسکتا۔

(الحمد للہ اب علامہ محمد حنیف خان رضوی صاحب کی سربراہی میں ''امام احمد رضا اکیڈمی'' کے نام سے بریلی شریف میں ایک ریسرچ سنٹر نے کام شروع کردیا ہے اور ''جامع الاحادیث'' کے نام سے امام احمد رضا کی علم حدیث پر خدمات کے حوالے سے دس جلدوں میں ایک اہم تصنیفی کام سامنے آیا ہے)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا طبیب الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم

شہا بے کس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریض درد عصیانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ مریض مر رہا ہے، ترے ﷺ ہاتھ میں شفا ہے
اے طبیب ﷺ جلدی آنا، مدنی مدینے والے ﷺ

(مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے طب اسلامی (طب نبوی ﷺ) کے امین، مایۂ ناز ہربل ادویہ بنانے والے ادارے "رضا لیبارٹریز (رجسٹرڈ) کراچی" کی جانب سے

چھبیسویں امام احمد رضا انٹر نیشنل کانفرنس

کے انعقاد پر تمام محبّین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) کو دلی مبارک باد۔

منجانب:

عبدالرضا حکیم احسان علی عارف عفی عنہ
(ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
فاضل الطب وَالجراحت ہمدرد یونیورسٹی مدینۃ الحکمت
(رجسٹرڈ این۔سی۔ٹی گورنمنٹ آف پاکستان)

اپنے ملک / شہر / قصبے میں رضا لیبارٹریز کی فرنچائز / مارکیٹنگ / ڈسٹری بیوشن کے لئے فی الفور رابطہ کریں۔ پرکشش پیکج آپ کا منتظر ہے۔

ZAIGHAM ENTERPRISES
Promoter, Marketer, Distributor, Printer & Advertiser
Sole Distributor of Raza Laboratories

مطب رضا، مین بازار، گلشن لیبر کالونی (رشید آباد) نزد غوثیہ ہوٹل، سائٹ، کراچی۔ 75700
فون: 021-4219419 موبائل 0333-2166710, 0301-3356639

مطب رضا، 05۔ الرشید سینٹر گراؤنڈ فلور، بالمقابل پرانا اسلامیہ ہائی اسکول، مین بازار، شیخوپورہ۔ 39350
فون: 056-3091247 موبائل 0345-6331621 ای میل raza_lab@yahoo.com

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی خدمات پر اظہار خیال

غلام مصطفےٰ قادری رضوی *

الحمدلله و کفی السلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ

اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امام احمد رضا نے خلوص للّٰہیت سے دین وسنت کی اتنی لازوال خدمات انجام دے دیں کہ اب انکی گراں قدر اور قابل افتخار شخصیت اور علمی وقلمی کارناموں کو ہر خطیب، ہر قلمکار اور تاریخ نگار خراج عقیدت پیش کر رہا ہے اسی طرح تاریخ کے صفحات پر ان کے علمی نقوش ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ وتابندہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لئے ایسا کثیر وعظیم وعلمی ذخیرہ چھوڑا ہے جس سے صبح قیامت تک اہل علم اکتساب فیض کرتے رہیں گے۔

گذشتہ چند دہائیوں سے ہندوپاک کے کئی ایک اداروں نے امام موصوف کی حیات اور کارناموں کی اشاعت وترویج میں نمایاں کردار ادا کیا ہے تاہم حیات وخدمات رضا کے نمایاں اور علمی گوشوں پر عالمگیر سطح پر قلمی واشاعتی کارنامے انجام دینے میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کا بھی بڑا حصہ ہے اپنے سرپرستوں اور صاحبان فضل وکمال اراکین کی محنتوں اور مخلصانہ جدوجہد سے اس ادارے نے امام احمد رضا کی عبقری علمی قدر آور شخصیت، انکے علمی کمالات، تصنیفی خدمات، ان کے زہد وتقویٰ، ان کے مقام عشق وعرفان اور سائنسی علوم میں مہارت، انکے تجدیدی اور اصلاحی کارناموں سے جہاں عوام کو متعارف کروایا وہیں اہل علم ودانش کو بھی واقف کرایا ہے جن میں دینی ودنیوی علوم کے ماہرین شامل ہیں۔ یہ دراصل اس ادارہ کے بانی سید محمد ریاست علی صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ خلوص اور نیک نیتی کا نتیجہ ہے اور اب انکے رفیق گرامی سید محمد وجاہت رسول قادری صاحب اور انکے باعمل اور باصلاحیت رفقاء وسرپرست حضرات ادام اللہ تفارعھم کی مخلصانہ سرگرمیوں کے ساتھ مائل بہ ترقی ہے۔

درجنوں کتابیں، رسائل اور جلسوں کے ذریعہ امام اہلسنت کے علمی پہلوؤں سے عالم اسلام کو متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے صاحبان فکر وتحقیق کو مدعو کر کے ایک اہم اور شاندار امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد بھی ادارۂ ھذا کا قابل قدر ولائق تقلید کارنامہ ہے دنیا حیرت زدہ ہے کہ بڑے بڑے مفکر اور اسکالر حضرات جن کا دنیا کی بڑی یونیورسٹیوں سے تعلق ہے وہ اس کانفرنس میں تشریف لاکر اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کرتے ہیں اور امام موصوف سے اپنی عقیدت ووابستگی کا مظاہرہ، نیز ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی مثالی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۵ء تک کے علمی اور اشاعتی سفر میں ادارہ اور اس کے اراکین اپنے مقاصد حسنہ میں سرخرو رہے۔ خدا سلامت رکھے موجودہ صدر باوقار کو جن کی مسلسل تگ ودو کے نتیجہ میں مصر میں بھی رضا کے چرچے ہونے لگے موصوف نے علماء وفضلاء کے تعاون سے مصر کے علماء ومشائخ اور اسکالرز سے ملاقات کر کے امام احمد رضا کی تعلیمات اور تحقیق پر تبادلۂ خیالات اور جامعات میں ان کے کارناموں پر M.phil اور Phd مقالات کے لئے جدوجہد کے سلسلے میں گفتگو کی جس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب

دام ظلہ اور محترم سید محمد وجاہت رسول صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ کا سترہ روزہ دورۂ مصر اس سلسلے میں بہت موثر رہا۔ جس کی روداد کے مطالعہ سے میرے دعوے کی تائید ہوتی ہے ۲۵ سالہ ادارہ کی کارکردگی پر ڈاکٹر پروفیسر محمد مجید اللہ قادری صاحب کی دو تازہ کتابوں کا مطالعہ بھی مفید اور معلومات افزا رہے گا۔

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں

گذشتہ اپریل ۲۰۰۵ء کی امام احمد رضا کانفرنس اپنی نوعیت کی مثالی کانفرنس تھی دنیا بھر سے محققین اور دانشور حضرات کی شرکت، امام احمد رضا کی حیات وخدمات پر انکے مقالات اور تاثرات اور پھر وفاقی وزیر محنت وافرادی قوت حکومت پاکستان جناب غلام سرور صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (پنجاب یونیورسٹی کے سابق ڈین) کی شرکت اور Phd اور M.phil کے مقالات لکھنے والے اسکالرز کو ایوارڈز، گولڈ میڈلز اور شیلڈز سے نوازنا نیز امام احمد رضا کی تالیفات، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ مقالات اور دیگر فضلاء رضویات کی علمی نگارشات پر مشتمل ۲۵ عربی، اردو اور انگلش کتابوں کی اشاعت اس کانفرنس کے یادگاری کارنامے ہیں اور گذشتہ سلور جوبلی کانفرنس کی خصوصیات بھی۔ یہ حقیقت ہے کہ نصیبے کی یہ فیروز مندی صرف انہیں حضرات کے حصے میں آتی ہے جو فکر وتحقیق کی منزل میں اس کاروان ہدایت کے نقش قدم کو اپنے سامنے رکھتے ہیں جنکی طرف صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں قرآن حکیم نے اشارہ کیا ہے: ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم.

میں ادارہ کے ان اراکین کے لئے بھی بارگاہِ ایزدی میں عرض گذار ہوں جواب ہمارے درمیان نہیں بلکہ خلد آشیاں ہو چکے ہیں اس طرح کہ۔۔

خدا رحمت کندایں عاشقانِ پاک طینت را.

اور موجودہ صدر باوقار، سرپرست حضرات اور اراکین خوش خصال کے لئے بھی دُعا گو ہوں کہ خدائے قدیر ان کے قافلۂ فکر وعمل کو پوری سرخروئی کے ساتھ منزل کی طرف رواں دواں رکھے اور اپنی نصرت وتوفیق سے انہیں ہمیشہ مالا مال رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم۔

میں آخر میں پھر اراکین ادارہ کے حوصلوں کو سلام کرتا ہوں اور مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

فقط

غلام مصطفیٰ قادری رضوی

سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور، راجستھان انڈیا.

چودھویں صدی ہجری کا عالم سائنسدان

ڈاکٹر محمد مالک*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے جانثاروں میں ایسے روشن دماغ، عالی قدر اور ذہین شخصیات پیدا کیں اُنہیں خصوصی انعامات و اکرامات سے نوازا۔ جنہوں نے امت مسلمہ کی مشکلات کو آسان کیا جن سے مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہے۔ رب تعالیٰ کی ایسی ہی ایک انعام یافتہ ہستی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی (1921-1856) علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ہے جن کو خالق کائنات نے علوم دینیہ و علوم جدیدہ سے سرفراز فرمایا۔ علوم دینیہ کے ہر شعبہ میں خداداد کمال ان کا طرۂ امتیاز ہے علوم جدیدہ (Modern Science) پر کامل مہارت یقیناً عطیہ خداوندی ہے۔

اب ہم اس عظیم سائنسدان کی جدید تحقیقی و سائنسی خدمات کا اجمالاً جائزہ لیتے ہیں تاکہ ملت اسلامیہ ان کے علمی ورثہ سے روشناس ہو سکے۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے آٹھ سال کی عمر میں پہلی کتاب بزبان عربی (شرح ہدایۃ النحو) لکھی۔ جو اس صدی کا سب سے بہترین (I.Q) ظاہر کرتا ہے۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے سائنس کے تقریباً ہر شعبہ پر کوئی کتاب، رسالہ یا تحریر رقم فرمائی جو ماہرین کیلئے دعوت فکر ہے۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے تخلیق انسانی (Human Creation) میں Blood Circulatory System-Arteries, arterioles, capillaries, venules, veins--functional parts of circulation کو اہم قرار دیا اور رب تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو واضح کیا (1)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے میڈیکل ایمبریالوجی (Medical Embryology) کے حوالے سے قرآنی آیات فی ظلمٰت ثلٰث (Fetal development within three veils of darkness) کے علاوہ Fetal membranes کے نام و کام Amnion, chorion & decidue (Functions) capsularis بیان کر کے ماہرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا (2)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ایک صدی قبل (GENETICS_ GENES & CHROMOSOMES) سے متعلق concept پیش کیا۔ جبکہ یونیورسٹیوں میں اس کا تصور بھی نہ تھا۔ یہ بحث آجکل Genetic controle of protein synthesis کہلاتی ہے۔ (3)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ۳۰ سال کی عمر میں قرآن پاک کی روشنی میں میڈیکل ایمبریالوجی (Medical Embrylogy) کے فکر انگیز موضوعات پر درج ذیل گفتگو کی ہے۔

Transport , fertilization and implantation of the developing ovum at the endometrium of the uterus.

-Zygote formation , intracullar division.

-Manifestation of providence during pregnancy and lactation.

-Intra uterine nutrition of the embryo.

- intra uterine development of the human body , its various stages and organ formation. (4)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ۳۰ برس کی عمر میں میڈیکل فزیالوجی (Medical physiology) سے متعلق خوبصورت تحقیق انیق فرمائی۔ جو جدید میڈیکل ریسرچ سے مطابقت رکھتی ہے۔ (5)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے جذام (LEPROSY) سے متعلق اسلامی نظریہ غیر متعدی (Non-Communicable) پیش کر کے اسلام کی برتری (supremacy of Islam) کو ثابت کی ہے۔ جس کی تائید آج میڈیکل سائنس نے بھی کر دی ہے ۔ (6)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے طاعون (PLAGUE) بیماری سے متعلق اسلامی تحقیق کی ایسی وضاحت فرمائی جسے جدید میڈیکل سائنس خراج تحسین پیش کرتی ہے۔(7)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے ایک صدی قبل سب سے پہلے الٹرا ساؤنڈ مشین (Ultrasound machine) کا فارمولا نظریہء روشنی (ligh theory) کی بنیاد (Base) پر پیش کر کے سائنسی دنیا میں سبقت حاصل کر لی ہے۔ یہ بحث آجکل (Peizoelectric phenomenon) کہلاتی ہے۔(8)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے سب سے پہلے ایٹمی پروگرام کا قرآنی تصور و مزقنھم کل ممزق (اور ہم نے اسے پارہ پارہ کر دیا) سے استنباط کر کے نظریہء ایٹم بیان کیا۔ اور غلبہء اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے دور حاضر کے مسلم سائنسدانوں کو دعوت فکر دی ہے۔(9)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے جدید ٹیلی کمیونیکیشن (Modern communication system.) کے بنیادی اصول پر فکری بحث کو تجربات سے ثابت کیا ہے اور ایک صدی قبل بتایا کہ آوازیں فضا میں موجود ہیں۔ نیز ساؤنڈ تھیوری (sound theory) پیش کر کے کان کی ساخت (Anatomy of the Ear-outer ear/middle ear (Tympanic membrane) اور musles- tensor tympani/stapedius کو سماعت کے لئے ضروری بتایا اور تجربات سے ثابت کیا کہ بغیر واسطہ کے ہم آواز نہیں سن سکتے۔ نیز بتایا کہ آواز (sound) پیدا ہونے سے سننے تک مخروطی شکل (conical Shape) اختیار کرتی ہے۔ جس کی تائید جدید فزیکل سائنس نے کر دی ہے۔ یہ بحث آجکل (Damped Harmonic motion) کہلاتی ہے۔(10)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے فزکس کے موضوع (Fluid dynamics) سے متعلق رسالہ الدقتہ والتبیان لعلم رقت و السیلان 1915ء لکھ کر جدید سائنسی اور فقہی انداز سے تحقیق کے انمول موتی بکھیرے اور پانی کی 306 اقسام بیان کر کے ماہرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔(11)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے نظریۂ شخصیت Personality Formation نفس، قلب اور روح Vs (ID, Ego Super Ego) کی اہمیت بیان کر کے معروف ماہرین نفسیات (Psychologists) Sigmond Freud, Alfred adler, Carl Young, Karen Horney, B.F Skinner, Erik Erikson, Erik Fromm, J.B Watson & W.H. Sheldon پر سبقت حاصل کر لی ہے۔(12)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے نظریۂ ارتقا (Evolution Theory) کو قرآنی بنیاد پر پیش کر کے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے(13)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے علم ریاضی (Math)، الجبرا (Algebra) اور علم ہندسہ (Geometry) میں اپنی تخلیقی کاوشوں سے فکری زاویے بیان کر کے ماہرین کو دعوت تحقیق دی ہے اور برصغیر پاک و ہند کے معروف ریاضی دان ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی) کی علم ریاضی میں مشکل حل کر کے ماہرین سائنس کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔(14)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے سب سے پہلے 1896ء میں اپنی کتاب الصمصام میں Topology سے متعلق تھیوری پیش کی۔ بعد میں 1905ء میں الدولۃ المکیہ میں گفتگو کر کے سبقت حاصل کر لی جبکہ یہ علم پاک و ہند میں 1968ء میں متعارف ہوا۔(15)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے زمین ساکن کے حوالے سے فکر انگیز

درج ذیل رسائل تحریر فرمائے۔

- نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان 1919ء
- معین مبین بہر دورشمس وسکون زمین 1919ء
- فوز مبین دررد حرکت زمین 1919ء

A fair success refuting motion of earth)

★ پہلا مسلم سائنسدان جس نے سب سے پہلے مغربی سائنسدان نیوٹن ، آئن سٹائن، کوپرنیکس ، کیپلر ، اور گیلیلیو کے نظریات کو چیلنج کر کے سائنسی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جسکی تحقیقی خدمات کو معروف ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جس کی تحقیقی تصانیف کی تعداد ہزار (1000) سے زائد ہے جس کے علوم کی تعدا100 سے متجاوز ہے جس کی تحقیقی خدمات پر ایم فل (M.Phil) اور (Ph.D) کی اعلیٰ ڈگریاں سرفہرست ہیں۔

★ پہلا مسلم سائنسدان جو بیک وقت مترجم قرآن (کنزالایمان شریف) مفسر قرآن، مجدد، محدث، فقیہہ، شیخ طریقت، نعت گو شاعر، فلاسفر، ماہر تعلیم، ماہر سیاسیات، ماہر نفسیات، ریاضی دان اور 20ویں صدی کا عظیم سائنسدان الحاصل آپ کی تحقیقی خدمات آفتاب نصف النہار کی طرح روشن و تابندہ ہیں اور دنیا کی 33 یونیورسٹیوں (Universities) نے ایم فل (M.Phil) اور پی ایچ ڈی (Ph.D) کی اعلیٰ ڈگریاں ایوارڈ کر کے امام احمد رضا کے علمی تبحر و وجاہت اور تعلیمی و تحقیقی عظمت و برتری کا اعتراف کرتے ہوئے بہترین خراج تحسین پیش کیا ہے جو پوری ملت اسلامیہ کیلئے قابل فخر ہے یقیناً فرمان الٰہی سچا ہے "تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کرونگا"۔

(کنزالایمان)

حوالہ جات:

(1) ۔مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید 1886ء۔
از امام احمد رضا
- Imam Ahmed Raza & Blood Circulatory System
Dr. Muhammad Maalik
۔روزہ اور سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک

(2) ۔الصمصام علیٰ مشکک فی آیۃ علوم الارحام 1896ء۔ از امام احمد رضا
۔امام احمد رضا اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک
- The scientific work of Imam Ahmad Raza-
Dr.Muhammad Maalik
- Quran,Medical Embryology & Imam Ahmed Raza. by: Dr. Muhammad Maalik
- LANGMAN's Embryology.
- Medical Embryology Dr.K.L.Moore

(3) ۔الصمصام علیٰ مشکک فی آیۃ علوم الارحام 1896۔ از امام احمد رضا
۔امام احمد رضا اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک
۔اعتراف حقیقت۔ ڈاکٹر محمد مالک
- Guyton's Medical Physiology

(4) ۔مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید 1886ء از امام احمد رضا
۔امام احمد رضاء اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک۔
- Quran,Medical embryology & - Imam Ahmad Raza.
By: Dr. Muhammad Malik
- LANGMAN's Medical Embryology Developing Human Embryology By Dr.Keith - L.Moore.

(5) ۔مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید 1886ء از امام احمد رضا
- The scientific work of Imam Ahmad Raza .
By Dr. Muhammad Maalik
- Imam Ahmad Raza and Gastro intestinal physiology. By Dr. Muhammad Maalik

(6) ۔فتاویٰ رضویہ جلد 24 نیو ایڈیشن
۔الحق المجتلی فی حکم المبتلی 1905ء از امام احمد رضا

۔امام احمد رضا کا نظریہء جذام۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

- Towards understanding Leprosy.

By: Dr.Muhammad Maalik.

- The Scientific work of Imam Ahmad Raza.

Dr.Muhammad Maalik.

(7) ۔تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون 1905ء امام احمد رضا۔

۔فتاویٰ رضویہ جلد 24 نیو ایڈیشن

۔امام احمد رضا کا نظریہ طاعون۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

۔امام احمد رضا اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

(8) ۔رسالہ الصمصام علیٰ مشکک فی آیہء علوم الارحام 1896ء

امام احمد رضا بریلوی۔

۔فتاویٰ رضویہ جلد 26 امام احمد رضا بریلوی۔

۔امام احمد رضا اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

۔امام احمد رضا اور نظریہ روشنی۔ از ڈاکٹر محمد مالک

۔معارف رضا 2005ء سالانہ شمارہ سلور جوبلی۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

- The Scientific work of Imam Ahmad Raza . Dr.Muhammad Maalik.

(9) ۔الکلمۃ الملہمۃ فی حکمۃ الحکمۃ 1919ء از امام احمد رضا بریلوی

۔قرآن اور ایٹمی پروگرام۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

- The scientific work of Imam Ahmad Raza.

Dr. Muhammad Maalik.

(10) ۔الکشف شافیا حکم فونوجرافیا 1909ء۔ امام احمد رضا بریلوی

۔امام احمد رضا اور علم صوتیات۔ ڈاکٹر محمد مالک۔

۔معارف رضا 2005ء شمارہ سلور جوبلی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(11) ۔بحوالہ الدقہ والتبیان لعلم رقت والسیلان 1915ء از امام احمد رضا

- Imam Ahmed Raza & Fluid dynamics,

Dr. Muhammad Malik.

- The Scientific Work of Imam Ahmed Raza.

By Dr. Muhmmad Maalik

(12) ۔ملفوظات اعلیٰ حضرت

The revivalist of the 20th Century

By: Dr. Muhammad Maalik.

The Scientfic work of Imam Ahmed Raza

Dr. Muhammad Maalik

۔امام احمد رضا اور نظریہ شخصیت۔ معارف رضا 1997ء

از ڈاکٹر محمد مالک

(13) ۔الصمصام علیٰ مشکک فی آیہ علوم الارحام 1896ء

از امام احمد رضا

۔مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید 1886ء

از امام احمد رضا

- Imam Ahmed Raza and Evolution theory of Human being By: Dr. Muhammad Maalik

۔معارف رضا شمارہ 1997ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

(14) ۔اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا۔ از امام احمد رضا

۔قبلہ نما۔ از امام احمد رضا

۔مرکز دائرہ تحقیق۔ از ڈاکٹر محمد مالک

شائع کردہ: الرضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر 16، ڈیرہ غازیخان

۔امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین

(15) ۔الصمصام علیٰ مشکک فی آیہ علوم الارحام 1896ء

۔الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ 1905ء۔ امام احمد رضا

۔امام احمد رضا اور میڈیکل سائنس۔ ڈاکٹر محمد مالک

- Imam Ahmad Raz & Topology

Dr. Abdul Naeem Azizi. India

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پاکستان
سُنی کانفرنس
دھوبی گھاٹ گراؤنڈ
فیصل آباد
29-اپریل 2006ء
بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر تا مابعد العشاء
اس عظیم اجتماع میں آپکی شرکت بحرِ محبت میں تلاطم، جہانِ کفر و باطل میں شعلہ برق اور نظامِ فکر و عمل کی درستگی کی اساسِ محکم بن سکتی ہے
جماعتِ اہلِ سنت پاکستان
سیکرٹریٹ 042-7982480
لاہور 042-5838038
فیصل آباد 041-2628319
راولپنڈی 051-4411202
کراچی 021-2620222

فکر رضا کا ارتقائی سفر اور مکتوبات مسعودی طباعت وترسیل کے حوالے سے

ڈاکٹر شمس مصباحی پورنوی، بمبئی*

امام احمد رضا بریلوی (۱۸۵۶ء،۱۹۲۱ء) انسان تھے، ایک عظیم انسان۔ اپنی ۶۵ سالہ حیات مستعار میں قوم وملت اور مذہب وعقیدہ کی ایسی شاندار خدمات انجام دی کہ ان کے معاصرین میں نظیر نہیں ملتی، بلکہ تعداد علوم وفنون اور تعداد تصانیف وحواشی کے لحاظ سے دو چار صدیوں میں ان کی مثال ملنی مشکل ہے، ان کی شخصیت وفکر کی پنہائی وگہرائی تک رسائی آج کے ماہروں، محققوں اور دانشوروں کے لئے دشوار نظر آرہی ہے، یہ ایک حقیقت ہے۔

وہ زودنویس تھے، علم واستحضار حوالہ جات کا یہ عالم تھا کہ محض ایک نشست میں پوری کتاب لکھ ڈالتے تھے۔ ان کی کتابوں کا مطالعہ اس بات پر شاہد ہے انہوں نے کبھی ذہن سازی نہیں کی، نہ ہی پیشتر کچھ تیاری کرتے تھے۔ بس حال وماحول کا جیسا تقاضا ہوتا، اس کے مطابق کتب ورسائل قلمبند کردیتے تھے۔ چونکہ انہیں حالات کی سنگینی کی خبر رہتی تھی، وہ بذات خود قوم کی فلاح وصلاح اور امت کی اصلاح چاہتے تھے۔ لہٰذا اپنی کتابوں، رسالوں اور بیانات وفتاویٰ کی طباعت وترسیل میں بہ نفس نفیس کوشاں وسرگرداں رہا کرتے تھے۔

ان کے رشحات وشذرات کی تسوید وتبییض اور طباعت واشاعت میں جن احباب، اعزہ اور تلامذہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ان میں چند نام یہ ہیں۔ ملک العلماء مولانا سید محمد ظفر الدین عظیم آبادی، مولانا نواب مرزا عبدالنبی، مولانا سید ایوب علی رضوی بریلوی، مولانا حکیم حسنین رضا خان بریلوی اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی وغیرہ۔

ڈھاکہ کے نواب سلیم اللہ مرحوم کی تحریک وایماء پر بریلی میں پریس کا قیام ہوا، تاکہ برصغیر کے طول وعرض میں ان کی کتابوں کی ترسیل کا کام تیز اور آسان بنایا جاسکے۔ فکر رضا کی بنیاد مضبوط ومستحکم کرنے میں ذیل کے اسماء بطور خاص نمایاں نظر آتے ہیں۔ مجاہد جلیل قاضی عبدالوحید فردوسی عظیم آبادی، نامور رئیس وتاجر الحاج مولانا لعل محمد مدراسی کلکتہ، عیدالاسلام مولانا شاہ عبدالسلام رضوی جبل پوری، مفتی اعجاز علی خان رضوی بریلوی۔ اس امر میں مطبع ''تحفۂ حنفیہ'' اور ماہنامہ ''مخزنِ تحقیق'' پٹنہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ فکر رضا کے ارتقائی سفر کی یہ وہ اولین اساسی کڑیاں ہیں کہ ان کی تاریخ مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ملک العلماء سید ظفر الدین کی جانکاہ مساعی مطبع ''تحفۂ حنفیہ'' اور ماہنامہ ''مخزنِ تحقیق'' کو ریسرچ کا موضوع قرار دیا جاسکتا ہے۔

ع ضبط کن تاریخ را پندہ شنو

یہ حیاتِ رضا کی بات تھی۔ امام احمد رضا کے بعد وصال بظاہر تھوڑا سا سکتہ رہا، لیکن اس دوران بھی فہرست سازی، منتشر اوراق وشذرات، مسودات ومبیضات کی تلاش اور مخطوطات ونوادرات کو سمیٹنے سنبھالنے کا کام جاری رہا، اس اہم کام کے لیے عظیم آباد، پٹنہ سے ملک

العلماء مولانا سید محمد ظفر الدین رضوی خاص طور پر بلائے جاتے اور وہ تشریف لاکر ہفتوں، مہینوں نہایت عرق ریزی کے ساتھ ان کاموں میں مصروف رہا کرتے۔ مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی اور ملک العلماء کے درمیان ہوئی خط وکتابت اس بات کا بین ثبوت ہے۔

۱۳۷۰ھ کے آس پاس مفتی اعظم قدس سرہٗ مبارک پور تشریف لے گئے، تو جامعہ اسلامیہ مبارک پور کے نائب شیخ الحدیث عالمِ اجل خداترس بزرگ حضرت مولانا حافظ عبدالرؤف علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ کی چھپائی کے متعلق استفار کیا۔ مفتی اعظم نے فرمایا آپ حضرات کے سوا کس سے اس کی توقع ہے؟ بس یہ جملہ حافظ عبدالرؤف علیہ الرحمہ کے لئے مہمیز ثابت ہوا۔ انہوں نے ''سنی دارالاشاعت'' کی داغ بیل ڈالی۔ سابق ناظم جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا قاضی محمد شفیع رضوی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا قاری محمد یحییٰ علیہ الرحمہ اور بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی مدظلہ ان کے دست وبازو بن گئے۔ اس چارنفری قافلہ نے فتاویٰ رضویہ کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا، پھر ایک دن وہ بھی آیا کہ یہ قافلہ اپنی منزل کے منتہا پر پہنچ گیا۔ یعنی اس عظیم وضخیم مجموعہ فتاویٰ کو شائع کر کے ہی دم لیا۔ مجلدات کے دیباچوں سے ان بندگانِ پاک باز کی محنت، محبت، خلوص، کھٹنائی اور مشکلات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس قافلہ کا یہ ایک اہم کارنامہ ہے۔ جب تک دریا میں موجیں موج زن رہیں گی، اس کام کی افادیت رہے گی۔

یہ ایک خالص علمی سطح کا کام تھا۔ عوامی سطح پر ذرائع ابلاغ (پریس ومیڈیا) پر اغیار چھائے رہے۔ غیروں کی ریشہ دوانیوں نے اہلِ حق کو بیدار ہونے کا موقعہ فراہم کردیا۔ ۱۹۶۷ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور قائم ہوئی۔ جس کے مؤسس وعمید مردِ درویش حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ، ڈاکٹر محمد عارف ضیائی اور الحاج مقبول احمد ضیائی تھے۔ ان کی آواز پر ایک زمانہ لبیک کہہ اٹھا اور اہل سنت کے خیموں میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حکیم موصوف نے علمی اور عوامی دونوں سطحوں پر ذہن سازی اور افراد سازی کی مہم شروع کردی، جس سے ایک ایسا کاروانِ فکر وقلم تیار ہوا، جو سیلِ رواں کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ خدا کرے، پھولوں میں جب تک نکہت ہے، حکیم موصوف کا نام بھی خیابان رضویت میں مہکتا رہے گا۔

۷۰ء کے دہے میں المجمع الاسلامی مبارکپور، رضا اکیڈمی، ممبئی، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی قائم ہوئے۔ ۹۰ء کے دہے میں رضا اکیڈمی لاہور، تحریک فکرِ رضا ممبئی، ادارہ افکارِ حق بائسی پورنیہ اور ماہنامہ جہانِ رضا لاہور کا اجرا ہوا۔ یہ سارے ادارے خالص دینی وقومی جذبے سے وجود میں آئے۔ جب کہ تجارتی اشاعتی سنی اداروں نے دہلی وممبئی اور لاہور وکراچی میں اپنے وجود وموجودگی کا بھرپور احساس دلایا۔ اس طرح ہماری جماعت میں تصنیف وتالیف، طباعت واشاعت اور ترسیل وابلاغ کی راہیں روشن ہوئیں۔ اب بھی ہمیں احساس ہے کہ ہمارا کام اگر اطمینان بخش نہیں ہے، تو خوش آئند ضرور ہے۔

۱۹۹۰ء میں رضا فاؤنڈیشن لاہور کی تاسیس ہوئی۔ جس کا مطمحِ نظر محض یہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ قدیم کی جدید کاری کی جائے۔ عربی وفارسی عبارات کا اردو ترجمہ، حوالہ جات کی تخریج، پیراگراف کی سیٹنگ، موضوعی اعتبار سے ترتیب وتذہیب، مجلدات کی معتدل سائز اور طباعت میں لبنان ومصر کی مطبوعات جیسا گیٹ اپ ہو۔ چنانچہ برسوں کی شبانہ روز کوششوں سے رضا فاؤنڈیشن لاہور نے فتاویٰ رضویہ قدیم کو فتاویٰ رضویہ مع تخریج وترجمہ کی شکل میں تیس جلدوں میں مارکیٹ میں لے آنے کا کام سرانجام دیا۔ اس کام کے سرخیل تھے سابق ناظم جامعہ نظامیہ رضویہ یہ لاہور

حضرت مفتی عبدالقیوم رضوی ہزاروی علیہ الرحمۃ، مولانا حافظ عبدالستار سعیدی اور ان کی ٹیم ۔ چاند، سورج چمکتے رہنے تک اس اکیڈمک پروجیکٹ کی تابندگی بھی قائم رہے گی۔

اپریل ۲۰۰۵ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے اپنی سلور جوبلی منائی ۔ جس میں ہندوپاک کے علاوہ بیرونِ ملک کے مندوبین نے شریک کی۔ خطبات اور مقالات پیش کئے۔ اس زریں موقع پر ادارہ مذکورہ نے جو کتابیں طباعت و توزیع کی ہیں، ان میں چند یہ ہیں۔

(۱) القادیانیہ، تصنیف: امام احمد رضا، تعریب: محمد جلال رضا، منظر الاسلام، صفحات: ۱۱۷

(۲) خاتم النبیین، تصنیف: امام احمد رضا، تعریب: نعمان اعظمی، منظر الاسلام، صفحات: ۱۵۵

(۳) کشف العلہ عن سمت قبلہ، تصنیف: امام احمد رضا، تحقیق و تقدیم: قاضی مفتی شہید عالم کیہاری، صفحات ۳۲۰

(۴) الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ، تصنیف: امام احمد رضا، تعریب: الاستاذ محمد سعید الازہری، الاستاذ محمد اکرم الازہری، صفحات: ۱۶۰

(۵) الامام احمد رضا و اثرہ فی الفقہ الحنفی، از علامہ مشتاق احمد شاہ بن پیرنادر شاہ، صفحات: ۳۹۶ (یہ ایم فل کا تحقیقی مقالہ عربی زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ جس پر جامعہ الازہر، مصر نے علامہ مشتاق احمد شاہ کو ایم فل کی ڈگری ایوارڈ کی ہے۔)

(۶) نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان، از امام احمد رضا، صفحات: ۱۰۴

(۷) الشیخ احمد رضا خان البریلوی، تصنیف: الاستاذ الدکتور محمد مسعود احمد، تعریب: الشیخ محمد عارف اللہ المصباحی، صفحات: ۱۲۸

(۸) خلفائے محدث بریلوی، از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، صفحات: ۱۵۶

(۹) مولانا نقی علی خان، حیات اور علمی و ادبی کارنامے، از ڈاکٹر محمد حسن بریلوی، صفحات: ۲۲۹ (یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ تحقیق ہے، جس پر روہیلکھنڈ یونیورسٹی نے محقق موصوف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی ہے)

(۱۰) مکتوباتِ مسعودی، مرتب: صوفی عبدالستار طاہر نقشبندی، صفحات: ۵۹۲

(۱۱) تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، از پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، صفحات: ۱۸۲

(۱۲) ۲۵ سالہ تاریخ و کارکردگی ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، از پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، صفحات: ۱۸۰

(۱۳) تعارف، مطبوعات و مختصر کارکردگی، از پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، صفحات: ۵۶)

مذکورہ بالا تیرہ کتابوں کا ایک سیٹ ہمیں تحفۃً موصول ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کتاب قابلِ دید اور لائق مطالعہ ہے۔ مکتوباتِ مسعودی، پروفیسر محمد مسعود احمد کے قلم سے نکلے ہوئے ان ہزاروں خطوط و رقعات کا حسنِ انتخاب ہے، جو محض فکر رضا کے ۱۹۷۰ء کے بعد ارتقائی اسفار سے متعلق ہے۔ اس میں معلومات و مطالعات، مشاہدات و تجربات، رجال و شخصیات، اماکن و مقامات، تحقیقی عناوین و موضوعات، عمرانیات و لسانیات، خاکوں، فہرستوں، پتوں، مواد و مخطوطات کی تلاش و نشاندہی اور علمی و فکری اور تحقیقی رہنمائیوں کا حسین مرقع ہے، جس کو جناب عبدالستار طاہر نقشبندی نے علمی رنگ، دھنک اور جدید ڈھب چھپ سے مرتب کیا ہے طاہر صاحب اچھی نثر لکھتے ہیں، جن پر پروفیسر مسعود صاحب کی فکر و تحریر کی پرچھائی دکھائی دیتی ہے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد دہلی میں پیدا ہوئے۔ کراچی میں مقیم ہیں۔ مفتی اعظم دہلی مفتی مظہر اللہ مجدی علیہ الرحمہ کے فرزند جلیل و جانشین ہیں۔ مدرسہ عالیہ دہلی سے اسلامی علوم کے فاضل ہیں۔ سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی ہیں۔ یوں ان کی شخصیت دینی بصیرت، عصری آگہی اور روحانی عرفان کے انوار و تجلیات سے روشن و منور ہے۔ دنیوی مناصب و اعزازات اس پر مستزاد۔ ہزاروں شاگردوں کے مشفق استاذ ہیں۔ ہزاروں مریدین کے مقتدر مرشد و مربی ہیں، جو پاک و ہند کے علاوہ غیر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بزم صوفیاء میں وہ صوفی باصفا، انجمنِ علماء میں محتاط عالم وعلام، اربابِ تحقیق کے درمیان نمایاں امتیازات کے حامل، دانشوروں میں منفرد دانشور، اسکالروں میں ممتاز اسکالر ہیں، مریدین کے نذرانے ان کی جیب میں نہیں، بلکہ کتابوں کی طباعت اور ابلاغ وارسال پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

باں فضل و کمال خاکساری و فروتنی، دین سے والہانہ رغبت، دنیائے دوں سے کامل بے نیازی، طبیعت دولتِ توکل و استغناء سے مالا مال، قلب قالب سے زیادہ اجلا، حال قال سے زیادہ طاقتور، قول و فعل میں فعل زیادہ تناور، غرض صورت و سیرت سنتِ رسول کی سچی تصویر، اسلامی زندگی کی کھلی کتاب، جس کا ہر ورق تابناک، سبق آموز، قابلِ عمل، لائق تقلید، کیا عوام، کیا خواص، ہر ایک کے لئے آئیڈیل اور آئینۂ اسلاف۔ یہ سبق یاد رکھنا چاہئے۔ ظاہر بیں تن سنوارتے ہیں، من کا خیال نہیں رکھتے۔ جب کہ من کی آرائش ہی خدا اور رسول کو مطلوب و محمود ہے۔ خدا ہمیں روح و باطن کی تطہیر میں لگائے، اس راہ کے جو راہی ہیں، ان کی صفِ نعال میں بٹھائے، ان کے قدموں میں لٹائے، ان کے جوار میں سلائے، انہی کی معیت میں اٹھائے، انہی کی جمعیت میں سید الرسل ﷺ سے ملائے، آمین۔

۱۹۶۹ء سے وہ امام احمد رضا پر تواتر سے لکھتے چلے آرہے ہیں۔ اس باب میں ان کتب و مقالات کی تعداد سو سے متجاوز ہے۔ تب سے تا حال وہ اہل علم و قلم کے رابطہ میں ہیں اور نئے پرانے لکھنے والوں کی رہنمائی کرتے آرہے ہیں۔ فکر رضا پر ان کی گہری نظر ہے۔ نت نئے زاویوں سے سوچتے ہیں۔ نئی راہیں تلاش کرتے ہیں، نئی زمینیں ہموار کرتے ہیں، نئی جہتیں ابھارتے ہیں، نئے حقائق سامنے لاتے ہیں، نئے دریچے اور دروازے کھولتے ہیں۔ جو بات کہتے، لکھتے ہیں، ان میں وزن ہوتا ہے۔ فکر ہوتی ہے، اخلاص و دردمندی ہوتی ہے۔ قاری و سامع قائل و متاثر ہو جاتا ہے۔ اپنی راہوار فکر و نظر اور اپنی رائے بدلنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ بلفظِ دیگر ان کی گفتگو اور تحریر، جو پاکیزگی میں شبنم، سادگی میں صبح نو، دلکشی میں کہکشاں کا جمال، جاذبیت میں مقناطیس، طرز ادا میں جھرنوں کی سی ترنم ریزی اور اثر و نفوذ میں تریاق جیسی ہوتی ہے۔

ع   از دل خیزد بر دل ریزد

کا اعلیٰ نمونہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ شاہ محمد مسعود احمد کو فکر رضا کے نئے گوشوں، چھپے پہلوؤں، پوشیدہ جہتوں، پنہاں سمتوں، مخفی نکتوں کی ٹوہ رہتی ہے اور قابل کار افراد کی تلاش بھی، جو امام احمد رضا کی ان دریافت کردہ علمی، ادبی، فکری اور نظریاتی جہات و حیثیات پر قلمی کام کرسکیں۔ چنانچہ امام احمد رضا کے خطوط و مراسلات بھی ان کی نگاہ میں علم و ادب فکر و فن اور تاریخ و سیاست کا چھپا ہوا خزانہ تھا۔ اس رخ سے وہ ۱۹۶۶ء سے سوچتے تھے۔ جناب محمد احمد قریشی مظہری لاہور کو لکھتے ہیں۔

''اعلیٰ حضرت کے مکاتیب کچھ زیادہ ہوں اور آپ نقل نہ کرسکیں، تو خاص مکاتیب کی نقل لے لیں اور باقی اجمالی حال مع سنہ وغیرہ۔ اگر ممکن ہو تو ایک مکتوب کا عکس ضرور حاصل کرلیں۔ بلاک بنوا کر شامل کردیا جائے گا''۔ (مکتوب محررہ ۱۷ ارفروری ۱۹۶۶ء مکتوباتِ مسعودی، صفحہ ۲۸۲

۲۰ مئی ۱۹۸۱ء میں معروف قلم کار خلیل احمد رانا کو مکاتیب رضا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اعلیٰ حضرت کے مکاتیب پر مستقل کام ہوسکتا ہے اور ایک ضخیم جلد تیار ہوسکتی ہے۔ ملتان یونیورسٹی میں کسی فاضل کو تیار کریں۔ ان شاء اللہ احقر تعاون کے لئے حاضر ہے۔'' (نفس مصدر صفحہ ۱۰۸)

۲۲ ستمبر ۱۹۸۱ء میں آں موصوف ہی کے نام ایک مکتوب میں درج ذیل جملے مسطور ہیں:

''سندھ یونیورسٹی میں ایک فاضلہ اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ڈی کررہی ہیں۔ آج کل وہ مکاتیب کا باب مرتب کررہی ہیں۔ اس لئے اگر اعلیٰ حضرت کے خطوط نظر سے گذریں، تو بھیج دیں۔'' (نفس مصدر صفحہ ۱۱۱)

مکاتیب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ۱۶ اپریل ۱۹۹۰ء ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم دہلی کے نام خط میں رقمطراز ہیں:

''امام احمد رضا کے مکاتیب بھی ایک اہم ماخذ ہیں۔ ان کو بھی سامنے رکھیں۔ مکاتیب کا ایک مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔ وہ محترم ڈاکٹر (مختار الدین) آرزو کے پاس ہوگا۔ ان کے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ ان سے ضرور رجوع کریں۔'' (نفس مصدر صفحہ ۲۴۰)

مشہور مصنف و محقق پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے نام مکتوب محررہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۳ء میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔

''یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ امام احمد رضا کے مکاتیب کی فوٹو کاپی ملی ہے۔ ممکن ہو، تو ایک عکس فقیر کو بھی ارسال فرمادیں''۔ (نفس مصدر صفحہ ۳۷۵)

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے جناب عقیل احمد خان نے شاہ محمد مسعود سے بسلسلہ موضوعِ تحقیق رابطہ کیا، تو انہوں نے عقیل صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ امام احمد رضا کے مکاتیب کی ادبی و تاریخی اہمیت، پر کام کریں۔ جواباً ۱۱ جولائی ۹۴ء کو ارقام فرماتے ہیں۔

''آپ مسلم یونیورسٹی سے ضرور ڈاکٹریٹ کریں۔ دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں فضلاء ریسرچ کررہے ہیں، تو مسلم یونیورسٹی میں امام احمد رضا خان پر ریسرچ کیوں نہیں ہوسکتی؟ اس لئے آپ مندرجہ ذیل کے موضوعات میں سے کوئی ایک انتخاب فرمالیں۔

(۱) احمد رضا خان بریلوی کے اردو خطوط کی علمی، ادبی اور سیاسی اہمیت۔

(۲) احمد رضا خان بریلوی کی اردو شاعری میں محاورات کا استعمال۔

پہلا عنوان زیادہ مناسب ہے۔ اس عنوان سے متعلق برادرم ڈاکٹر محمد امین صاحب زید عنایۃ کے ذاتی کتب خانہ میں کافی مواد ہوگا، اس کے علاوہ بھی بہت کچھ مل جائے گا''۔ (نفس مصدر صفحہ ۲۱۱)

مکاتیب رضا کی کیا اہمیت وحیثیت اور قدر و قیمت ہے اس طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی کو رقم فرماتے ہیں۔

''عزیزم عقیل احمد خان صاحب کا محبت نامہ ملا، خوشی ہوئی۔ ان کو ضرور ڈاکٹریٹ کرائیں۔ مکاتیب کا عظیم ذخیرہ منتشر ہے۔ اس طرح یکجا ہوجائے گا۔ جو ایک علمی اور تاریخی اثاثہ ثابت ہوگا''۔ (نفس مصدر صفحہ ۳۰۵ محررہ ۱۱ جولائی ۹۴ء)

ماہنامہ ''جہاں رضا'' لاہور کے دیدہ ور مدیرِ اعلیٰ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی کے نام ایک مکتوب، جو ۲۶ جولائی ۹۴ء کو تحریر کیا گیا

ہے، میں لکھتے ہیں۔

''مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایک فاضل عقیل احمد خان کا خط آیا تھا۔ وہ امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو مکاتیب کی ادبی اور تاریخی اہمیت پر کام کرنے کے لئے کہا ہے۔ مکاتیب کا ایک عظیم ذخیرہ محققین کی توجہ کا منتظر ہے''۔ (نفس مصدر صفحہ ۵۹)

اب میری کہانی، اپنی زبانی۔ اپریل ۱۹۹۳ء کو میں نے ایم اے کورس مکمل کیا۔ بحمدہ تعالیٰ امتیازی نمبرات سے اول پوزیشن حاصل ہوئی۔ بعدہ پی ایچ ڈی کے لئے ذہن بنالیا، تو ڈاکٹر شاہ محمد مسعود سے رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے ۱۸رجون ۱۹۹۳ء کو جواب عنایت فرمایا لکھتے ہیں۔

''یہ پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ نے اور مولانا محمد آفتاب عالم مصباحی نے ایم اے کرلیا ہے اور اب ڈاکٹریٹ کا ارادہ ہے۔ آپ دونوں حضرات ضرور پی ایچ ڈی کریں۔ فقیر چند عنوانات عنوانات تجویز کر کے منسلک کر رہا ہے۔ مطالعہ فرمالیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر تعاون کرے گا۔ مارہرہ شریف میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے ڈیڑھ سو مکاتیب کا عظیم ذخیرہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ آپ ڈاکٹر محمد امین مارہروی سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کریں، بلکہ مارہرہ شریف حاضر ہو کر حضرت حسن میاں مدظلہ العالی سے ملاقات کرلیں اور فقیر کا حوالہ دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تعاون فرمائیں گے۔

عنوانات:

(۱) مشائخ مارہرہ کے نام مولانا احمد رضا خان بریلوی کے غیر مطبوعہ اردو خطوط اور ان کا علمی وادبی جائزہ۔

(۲) اردو کے عناصر اربعہ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نثری ادب کا تقابلی جائزہ۔

(۳) مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نثری اور شعری سرمایہ میں اردو محاورات کا استعمال اور ان کی ادبی حیثیت۔

(۴) خاندانِ رضویہ اور اس کی ادبی خدمات۔

(۵) علماء بدایوں کی علمی وادبی خدمات۔

(۶) علماء ومشائخ کچھوچھہ کی علمی وادبی خدمات۔

(۷) مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور ان کی علمی وادبی خدمات۔ (نفس مصدر صفحہ ۲۱۳ تا ۲۱۵)

۴رمئی ۱۹۹۴ء کے خط میں لکھتے ہیں۔

''مولانا آفتاب عالم صاحب اور آپ کے لئے عنوانات تجویز کئے تھے۔ اب یاد نہیں رہے۔ پہلے عنوان کا تعین کرلیا جائے، اس کے بعد خاکہ بھی بنادیا جائے گا۔ فقیر بہت ہی مصروف رہتا ہے۔ فقیر کے خیال میں آپ مکتوبات شریف پر کام کریں اور مولانا آفتاب عالم ''امام احمد رضا کی تصانیف کی روشنی میں اردو محاورات'' پر کام کریں۔ امام احمد رضا کی تصانیف میں محاورات کا ایک خزانہ چھپا ہے''۔ (نفس مصدر صفحہ ۲۱۶)

۲رمارچ ۱۹۹۷ء کے مکتوب میں خاکسار کو نوازتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ امام احمد رضا خان بریلوی کے مکتوبات شریف پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک خاکہ ذہن میں آیا۔ جو عجلت میں قلم بند کردیا گیا ہے۔ مواد کے مطالعہ کے بعد جو امور ذہن میں آئیں، اضافہ کرلیں۔ مواد کی تلاش اور رابطہ مہم شروع کردیں۔ مارہرہ

شریف اور بریلی شریف میں بہت سے خطوط ہوں گے، وہ جمع کریں۔ فقیر کے پاس بعض قلمی خطوط ہیں، ان کے عکس پیش کر دیئے جائیں گے۔ ڈاکٹر مختار الدین آرزو کے پاس بھی خطوط ہیں۔ ان سے مل کر حاصل کرلیں اور رہنمائی بھی حاصل کریں، وہ بہترین رہنمائی فرمائیں گے۔ لاہور میں علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور) کے پاس مولانا احمد بخش کے نام امام احمد رضا کے خطوط اور بہت سارا مواد ہے۔ ان کو خط لکھ کر معلوم کریں۔ الطاری الداری لھفوات عبد الباری، حیات اعلیٰ حضرت، مکتوبات امام احمد رضا، لاہور، اکرام احمد رضا، حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی، تنقیدات و تعاقبات امام احمد رضا، وغیرہ میں بہت سے خطوط اور حوالے مل جائیں گے۔ ان شاء اللہ ایک عظیم ذخیرہ ملے گا، جس کا سنبھالنا اور سمیٹنا بھی مشکل ہو جائے گا"۔ (نفس مصدر صفحہ ۲۱۸،۱۹)

ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد ۱۹۹۶ء میں عرس رضوی کے موقع پر بریلی شریف تشریف لائے۔ بانس منڈی، بریلی میں ایڈوکیٹ محمد سرتاج حسین صاحب کے گھر قیام فرمایا۔ عرس کی ہمہ ہمی تھی۔ باوجود اس کے ملنے والوں کا ہجوم تھا۔ راقم خاکسار بھی کالیکٹ کیرالا سے ان کے ایماء پر حاضرِ آستاں ہوا تھا۔ ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ رسمی گفتگو کے بعد موضوع کے انتخاب پر تبادلہ خیال ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ آپ امام احمد رضا کی مکتوبات پر ہی کام کریں، اللہ حامی و ناصر ہے"۔ شاہی مسجد فتح پوری میں بھی ملاقات رہی، واپس کراچی پہنچے، تو عالمی شہرت یافتہ محقق واسلامی اسکالر ڈاکٹر مختار الدین احمد، علی گڑھ کو خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"بریلی شریف حاضر ہوا تھا۔ وہاں بہار کے غلام جابر مصباحی سے ملاقات ہوئی۔ وہ اردو میں ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے اعلیٰ حضرت کے مکاتیب پر کام کرنے کے لئے کہا ہے اور وہ تیار ہو گئے ہیں۔ لائق جوان ہیں، درس نظامیہ سے فارغ ہیں۔ اچھے قلم کار ہیں۔ اس لئے اس موضوع پر کام کرلیں گے"۔ (نفس مصدر ص ۵۱۱ محررہ ۲۰ رستمبر ۱۹۹۶ء)

گورنمنٹ ڈگری کالج، میر پور خاص کے پروفیسر جناب فیاض احمد خان کے نام محررہ مکتوب ۱۷ رجون ۱۹۹۳ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ہندوستان کے ایک عزیز مولانا غلام جابر مصباحی نے ایم اے اردو کرلیا ہے۔ اب وہ مگدھ یونیورسٹی بودھ گیا، بہار سے امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) مشائخ مارہرہ کے نام مولانا احمد رضا خان کے غیر مطبوعہ خطوط اور ان کا علمی و ادبی جائزہ۔

(۲) مولانا احمد رضا خان کے اردو قصائد کا تحقیقی و ادبی جائزہ۔

دونوں اسکالروں کے نام مقالہ میں شامل کر سکتے ہیں۔ (نفس مصدر صفحہ ۱۶۰،۶۱)

پروفیسر حضرت سید محمد امین میاں علی گڑھ کو خاکسار کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"مگدھ یونیورسٹی (گیا، بہار) سے دو حضرات اردو میں ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی مولانا غلام جابر مصباحی اور مولانا آفتاب عالم مصباحی فقیر نے ایک عنوان یہ بھی تجویز کیا ہے۔

مشائخ مارہرہ شریف کے نام مولانا احمد رضا بریلوی کے غیر مطبوعہ خطوط اور ان کی علمی و ادبی حیثیت۔

اگر ان حضرات میں سے کوئی رابطہ کرے، تو تعاون فرمائیں۔ اس طرح یہ چھپا ہوا خزانہ سامنے آجائے گا اور ایک عالم مستفیض ہوگا۔ (نفس مصدر صفحہ ۳۰۵، محررہ ۱۸ رجون ۱۹۹۳ء)

دارالقلم دہلی کے بانی و مہتمم مولانا یٰسین اختر مصباحی کے نام مکتوب میں یہ سطریں ملتی ہیں۔

''مولانا غلام جابر مصباحی اور مولانا غلام غوث رضوی بالترتیب بہار یونیورسٹی اور رانچی یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں''۔ (نفس مصدر صفحہ ۵۰۰ محررہ اپریل ۲۰۰۰ء)

جب میری تھیسس کا کام پورا ہوا اور مقالہ بہار یونیورسٹی مظفر پور میں داخل کر دیا گیا، تو وہ علامہ بدر القادری مصباحی مقیم ہالینڈ کو مژدہ سنا رہے ہیں۔ لکھتے ہیں:

''مولانا غلام جابر مصباحی (ممبئی) نے امام احمد رضا محدث بریلوی کے مکتوبات شریفہ پر بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ داخل کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی اہم کتابیں تصنیف کی ہیں''۔ (نفس مصدر صفحہ ۳۷، محررہ ۳ رشعبان المعظم ۱۴۲۴ھ)

سید عابد حسین شاہ، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''انڈیا میں مولانا غلام جابر مصباحی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پر اہم کام کیا ہے۔ مقالہ ڈاکٹریٹ کے علاوہ ضمناً تقریباً اٹھارہ کتابیں تیار کر لی ہیں جو مواد کے لحاظ سے سب کی سب نئی ہوں گی۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کا کام پاکستان میں چھپ جائے۔ وہ بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ مقالہ داخل کر دیا ہے''۔ (نفس مصدر صفحہ ۱۸۷، محررہ ۲۰ رستمبر ۲۰۰۳ء)

میرے مناقشہ (VIVA) اور ڈگری ایوارڈ ہونے کی ان کو خبر ملی، تو انہوں نے ہمیں مبارکبادی کا خط لکھا۔

''فقیر کی طرف سے دلی مبارک بادی قبول فرمائیں۔ آپ نے مختصر وقت میں عظیم کارنامے انجام دے ڈالے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

اللہ تعالیٰ آپ کو اس مخلصانہ محبت کا پورا پورا صلہ عطا فرمائے، آمین''۔ (نفس مصدر صفحہ ۲۲۰، محررہ ۲۰ رستمبر ۲۰۰۳ء)

شاہی مسجد فتح پوری کے امام و خطیب ڈاکٹر مفتی محمد مکرم مظہری کو ۲۰ رستمبر ۲۰۰۳ء میں لکھتے ہیں۔

''مولانا غلام جابر مصباحی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پر اہم کام کیا ہے۔ ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ تو لکھا ہی ہے۔ مگر ضمناً تقریباً اٹھارہ کتابیں تیار کر لیں۔ کئی سال قبل بریلی شریف کے دورے پر ان کو یہ عنوان دیا تھا اور وہ حیران تھے کہ مکتوبات پر تحقیقی مقالہ کس طرح لکھا جائے گا۔ اب کام کر کے حیران ہیں۔ مولانا غلام جابر مصباحی آج کل ممبئی میں ہیں۔ وہ بہار یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں''۔ (نفس مصدر صفحہ ۴۷)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر نشیں علامہ سید وجاہت رسول قادری نے جب میری تحقیقات و تالیفات کی روداد دیکھی اور سرگذشت سنی، تو سید صاحب قبلہ نے درج ذیل کلمات خاکسار کے لئے ارقام فرمائے۔ یہ ان کی محبت، خورد نوازی اور بڑا پن ہے، ورنہ یہ مشت استخواں کس کام کا لکھا ہے۔

''سب سے پہلے تو آپ اپنے اس عظیم تصنیفی اور تحقیقی کام کی تکمیل پر ہم سب کی دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ الحمد للہ علی احسانہ گزشتہ پچیس برسوں میں جو پیش رفت ہوئی ہے، وہ آپ نے پانچ سالوں کے قلیل عرصہ میں انجام دے دی، جو یقیناً ایک عظیم کارنامہ ہے''۔ (مکتوب

بنام راقم الحروف محررہ ۱۷/۱۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

یہی نہیں، بلکہ سید والاشان نے اپنے "معارف رضا" کے اداریہ میں یوں پذیرائی فرمائی۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"بنیادی مآخذ کی فراہمی کا ایک اور عظیم علمی اور تحقیقی کام ہندوستان کے ایک فاضل نوجوان محقق علامہ مولانا غلام جابر مصباحی زید مجدہ نے گزشتہ ۶/۵ برسوں کی محنت شاقہ کے بعد انجام دیا ہے۔ مختصراً یہ کہ علامہ مصباحی نے ۱۹۹۷ء میں بہار یونیورسٹی مظفرپور انڈیا میں "امام احمد رضا کی مکتوب نگاری" کا موضوع پی ایچ ڈی کے لئے رجسٹرڈ کرایا۔ چھ سال کی محنت شاقہ کے بعد انہوں نے چار سو صفحات سے زیادہ پر مشتمل پی ایچ ڈی کا مقالہ دسمبر ۲۰۰۰ کے وسط میں متعلقہ یونیورسٹی میں داخل کرادیا ہے۔ لیکن علامہ مصباحی صاحب نے بفیض رضا جو عظیم بنیادی کام سرانجام دیا ہے وہ اس پی ایچ ڈی کے کام سے بھی کہیں زیادہ اہم ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے "کلیات مکاتیب رضا" کے نام سے امام احمد رضا کی جانب سے مشاہیر علماء فضلاء کو لکھے گئے خطوط کو تین جلدوں میں مرتب کر کے جمع کیا۔ یہی نہیں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ موصوف نے ان کے علاوہ مزید ۱۶ کتب مرتب و تصنیف کی ہیں، جن میں سے اکثر کی ضخامت تین سو صفحات سے زیادہ اور بعض کی پانچ پانچ سو صفحات سے بھی زیادہ ہے۔ بلاشبہ علامہ غلام جابر مصباحی صاحب نے بڑی محنت و جستجو کے بعد رضویات پر بڑے بڑے بنیادی مآخذ مستقبل کے محققین کے لئے مہیا کردیئے ہیں۔ ہم خواجہ تاشان رضویت ان کی اس عظیم علمی کاوش کے لئے ان کے ممنون ہیں"۔ (ماہنامہ "معارف رضا" کراچی شمارہ دسمبر ۲۰۰۳ صفحہ ۶،۵)

اس مضمون کا وہ حصہ، جو خاکسار سے متعلق ہے۔ اس کی مہم جوئی ۱۹۹۳ء میں شروع ہوئی، جو ۲۰۰۴ء میں اختتام کو پہنچی۔ ہوا یہ کہ رجسٹریشن کی تیاری چل ہی رہی تھی کہ ۱۹۹۵ء میں اچانک میرا تبادلہ ممبئی سے کالیکٹ، کیرالا ہوگیا۔ جہاں زبان وادب تو کیا، بول چال کی حد تک اردو ناپید ہے۔ نیا ماحول، نئی ثقافت اور میری گوناگوں تدریسی و تنظیمی ذمہ داریاں، چنانچہ واجبات و حالات پر قابو پانے میں مصروف رہا اور رجسٹریشن کا معاملہ التوا در التوا کا شکار ہوتا چلا گیا۔ تا آنکہ میری خواہش و کوشش اور مرکز الثقافۃ السنیہ کی دعوت و اصرار پر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، امینِ ملت حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں مارہروی، مناظرِ اسلام مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی اور پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی وقفہ وقفہ سے تشریف لاتے رہے۔ ان حضرات سے اپنی اس تحقیقی مہم کا ذکر کرتا اور مشورے طلب کرتا۔ بالآخر مفتی مطیع الرحمٰن رضوی کے اصرار پر بہار یونیورسٹی مظفرپور میں رجسٹریشن کی کوشش کی گئی۔ ۲ر مئی ۲۰۰۰ء کو موضوع "امام احمد رضا کی مکتوب نگاری" رجسٹرڈ ہوگیا۔ پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صاحب صدر شعبۂ اردو، نگراں مقرر ہوئے۔ ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۲ء کو نوٹیفیکیشن جاری ہوا اور پھر ڈگری ایوارڈ کی گئی۔

لیکن اس ریسرچ پروجیکٹ میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ اول تا آخر اس گیارہ سالہ عرصہ میں مخطوطات اور نادر مواد کی تلاش و جستجو اور پھر موضوع کے تحت ترتیب و تہذیب کو مرکزی حیثیت حاصل رہی، یہاں تک کہ اصل موضوع، جس توجہ کا مستحق تھا، نہ دے سکا۔ چونکہ جوئی دریافت اور نیا انکشاف میری تلاش و سفر کا نتیجہ تھا، اس میں زیادہ غرق رہا۔ یوں مقالہ تحقیق کے علاوہ کئی مقالات مرتب ہوگئے۔ خدا نے چاہا، تو یہ تمام حلقہ علم وادب میں نہ صرف بنظر استحسان دیکھے جائیں گے، بلکہ شاہ کلید ثابت ہوں گے۔ ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔ واضح رہے کہ اس پورے سفر میں جس نے خضر راہ کا کام کیا ہے، وہ حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی بے لوث محبت اور رہنمائی ہے۔ ٹہنیوں پر جب تک کلیاں مسکراتی رہیں گی، گل و لالہ ہنستے رہیں گے، بلبل چہکتے رہیں گے، شاہ محمد مسعود احمد کی راہ نمائی فکر رضا پر کام کرنے والوں کو نئی جہتیں دکھاتی رہیں گی۔

وما توفیقی الا باللہ۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک منفرد نعت*

پرنسپل (ریٹائرڈ) الحاج صوفی مشتاق احمد صدیق

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عظیم مدبر اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ وہ عہد آفریں، نابغہ روزگار ہمہ جہت شخصیت کے مالک اور سچے عاشق رسول تھے۔ آپ ستر (۷۰) سے زائد علوم وفنون پر حاوی تھے مگر عشق مصطفیٰ ﷺ آپ پر حاوی تھا۔ آپ کی ولادت ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بروز ہفتہ بھارت کے شہر بریلی (یوپی) میں ہوئی۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی شان میں عربی، فارسی، اردو اور پوربی زبان کے امتزاج سے ایک انتہائی پیاری نعت لکھ کر اردو ادب میں نعت کی ایک نئی صنف تخلیق کی ہے جو یقیناً اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد کاوش ہے، ملاحظہ کیجئے۔

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دو سرا جانا

ترجمہ: حضور سرکارِ دوعالم ﷺ کی مانند کوئی دوسری شخصیت کسی کو ڈھونڈنے سے بھی نظر نہ آسکی۔ کائنات انفس وآفاق کی بادشاہی کا تاج آنجناب ﷺ کے سر پر سجا ہوا ہے۔ میں نے یہ حقیقت جان لی ہے کہ حضور بلا کسی شک وشبہ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں۔

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بے کس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

ترجمہ: بحرِ حیات میں نافرمانی کی موجیں طغیانی کی وجہ سے بہت بلند و بالا ہیں۔ میں بے سہارا ہوں آقا! اور طوفان ہولناک ہے۔ اے میرے آقا ﷺ! مجھ گنہگار کی ناؤ کو معصیت کے گرداب سے نکال کر اَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے ساحل مراد تک پہنچادیں۔ (شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا)

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چوں بہ طیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی میری شب نے نہ دن ہونا جانا

ترجمہ: اے آفتاب تو نے میری رات کی سیاہی (یعنی میری بداعمالی) کا نظارہ کیا ہے۔ تم سے گزارش ہے کہ جس وقت سرزمینِ طیبہ پر ضوفشانی کرنے لگو تو میری طرف سے میرے آقا مولیٰ ﷺ کی خدمت میں عرض کرو کہ سورج کی درخشندگی کے باوجود میرے دل ودماغ پر گناہ کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ آنجناب ﷺ اپنے چہرۂ انور کی ضیاباری سے میری تاریک رات کو بھی روشن کردیں۔ مجھ بدنصیب کو خدشہ ہے کہ شاید اسے دن کی روشنی دیکھنی میسر نہ آسکے۔

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ لَا مجمل خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی برن برسا جانا

ترجمہ: اے آقا ﷺ! آپ کا حسین وجمیل چہرہ بدرِ کامل کی مانند چمک رہا ہے۔ آپ ﷺ کے گیسوئے عنبر بار آپ کے چہرۂ اقدس کے گرد ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے چاند کے گرد ہالہ ہو۔ آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی لطافت اور پرکشش خوشبو چندرما تا کی زلف پیچاں کی مانند ہے۔ التجا ہے کہ اپنے رحمت کے بادلوں سے مجھ فقیر پر بھی بارش کے چھینٹے برسادیں کہ قلبِ مضطر کو چین نصیب ہو۔

☆ بشکریہ پندرہ روزہ الحسن پشاور

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمّ — اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم — دو بوند ادھر بھی گرا جانا

ترجمہ: اے آقا و مولیٰ ﷺ! میں دینی اور روحانی لحاظ سے سخت پیاسا ہوں۔ پیاس کی یہ شدت انتہائی پریشان کن ہے۔ میرا ایمان ہے کہ آپکا جذبۂ سخاوت بڑا کامل ہے۔ اے ابرِ کرم ﷺ آپ اپنے گیسوئے پاک کے صدقے میں موسلا دھار برسا کر تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتے ہیں، التجا ہے کہ مجھ حرماں نصیب پر بھی دو قطرے برسا دیں تا کہ یہ گنہگار رشد و ہدایت کی راہ پر گامزن ہو کر فلاح دارین حاصل کر سکے۔

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ — رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک
مورا جیارا لرجے درک درک — طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

ترجمہ: اے میرے سردارِ قافلے! التجا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے دیس (طیبہ) میں اپنے قیام کی مدت ذرا طویل کرا اور مجھ تشنہ لب کی حسرت پر رحم کر۔ میں جب سے اس دنیا میں آیا ہوں میرا جی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ گزارش ہے کہ سرزمینِ طیبہ سے ابھی واپسی کا سفر شروع نہ کرنا تا کہ میں جی بھر کر اس پیاری سرزمین کی روحانی لطافتوں سے مستفیض ہو کر برّ و تقویٰ کی سعادت حاصل کر سکوں۔

وَاہًا لِسُوَیْعَاتٍ ذَہَبَتْ — آں عہدِ حضورِ بار گہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت — دردا وہ مدینہ کا جانا

ترجمہ: آہ! افسوس عمر کی چند قلیل گھڑیاں تھیں جو گزر گئیں۔ مجھے حضور سرکارِ مدینہ ﷺ کی سرزمین میں گزاے مبارک دن یاد آتے ہیں۔ جب وہ مبارک دن مجھے یاد آتے ہیں تو دل بے حد بے چین اور مضطرب ہو جاتا ہے کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے قدموں میں گزرے ہوئے لمحات ایک سچے عاشق کیلئے قیمتی سرمایہ حیات ہوتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مردانِ باصفا جنہیں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّ الْہَمُّ شُجُوْن — دل زار چناں جاں زیرِ چنوں
پت اپنی بپت میں کا سے کہوں — میرا کون ہے تیرے سوا جانا

ترجمہ: اے شاہِ مدینہ ﷺ میرا دل زخموں سے چُور چُور ہے اور پریشانیاں بے شمار ہیں۔ دل ایک طرف زخموں سے نڈھال ہے تو دوسری طرف وجود ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ میں اپنا دکھڑا کسے سناؤں۔ میرے آقا! آپ کے سوا کوئی میرا مونس و غمخوار نہیں ہے۔ جس کے آگے میں اپنی داستانِ غم و الم بیان کروں اور وہ مجھے ہاتھ سے پکڑ کر گرداب سے نکال کر ساحلِ مراد تک پہنچا دے۔

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرْقًا — یک شعلہ دگر بر زن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا — یہ جان بھی پیارے جلا جانا

ترجمہ: اے عشق کی برقِ سوزاں میری جان آپ پر قربان! میرے اندر یخ بستہ جمود کا تقاضا ہے کہ اپنی برقِ تپاں کو مزید آتش بداماں کر کے میرے تن، من، دھن کی یخی کو عشقِ الٰہی کی تپش سے جلا کر راکھ کر دے کہ مجھے یک گونہ تسکین نصیب ہو جائے۔

بس خامۂ خامِ نوائے رضا — نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ میرا
ارشادِ احبا ناطق تھا — ناچار اس راہ پڑا جانا

ترجمہ: بس کر رضاؔ کے ناپختہ کار قلم! نہ تو یہ میری اصلی طرزِ نگارش ہے اور نہ ہی یہ میرا رنگِ تغزل ہے بلکہ دوستوں کے ارشاد کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے یہ نئی طرز اور رنگ ڈھنگ اپنانا پڑا۔

ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

خلیل احمد رانا

امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصیت نامہ (وصایا شریف) میں بعد وفات فاتحہ کے بارے میں ایک وصیت پر بعض لوگ بہت باتیں کرتے ہیں اور طرح طرح کا مذاق اُڑاتے ہیں کہ ان کا تو دین کھانا پینا ہے، انہیں تو بس حلوے مانڈے کھانے کی باتیں آتی ہیں، موت کے وقت بھی انہیں کھانوں کا ہی خیال ہے وغیرہ وغیرہ۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے کسی ایک جملے سے بھی یہ مطلب نہیں نکلتا کہ یہ چیزیں کھانے کو میرا دل چاہ رہا ہے، مجھے کہیں سے لاکر دو، یا یہ کھانے میری وفات کے بعد میری قبر کھول کر اس میں ڈال دینا، یا بعد وفات میری قبر پر رکھ دینا، یا یہ اچھے اچھے کھانے میری وفات کے بعد میرے گھر والوں کے لئے فراہم کرنا۔

جب وصیت نامہ میں ایسی کوئی بات ڈھونڈے سے نہیں ملتی تو ان پڑھے لکھے جاہلوں پر حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے، لیکن جو تعصب کی بیماری سے اندھا ہو جائے، اس کا علاج مشکل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصیت نامہ میں فاتحہ کے بارے میں فرمایا کہ!

''فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے، صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعزاز اور خاطر داری کے ساتھ، نہ کہ جھڑک کر''۔[۱]

امام احمد رضا نے اپنے اعزا سے فقراء کے لئے جن نعمتوں کی تاکید کی، اُن میں دودھ کا برف خانہ ساز (آئس کریم)، مرغ بریانی، بکری کا شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فیرنی، اُرد کی پھریری دال مع ادرک ولوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اور فرمایا کہ یہ خوش دلی سے کرنا، مجبور ہو کر نہیں۔[۲]

غرباء، فقراء کے لئے اچھے کھانوں کا خیال رکھنا کون سا جرم ہے؟ یہ تو غریبوں سے ہمدردی ہے، امام احمد رضا کی یہ بات تو قابل تقلید ہے۔

ہاں جہاں صرف اپنے ہی پیٹ کا خیال ہو، مٹھائی، حلوہ، گوشت، میٹھے چاول، فیرنی، گلاب جامن، اناناس کا شربت، پھل فروٹ پر جان دی جائے، اور کھانے پینے کی خواہش اس حد تک بڑھی ہو کہ مرتے وقت بھی اپنی خواہش نفس کے لئے ان چیزوں کی فرمائش کی جائے، تہذیب واخلاق کی بھی دھجیاں بکھیر دی جائیں اور کھانے کے شوق میں دھما چوکڑی مچا دی جائے، تو ایسا عمل واقعی مضحکہ خیز اور قابل مذمت اور قابل افسوس ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاقِ کریمانہ:

''جناب سید ایوب علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک کمسن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے، اور عرض کی، میری بوا (یعنی والدہ) نے تمہاری دعوت کی ہے، کل صبح کو بلایا ہے، حضور نے ان سے دریافت فرمایا، مجھے دعوت میں کیا کھلایئے گا؟ اس پر ان صاحبزادے نے اپنے کُرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھے، پھیلا دیا، جس میں معاش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں، کہنے لگے دیکھئے نا! یہ دال لایا ہوں، حضور نے ان کے سر دست شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا! اچھا، میں اور یہ (حاجی کفایت اللہ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کل دس بجے دن آئیں گے، اور حاجی صاحب سے فرمایا! مکان کا پتہ دریافت کر لیجئے، غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے، یہ ہے حدیث شریف لودعیت الی کراع لأ جبتہ کی تعمیل، دوسرے دن وقت متعین پر حضور عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور حاجی صاحب سے فرمایا چلئے، انہوں نے عرض کیا کہاں؟ فرمایا! ان صاحبزادے کے یہاں، دعوت کا وعدہ جو کیا ہے، آپ کو مکان کا پتہ معلوم ہو گیا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ہاں حضور! ملوک پور میں ہے، اور ساتھ ہولئے، جس وقت مکان پر

پہنچے تو وہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے، حضور کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگے، ارے لو مولوی صاحب آگئے، اور مکان کے اندر چلے گئے، دروازہ میں ایک چھپر پڑا تھا، وہاں کھڑے ہو کر حضور انتظار فرمانے لگے، کچھ دیر بعد ایک بوسیدہ چٹائی آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹی کی رکاب میں وہی ماش کی دال، جس میں مرچوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے، لاکر رکھ دی، اور کہنے لگے! لو کھالو، حضور نے فرمایا! بہت اچھا، کھاتا ہوں، ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے، ادھر وہ صاحبزادے پانی لانے کو گئے اور ادھر حاجی صاحب نے کہا حضور یہ مکان نقارچی کا ہے، حضور یہ سن کر کبیدہ ہوئے، اور طنزاً فرمایا! ابھی کیوں کہا، کھانا کھانے کے بعد کہا ہوتا، اتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر آگئے، حضور نے فرمایا! آپ کے والد صاحب کہاں ہیں، اور کیا کام کرتے ہیں؟ دروازہ کے پردے میں سے ان صاحبزادے کی والدہ صاحبہ نے عرض کیا، حضور! میرے شوہر کا انتقال ہوگیا، وہ کسی زمانہ میں نوبت بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کرلی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے، جو راج مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے، حضور نے الحمدللہ کہا اور دعائے خیر و برکت فرمائی، حاجی صاحب نے حضور کے ہاتھ دھلوائے اور خود ہاتھ دھو کر شریک طعام ہوگئے، مگر دل ہی دل میں حاجی صاحب کے یہ خیال گشت کر رہا تھا کہ حضور کو کھانے میں بہت احتیاط ہے، غذا میں سوجی کے بسکٹ کا استعمال ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرے کی، اور اس پر ماش کی دال، کس طرح تناول فرمائیں گے؟ مگر قربان اس اخلاق اور دلداری کے کہ میزبان کی خوشی کے لئے خوب سیر ہو کر کھایا، حاجی صاحب فرماتے تھے کہ میں جب تک کھاتا رہا، حضور بھی برابر تناول فرماتے رہے، وہاں سے واپسی میں پولیس کی چوکی کے قریب حاجی صاحب کے شبہہ کو رفع فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا! اگر ایسی خلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں''۔[۳]

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو کھانوں کا شوق نہیں تھا، یہ شوق رکھنے والے کچھ اور لوگ ہیں، آیئے ہم ان کا تعارف کراتے ہیں:

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں:

''ایک شخص نے میری اور اُن (مولوی محمد عمر) کی دعوت کی، مولوی صاحب کو جگر کا عارضہ تھا، اس بھلے مانس نے چاول پکوائے وہ بھی کھانے کے قابل نہیں، جب کھانے بیٹھے، میں نے میزبان سے کہا کچھ اور بھی ہے؟ کہا نہیں، میں نے کہا یہ تو کھانے کے قابل نہیں، اَب کیا کھاویں اور جب تم کو چاول پکانا نہیں آتا تھا تو کیوں پکایا سیدھی دال روٹی کیوں نہیں پکائی، کہیں سے روٹی لاؤ، کہا کہ روٹی تو نہیں پکائی، میں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے جب دعوت کی ہے تو کھلاؤ اور کہیں سے کھلاؤ، بھوکے تھوڑا ہی جائیں گے اور کھائیں گے روٹی، کہا کہ روٹی کہاں سے لاؤں، میں نے کہا کہ گھر میں نہیں تو محلہ سے مانگ کر لاؤ، گیا مصیبت کا مارا دال روٹی لایا، خوب پیٹ بھر کر روٹی کھائی، میں نے مولوی محمد عمر صاحب سے بھی روٹی کھانے کو کہا مگر وہ بہت خلیق تھے، کہنے لگے اس کی دل شکنی ہوگی، میں نے کہا کہ ہماری جو شکم شکنی ہوگی''۔[۴]

مولوی محمد زکریا کاندھلوی سابق امیر تبلیغی جماعت اپنی آپ بیتی میں لکھتے ہیں:

''حضرت (حسین احمد) مدنی قدس سرہٗ کے صرف کھانے ہی کے مدکی شفقتیں اور واقعات اگر گنواؤں تو ان کا احاطہ بھی دشوار ہے۔ بار بار اس کی نوبت آئی کہ حضرت تشریف لائے اور میں سبق میں تھا، حضرت نے دروازے پر کسی بچہ کو آواز دے کر فرمایا کہ حسین احمد کا سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ جو کھانے کو رکھا ہے جلدی بھیج دو، گاڑی کا وقت قریب ہے اور جب اندر سے بچیوں کی یہ آواز سنتے کہ ابا جی کو مدرسہ سے جلدی سے بلا لاؤ، تو حضرت للکار کے فرماتے کہ مجھے ابا جی کی ضرورت نہیں ہے کھانے کی ضرورت ہے، اگر ہو تو بھیج دو ورنہ میں جا رہا ہوں، کئی دفعہ اس نوبت آئی کہ میرے آنے تک حضرت کھانا شروع فرما دیتے یا تناول فرمالیتے''۔[۵]

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

''ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے، فرمایا کیا ہوگا، دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی، دانت نہ ہونے کی

وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے، نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے''۔[۶]

''(مولوی اشرف علی تھانوی) نے فرمایا مجھ کو میٹھے چاول دہی کے ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں، چونکہ دہی میں قدرے ترشی ہوتی ہے اس لئے شیرینی سے مل کر لذت بڑھ جاتی ہے''۔[۷]

''مولوی سید طاہر حسن دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

۱۹۲۹ء میں امروہہ میں جمعیۃ العلماء کا اجلاس ہوا وہ آموں کا موسم تھا، ہمارے یہاں حضرت (مولوی حسین احمد ٹانڈوی) کو دعوت دی گئی، حضرت کے ساتھ مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب بھی تھے، گھر میں جب حضرت تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی پکی رکھی تھی، حضرت نے از راہ خوش طبعی و بے تکلفی براہ راست ہانڈی ہی سے شوربا پینا شروع کر دیا، یہ دلچسپ منظر دیکھ کر جملہ ہمراہی بشمول حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب بے ساختہ قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گئے''۔[۸]

انگریزوں نے جب مولوی محمود الحسن دیوبندی کو قید کر کے جزیرہ مالٹا بھیجا، تو وہاں انہوں نے اپنی سہولیات کے لئے انگریزوں کو جو درخواست دی، اُس میں یہ بھی لکھا کہ

''مجھ کو اور میرے رفقا کو کھانے کی سخت تکلیف ہے ہم گوشت کھانے کے عادی ہیں جس پر طبی حیثیت سے بھی مدارِ زندگانی شمار کیا جاتا ہے''۔[۹]

مولوی احمد حسین لاہرپوری لکھتے ہیں کہ:

''آموں کی فصل میں میں نے مولوی حسین احمد ٹانڈوی کو لاہرپور آنے کی دعوت دی...... اسی سفر میں شب کے کھانے میں فیرنی کا صرف ایک چمچہ چکھ کر طشتری ہٹادی کہ آم تو کھانے ہیں اس کی کیا ضرورت ہے، حضرت کے قریب مولانا محمد قاسم صاحب تھے، ان کے بعد میں اور میرے بعد محمد امین مرحوم کے استاد مولوی عابد حسین صاحب مرحوم، مولانا محمد قاسم صاحب نے فیرنی کی طشتری اپنے سامنے رکھ لی، اتنے میں کچھ حضرت نے فرمایا وہ ادھر متوجہ ہوئے، مولوی عابد حسین مرحوم نے لپک کر طشتری اُٹھالی، مولانا محمد قاسم صاحب ان سے چھیننے کے لئے جھپٹے، حضرت نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا ''جی ہاں تبرک تو فیرنی ہی میں ہے چٹنی رکھی ہوئی ہے اس کو کوئی تبرک نہیں کھاتا''۔[۱۰]

حاجی بدرالدین (ساکن، انچولی ضلع میرٹھ) بیان کرتے ہیں:

''حضرت (یعنی مولوی حسین احمد ٹانڈوی) فرماتے کہ حاجی صاحب آپ مٹھائی کیوں نہیں لائے، تو میں عرض کرتا حضور میرے پاس پیسے ہی نہیں ہیں، تو حضرت طالب علموں کو حکم دیتے کہ ان کی تلاشی لی جائے، پھر کیا تھا جتنے بھی طالب علم ہوتے سب کے سب میرے اوپر ٹوٹ پڑتے اور جو رقم میرے پاس ہوتی سب کی مٹھائی منگائی جاتی اور حصہ سے تقسیم ہوتی، کبھی کبھی تو حضرت میری شیروانی مذاق سے چھین کر اپنے پاس رکھ لیتے اور کہتے کہ جب واپس ہوگی جب، مٹھائی کے واسطے پیسے دو گے، تب مجھ کو پیسے دینے پڑتے''۔[۱۱]

مولوی حسین احمد ٹانڈوی ''مٹھائی کے سلسلہ میں حاجی بدرالدین سے کافی مزاح فرماتے تھے اور مختلف دلائل سے وجوب فرماتے، حاجی صاحب کو حضرت کی زبان سے اصرار سننے کا شوق بھی تھا اور مٹھائی کھلانے کا بھی وہ عذر کرتے رہتے اور عدم وجوب کے دلائل دیتے، آخر میں حضرت فرماتے، دیکھئے یہ حضرات پھر زبردستی وصول کریں گے، ادھر مولانا سلطان الحق صاحب ناظم کتب خانہ، مولانا محمد عثمان صاحب چیئرمین دیوبند واستاذ دارالعلوم، مولوی محمود احمد گل ناظم شعبہ تنظیم دارالعلوم اور دوسرے حضرات اس پر تیار بیٹھے رہتے کہ حضرت ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں، ادھر حضرت کی زبان سے مذکورہ جملہ نکلتا ادھر یہ حضرات حاجی بدرالدین سے بہزار دقت روپیہ برآمد کروالیتے''۔

''حضرت حکیم اسحاق صاحب کھٹوری، حضرت، کے معاصر بھی تھے...... ہر مرتبہ جب ان سے ملاقات ہوتی تو حضرت مٹھائی کا اصرار فرماتے، موصوف انکار فرماتے، آخر حضرت خود ان سے چھین لیتے اور جو کچھ جیب میں سے نکلتا کرایہ کی رقم واپس ہو کر سب کی مٹھائی آجاتی تھی''۔[۱۲]

مولوی سید طاہر حسن لکھتے ہیں:

''(راقم الحروف کے) والد صاحب چونکہ حاجی امداد اللہ صاحب و حضرت گنگوہی اور حضرت شیخ الہند کی صحبت وخدمت میں عرصہ دراز تک رہے تھے اس لئے حضرت (ٹانڈوی) کو ان سے گہرا تعلق تھا، بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ والد صاحب ایک مرتبہ دیوبند آپ کی خدمت میں حاضر تھے، حضرت نے فرمایا کہ مٹھائی کھلائیے، والد صاحب نے فرمایا مٹھائی تو آپ کھلائیے میں تو آپ کا مہمان ہوں، مگر حضرت نے نہ مانا کچھ دیر تو اصرار کیا لیکن جب اس طرح کام نہ چلا تو حضرت نے والد صاحب کو پچھاڑ کر ان کی جیب سے روپیہ نکال کر مٹھائی منگالی''۔[۱۳]

محمد یوسف قریشی لکھتے ہیں کہ

''گلاب جامن کے نام نے عام مجلسوں میں بارہا (مجھے) میر مجلس ہونے کی عزت بخشی ہے، اس نام کو سن کر جہاں ترش رو ہوا، منہ بگاڑا، بنایا، حضرت والا (مولوی حسین احمد ٹانڈوی) کی ظرافت کو جوش آ گیا، گلاب جامن طشت میں لا کر مجلس میں دستر خوان پر رکھی گئی، میں اچھلنا کودنا شروع کر دیا، حکم ہوا یوسف کہاں گئے یہاں حاضر ہوں، خدام کے ہاتھوں پکڑ پکڑا کر حضرت قدس کے پہلو میں بٹھایا گیا، پھر حضرت نے تبسم فرمایا، چند جملے اپنے خاص انداز میں کہے، مجلس زعفران زار بن گئی، اپنے دست مبارک سے ایک گلاب جامن اٹھائی اور اپنے خاص انداز میں فرمایا لیجئے یہ حاضر ہے، پھر میری مسرت کا کیا ٹھکانہ، منہ پھیلا دیا اور حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک خاص انداز میں اسے میرے منہ میں ڈال دیا، میں نے منہ میں لیتے ہی ایسا منہ بگاڑا کہ اہل مجلس لوٹ پوٹ ہو گئے، حضرت نے بھی مسکرا دیا اور پھر ہر طرف سے دست درازی شروع ہو گئی، میں باہر جا کر پلٹا کہ اتنے میں ساری پلیٹیں صاف ہو گئیں''۔[۱۴]

مولوی سید فرید الوحیدی رکن شعبہ تبلیغ دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ

''(مولوی حسین احمد ٹانڈوی) کھانے کے ساتھ بیشتر بڑی رغبت سے شہد استعمال فرمایا کرتے تھے، اچار اور چٹنیوں سے بھی شوق فرماتے تھے، کبھی کسی کھانے کی یا کسی خاص چیز کی فرمائش کرتے۔

''پھلوں میں آم اور خربوزے بے حد مرغوب تھے، بالخصوص آم تو بہت ہی رغبت کھاتے تھے''۔

''آم کی اگر زیادہ قسمیں سامنے ہوتیں تو ہر ایک دانہ میں سے ایک ایک یا دو دو قاشیں ملاحظہ فرماتے تھے، اندازہ یہ ہوتا تھا کہ کھانے سے زیادہ ہر آم کا حسب ونسب و تاریخ پیدائش و وفات اور ابتدائی جائے پیدائش معلوم کرکے محظوظ ہوتے تھے''۔

''کھانے کے بعد اگر کوئی میٹھی چیز میسر آجاتی تو رغبت سے نوش فرماتے ہوئے دیکھا ہے''۔

''مرض وفات میں جب ڈاکٹری معائنہ کے لئے سہارنپور لائے تو موصوف (حاجی احمد حسین لاہر پوری) کی درخواست پر (ان کے گاؤں) بہٹ ایک شب کے لئے رونق افروز ہوئے اور شاید آخری مرتبہ شاہ صاحب کے باغ کے ''رٹول'' آم ملاحظہ فرمائے''۔[۱۵]

مولوی رشید الوحیدی لکھتے ہیں:

جس روز حضرت شیخ (حسین احمد ٹانڈوی) کی وفات ہوئی اس کی رات کو (اپنی باری پر) تقریباً ڈھائی بجے خدمت میں حاضر ہوا.......... فرمایا پانی لاؤ! جلدی سے پانی پیش کیا، ایک گھونٹ لے کر فرمایا: اچھار کھ دے، اور سردا کاٹ لے، جب میں کاٹنے لگا تو فرمایا تھوڑا ہی کاٹنا، اتنی دیر میں میں نے طشتری میں چند قتلے پیش کئے، فرمایا تم بھی ساتھ کھاؤ، میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کھالیں، آخر کار دو قتلے چھوڑ دیئے اور فرمایا کہ لے کھالے، میں نے عرض کیا کہ رکھدوں پھر کسی وقت کھا لیجئے گا، بہت سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا: نہیں کھالے! خبر دار رکھنا مت، میں نے اسے کھالیا، پھر فرمایا دیکھ ڈبے میں اناناس ہو تو شربت لے آ! میں سمجھ نہ سکا اور بجائے شربت کے قتلے پیش کر دیئے، فرمایا یہ نہیں بلکہ شربت!''۔(ملخصاً)[۱۶]

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

''مولانا نانوتوی جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ نے مولوی محمود الحسن صاحب سے فرمایا کہ کہیں سے ککڑی لاؤ، مولوی محمود الحسن فرماتے تھے کہ میں تمام کھیتوں میں پھرا مگر صرف ایک ککڑی چھوٹی سی ملی''۔[۱۷]

مولوی رشید احمد وحیدی، فیض آبادی لکھتے ہیں:

''کچھ عجیب اتفاق ہے کہ عموماً تمام مشائخ اور خصوصاً مولانا محمد قاسم نے آخری وقت میں پھل کی خواہش کا اظہار فرمایا، چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے لئے لکھنؤ سے ککڑی منگائی گئی تھی، حضرت (ٹانڈوی) نے بھی آخر میں سردے کی خواہش کا اظہار فرمایا، اور منجانب اللہ اسلاف کی سنت پر طبیعت اس درجہ مجبور ہوئی کہ جب مولانا محمد قاسم صاحب اور مولانا محمد شاہد صاحب فاخری ملاقات کو تشریف لائے تو فرمایا کہیئے کیا آج کل سردا نہیں مل سکتا، انہوں نے عرض کیا ضرور مل جائے گا، چونکہ اس سے قبل مولانا اسعد صاحب اور مولانا فرید الوحیدی صاحب وغیرہ نے دہلی، سہارنپور، میرٹھ ہر جگہ تلاش کیا مگر کہیں دستیاب نہ ہوا''۔

آگے لکھتے ہیں:

''اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت نانوتوی کے لئے لکھنؤ سے ککڑی منگوائی گئی تھی تو حضرت کے لئے مولانا سجاد حسین صاحب کی معرفت کراچی سے اور مولانا حامد میاں صاحب نے لاہور سے سردا بھیجا''۔[۱۸]

وصایا مولوی اشرفعلی تھانوی:

''میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو، وصیت کرتا ہوں کہ بیس آدمی مل کر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار اُن (یعنی بیوی) کے لئے اپنے ذمہ رکھ لیں تو امید ہے کہ اُن کو تکلیف نہ ہوگی''۔[۱۹]

آخری وقت میں کہاں فقراء کے لئے غم گساری کا خیال اور کہاں بیوی کا فکر اور پھل فروٹ کھانے کی خواہش؟ کیا کھانے پینے کے لئے ایسی اکھاڑ پچھاڑ، دھینگا مستی اور چھینا جھپٹی کہیں امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے بھی ثابت ہے؟

حوالہ جات

[۱]۔ مولانا حسنین رضا خاں، وصایا شریف، مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ، مرید کے ضلع شیخوپورہ (پاکستان) ۱۴۰۴ھ، ص ۲۴ [۲]۔ ایضاً، ص ۲۴

[۳]۔ علامہ محمد ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی (انڈیا) ۲۰۰۳ء، ص ۱۶۵ تا ۱۶۷

[۴]۔ الافاضات الیومیہ من افادات القومیہ، (ملفوظات مولوی اشرف علی تھانوی) جلد دوم، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان ۱۹۸۴ء، ص ۲۳، ۲۴

[۵]۔ ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ، خصوصی اشاعت ۱۴۰۳ھ، (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا) مضمون ''حضرت شیخ کی آپ بیتی''، مضمون نگار مولوی منظور نعمانی، ص ۱۵۵

[۶]۔ مولوی اشرف علی تھانوی، قصص الاکابر لقصص الاصاغر، مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور، س ن، ص ۱۴۲

[۷]۔ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظات مولوی اشرف علی تھانوی، حصہ دہم، ملفوظ نمبر ۷۷ مطبوعہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر (یوپی، ہندوستان)، س ن، ص ۱۴۳

[۸]۔ ابوالحسن بارہ بنکوی، شیخ الاسلام کے حیرت انگیز واقعات، مطبوعہ مکتبہ دینیہ دیوبند، س ن، ص ۱۲۹

[۹]۔ مولوی حسین احمد ٹانڈوی، سفرنامہ شیخ الہند، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ کریم پارک لاہور، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، ص ۱۶۴

[۱۰]۔ روزنامہ ''الجمعیۃ'' دھلی، شیخ الاسلام نمبر، خصوصی شمارہ، ۱۵ر فروری ۱۹۵۸ء، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۷۷

[۱۱]۔ روزنامہ الجمعیۃ دھلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۱۸۵

[۱۲]۔ روزنامہ الجمعیۃ، دہلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۲۳۲

[۱۳]۔ روزنامہ ''الجمعیۃ'' دہلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، گوجرانوالہ ص ۲۹۳

[۱۴]۔ روزنامہ الجمعیۃ، دہلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۳۷۶

[۱۵]۔ روزنامہ الجمعیۃ، دھلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۲۳۱

[۱۶]۔ ابوالحسن بارہ بنکوی، شیخ الاسلام کے حیرت انگیز واقعات، مطبوعہ مکتبہ دینیہ دیوبند (یو۔پی)، س ن، ص ۱۸۰

[۱۷]۔ مولوی اشرف علی تھانوی، ارواح ثلاثہ، مطبوعہ اسلامی اکادمی ناشر کتب اُردو بازار لاہور، ص ۲۴۶

[۱۸]۔ روزنامہ الجمعیۃ، دہلی، شیخ الاسلام نمبر، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء، ص ۲۱۹

[۱۹]۔ عزیز الحسن، اشرف السوانح، حصہ سوم، مطبوعہ ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز، ۲۶ ریلوے روڈ لاہور، ۱۹۶۰ء، ص ۲۲۵

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری

محمد فیصل مقبول عجز قادری*

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحب میں نہیں تیرا میرا

سرکارِ دوعالم ﷺ کے مدح میں کہے جانے والے اشعار کو نعت کہا جاتا ہے۔ لفظِ نعت حضرت علی کرم اللہ وجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منظوم کلام کیلئے سب سے پہلے استعمال کیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی مدحت میں نعتیں لکھیں۔ پیارے آقا کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے والوں میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شاعرِ دربارِ رسالت ﷺ) کا نام سرفہرست ہے۔ بقول اقبال

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول ،وہی آخر
وہی قرآں ،وہی فرقاں ،وہی یٰسین ،وہی طٰہٰ

اس صدی کے نعت گو شعرا میں سرفہرست اور معتبر نام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ محدث بریلوی کا ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں فنی، علمی، ادبی، اخلاقی اور تخلیقی حوالے یکجا ہوتے نظر آتے ہیں اور ان تمام حوالوں کی اساس اور محور صرف حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی کا درس قرآن پاک سے لیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی دل کو یادِ مصطفیٰ ﷺ میں تڑپتا پاتا ہوں تو نعتِ مصطفیٰ ﷺ سے اس کا مداوا کرتا ہوں ورنہ شاعری سے میرا تعلق نہیں ہے (گو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تمام شعری علوم اور نظم ونثر عربی، اُردو، فارسی اور ہندی میں مہارت حاصل تھی)۔

ہوں میں اپنے کلام سے نہایت محظوظ	بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی	یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اردو، فارسی، عربی کے علاوہ ہندی زبان پر بھی کامل عبور تھا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام زبانوں میں مدحت پیغمبر دوجہاں ﷺ کی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مشہور نعت چار زبانوں میں لکھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی لسانی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَر (عربی)	مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا (فارسی)
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے (ہندی)	تجھ کو شہِ دوسرا جانا (اُردو)

فارسی زبان کی مٹھاس سے کون واقف نہیں۔ اس خطہ (برصغیر پاک وہند) میں قدم رکھنے والے مسلمانوں کی زبان فارسی تھی۔ جس نے مسلمانوں کو ایک پہچان دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں بھی نعت لکھی اگرچہ فارسی کا استعمال کم ہو گیا ہے لیکن وسعتِ الفاظ کے اعتبار سے

فارسی آج بھی دنیا کی کسی بھی بڑی زبان کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

چند اشعار بزبانِ فارسی:

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ ‏ پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن ‏ مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ ﷺ

عربی زبان اس کائنات کی وہ واحد زبان ہے جس میں پروردگار نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ پر قرآن پاک نازل فرمایا! دنیا کا تمام علمی فکری سرمایہ اسی زبان کے ذریعے دوسری زبانوں میں منتقل ہوا۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والی زبان ہے کیونکہ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زبان ہے۔

عربی زبان میں حمدیہ اشعار:

الحمد للمتوحد ‏ بجلاله المتفرد

وصلوٰته دوماً علیٰ ‏ خیر الانام محمّد

والال والاصحب هم ‏ مائوای عند شدائد

وبمن اتی بکلامه ‏ وبمن هدی وبمن هدی

ترجمہ: ۱۔ خدائے یکتا کی حمد وثنا ہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں یکتا و یگانہ ہے۔

۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دوعالم ﷺ پر خدا کی رحمت ہمیشہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل واصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الٰہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیے ہیں

کالی داس گپتا اپنی کتاب ''سہو دُسراغ'' میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مضمون بعنوان ''مولانا احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ بحیثیت شاعر'' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''نہیں معلوم انہوں نے کسی سے باقاعدہ اصلاح لی تھی کہ نہیں تاہم ان کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے کامل صاحبِ فن اور مسلم الثبوت شاعر ہونے میں شبہ نہیں اور ان کی نعتیہ غزلیں تو مجتہدانہ درجہ رکھتی ہیں۔ کہیں تشبیہ ہے تو کہیں خیال گوئی۔ عاشقانہ رنگ کا جو کہ تغزل کی

جان ہے یہ رتبہ ہے کہ اگر نعت کے مخصوص رنگ کے اشعار الگ کر دیئے جائیں تو بقیہ اشعار استادانہ غزل کی شان کے حامل ہوں گے"۔

(سہو دُسراغ از کالی داس گپتا، مطبوعہ دہلی، صفحہ:190)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلام میں تشبیہات واستعارات کا استعمال کثرت سے کیا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات کے لیے پھول، گُل مجبوبِ کبریا، ہلالِ گُل اور نورِ مہر کی تشبیہات استعمال کی ہیں۔ ندرتِ تخیل شاعر کی ذہنی وفکری صلاحیتوں کا بھرپور اظہار ہے۔ تخیل شاعر کو بھٹکا دیتا ہے یا اسے راہِ راست پر لا کھڑا کرتا ہے اب یہ شاعر کی فکری صلاحیت ہے کہ وہ اپنے لیے کس راستہ کا انتخاب کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام شاعری کو حضور اقدس ﷺ کے تخیل سے حیاتِ نوبخشی ہے۔ شاعری میں صنعتِ تلمیح رتر صیع کا استعمال کثرت سے ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے کلام میں جگہ جگہ قرآن آیات اور احادیث کا بیان ہے۔ صحابہ، اولیا اور صوفیائے کرام کی زندگیوں کے حوالے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں بخوبی ملتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بہت سی ایسی فارسی اور عربی کی تراکیب ملتی ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل کسی شاعر نے نعت میں استعمال نہیں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان تراکیب میں حسنِ لفظ بھی ہے اور معنی کا لطف بھی۔ مثلاً: شاہانِ صریفین وحریم۔ پشتِ فلک، طعنِ زمیں، مادۂ ایجاد وخلقت، جوششِ گریہ، تجلی ہائے جاناں، دل زارِ چُناں، جاں زیرِ چنوں، کنارِ خارِ مدینہ، پناہِ دامنِ دشتِ حرم، تابِ مرآتِ سحر، گردِ بیابانِ عرب، بہارِ چمنستانِ عرب، دینِ عجم، ایمانِ عرب، فخرِ اشباہ ونظائر، بلبلِ شیدا، دیدۂ دشتِ حرماں، لبِ خموشِ لحد، نقشِ تسخیرِ جمالی، وغیرہا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ عروض پر بھی کامل مہارت حاصل تھی لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نعت کے لیے طویل اور مختصر بحروں کا استعمال بڑی مہارت سے کیا ہے۔ مختصر بحروں میں جذبات کا بیان کرنا قدرے مشکل ہے۔ محدود الفاظ میں اپنی بات کا اظہار مقصود ہوتا ہے لیکن قادر الکلام شاعر مختصر بحروں میں بھی اچھا کلام کہہ سکتے ہیں۔ مختصر بحروں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی مشہور نعتیں کہیں ہیں مثلاً:

☆ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ☆ ایمان ہے قالِ مصطفائی ☆ جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
☆ لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا ☆ زہے عزت واعتلائے محمد ﷺ ☆ حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
☆ پُل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو ☆ سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ ☆ سرور کہوں کہ مالک ومولیٰ کہوں تجھے
☆ حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے ☆ شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے ☆ صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

طویل بحروں میں شاعر کے لیے یہ گنجائش موجود ہوتی ہے وہ کثرت الفاظ سے اپنی بات کو بہتر سے بہتر پیرائے میں بیان کر سکے۔ طویل بحروں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی اعلیٰ نعتیں کہیں ہیں جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے الفاظ ومعنی کے خوبصورت استعمال سے اپنے آقا ﷺ کی شان بیان کی۔

☆ وصفِ رُخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
☆ نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
☆ طوبےٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
☆ ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
☆ پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
☆ وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
☆ اُٹھا دو پردہ دیکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
☆ زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے

فن شاعری میں قوافی کا استعمال کلام کی تاثیر اور معنویت کو بڑھانے کا سبب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں قوافی وردیف کا استعمال استادانہ ہے۔ مختصر اور طویل قوافی وردیف کا استعمال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شان ہے۔

چند قوافی کی مثالیں (فارسی تراکیب):

☆ بیابانِ عرب، سلطانِ عرب، گلستانِ عرب، بہاران عرب۔
☆ بہارِ عارض، نہارِ عارض، وقارِ عارض، نثارِ عارض۔
☆ ضیائے فلک، انتہائے فلک، صدائے فلک، سمائے فلک۔
☆ جمالِ گل، اجتمالِ گل، ہلالِ گل، خیالِ گل، مثالِ گل۔
☆ چمن آرائی دوست، شیدائی دوست، تمنائی دوست، زیبائی دوست، یکتائی دوست۔
☆ جمالِ مصطفائی، جلالِ مصطفائی، تمثالِ مصطفائی، خیالِ مصطفائی،
☆ بہارِ دامن، تارِ دامن، دیارِ دامن، خارِ دامن، غبارِ دامن۔

منفرد اور بے مثال ردیفوں کا استعمال: (جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھوٹی ردیفوں سے کام لیا وہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طویل ردیفیں بھی استعمال کیں)

☆ چھوٹی اور مختصر ردیفوں میں آپ نے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے مثلاً: بے خبر، گُل، پھول، ایڑیاں، گیسو، واہ واہ، ہمارا نبی ﷺ، نور کا، کروڑوں درود، اور کئی دیگر، پُر معنی ردیفوں کا استعمال ملتا ہے۔
☆ ہوئی جائے گا (اس وریف میں تمنائی کیفیت کا اظہار ہے)۔
☆ یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں (بہت پُر معنی ردیف ہے جس میں نفی سے اثبات کا رنگ جھلکتا ہے)
☆ کو خبر نہ ہو (عاجزی وانکساری سے ڈوبی ردیف ہے)
☆ پہ لاکھوں سلام (مشہور سلام بحضور سرورِ کونین ﷺ کی ردیف جس سے حضور کی شان کا بیان بڑے عاشقانہ انداز میں کیا ہے۔)
☆ امداد کن (فارسی ردیف جس کے معنی ہیں "اے مالک ومولا" ہماری امداد کر۔)

نعتیہ کلام میں جن اہم اور شرعی باتوں کا خاص خیال امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا ان کے دور میں اور ان کے بعد شعراء نے اس اہتمام سے ان پر توجہ نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ نعت گوئی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ منفرد امتیاز حاصل ہے جو بہت کم نعت گو شعرا کے حصے میں آیا ہے۔ جن اصطلاحات کو دیگر شعرا نے فقط اپنے دلی جذبات عشقِ مجازی اور معاشرے کی اصلاح کے لیے استعمال کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان اصطلاحات کو بھی آقا دو عالم کے عشق میں رنگ دیا ہے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو لفظوں کے پیرائے میں ہمیشہ کے لیے زندہ وجاوید کر دیا ہے۔ نعتیہ کلام جن تقاضوں کا متقاضی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں بڑی اچھی طرح ان کا خیال رکھا ہے اور اسی لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلام میں شرعی الفاظ بطور علامات کے استعمال نہیں کیے۔ چند شرعی الفاظ کے استعمال کی مثالیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے:

جهنم:

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہادیے ہیں

محشر:

دھوپ محشر کی وہ جاں سوزِ قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلا تیرا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جھوٹ، مبالغہ، ریا اور تصنع نہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی کسی رئیس یا نواب کے لیے قصیدہ نہیں لکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منشا فقط آقائے دو عالم ﷺ کی مداح سرائی تھی نہ کہ مال وزر کا حصول کہ جس کے واسطے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ لکھتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام اپنے نبی ﷺ کی حقیقی اور ابدی محبت اور اولیا کرام سے عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ خاص طور پر سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت کا برملا اظہار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام کو عقائدِ اہلسنت کی تبلیغ کے لیے استعمال کیا اور امتِ محمدیہ کو اطاعت ومحبت رسول اکرم ﷺ کی تلقین کا سبق دیا۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا دورِ حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اب اپنی مطبوعات CDs کی صورت میں بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ چنانچہ ۲۶ ویں امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہم تین عدد CDs جاری کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندجہ ذیل ہے:

امام احمد رضا ڈیجیٹل لائبریری
2006ء

CD-01

امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے ایک ہزار سے زیادہ کتب اور رسائل اردو، عربی اور فارسی زبانوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ ادارہ کی لائبریری میں کئی سو مخطوطات محفوظ تھے۔ ادارہ اب ان مخطوطات کو ایک CD کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے تاکہ قارئین حضرات بالخصوص اسکالرز ان مخطوطات سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکیں۔

CD-02

اس CD میں اس سال کی مطبوعات کے علاوہ ادارہ کی کارکردگی اور اراکین کا تذکرہ بھی شامل ہے۔
۱۔ معارف رضا (اردو) ۲۔ معارف رضا (انگریزی) ۳۔ معارف رضا (عربی) ۴۔ تذکرہ اراکین ادارہ ۵۔ تاریخ و کارکردگی ادارہ
۶۔ تعارف و مطبوعات ادارہ ۷۔ Embroyology ۸۔ مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان و ادب میں خدمات
۹۔ فاضل بریلوی بحیثیت شاعر نعت ۱۰۔ فاضل بریلوی اور علمائے مکہ ۱۱۔ حیاۃ الامام احمد رضا (عربی)

CD-03

امام احمد رضا کے تلمیذ و خلیفہ مولانا ظفر الدین قادری المعروف بہ ملک العلماء کی علمی خدمات پر ایک مکمل جامع سوانح شائع کی گئی ہے جس کو CD میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

الشیخ احمد رضا حنفی اور سماجی علوم کا اسلوب تحقیق

پروفیسر دلاور خان
پرنسپل گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج آف ایجوکیشن قاسم آباد کراچی

رضا ریسرچ ماڈل

سوالیہ مفروضہ
مشاہدہ
آگاہی
حقائق کی جمع آوری
حقائق کی تنظیم و جماعت بندی
حقائق کا تجزیہ دین کی روشنی میں
مفروضہ کی تصدیق غلط/صحیح
نتیجہ/شرعی حکم
لائحہ عمل

سماجی مسئلہ

شیخ احمد رضا حنفی یہ اسلوب تحقیق انجام دیتے ہیں
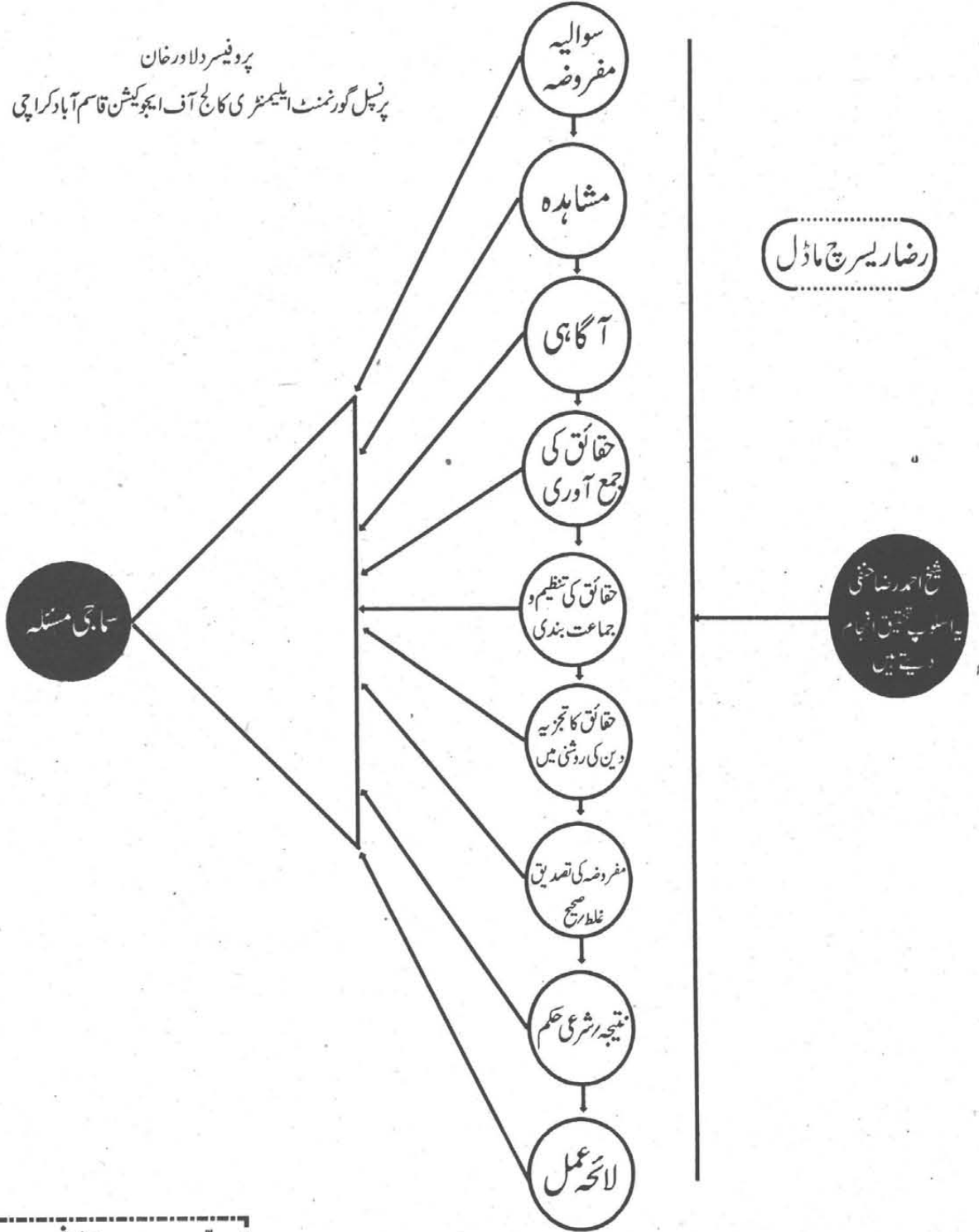
منقبت

بیاد اعلیٰ حضرت بریلوی رحمة الله تعالیٰ علیه

شررِ خاکِ حجاز

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری*

گلستانِ نعت کا نغمہ سرا ۔۔۔ عاشقِ خیر الوریٰ، احمد رضا
اہلِ سنّت کا دلاور رہنما ۔۔۔ بے ریا از ابتدا تا انتہا
حفظِ ناموسِ محمد مصطفیٰ ۔۔۔ تھا یہ اس کی زندگی کا مدّعا
تھا علم بردار اُس تحریک کا ۔۔۔ جانِ ایماں ہے ولائے مصطفیٰ
عارفِ توحید، وحدت آشنا ۔۔۔ خُود کو کہتا تھا وہ عبدِ مصطفیٰ
اُس کے اوصافِ عقل وقلب کا ۔۔۔ معترف غیروں کو بھی ہونا پڑا
ولولہ انگیز مدّاحِ حبیب ۔۔۔ رُوح پرور اُس کے نغماتِ ثنا
وہ غوامض فہم ودانائے رموز ۔۔۔ وہ حق آگاہ وحقائق آشنا
نکتہ دان و زیرک وعالی دماغ ۔۔۔ قُلزُمِ دانش، سمندر علم کا
بے نیاز طعنہ وتحسین خلق ۔۔۔ کلمۂ حق برملا اُس نے کہا
اُس سے گستاخانِ احمد جاں بلب ۔۔۔ اُس سے خائف دُشمنانِ مصطفیٰ
لاجواب اُس کے براہین ونکات ۔۔۔ بے مثال اُس کے دلائل واہ وا
حرفِ آخر، جو کہا اُس نے رقم ۔۔۔ قولِ فیصل، اُس نے جوفرمادیا
کل بھی تھا موجودُ اس کا رعب و داب ۔۔۔ آج بھی قائم ہے اُس کا دبدبہ
منکرینِ دینِ حق کے واسطے ۔۔۔ ایک محکم حُجتِ اِسلام تھا
کنزِ ایماں، مخزنِ عرفان ہے ۔۔۔ ترجمہ قرآں کاجواُس نے کیا
دُھوم ہے اُس کے فتاویٰ کی بڑی ۔۔۔ یہ خصوصی ہے عطائے نبویہ
وہ صحابہ کاادب دان ومحب ۔۔۔ وہ عقیدت مندِ آلِ مصطفیٰ
اُس کاہاتھ اور دامنِ آلِ رسول ۔۔۔ فیض یابِ نسبتِ غوث الوریٰ
راست اُس کے قامتِ زیبا پہ ہے ۔۔۔ ہر سعادت ہر فضیلت کی قبا
آج بھی اُس مردِ حق کا ذکرِ خیر ۔۔۔ کوبہ کو، محفل بہ محفل، جابہ جا
اُس کی تاریخ وصالِ باکمال ۔۔۔ "طالبِ حق، مصدرِ فقروغنا" (۱۹۲۱ء)

تجلیاتِ ذکرِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عبدالقیوم طارق سُلطان پُوری

عظیم عالم و دین نبی کا محرمِ راز
وہ ہر کمال میں سرآمد جہاں لاریب
وہ آفتابِ معارف وہ ماہتابِ علومُ
وہ سر کشانِ حبیبِ ودوُد کا سرکوب
نبی کی جس نے بھی توہین کی وہ اُس سے لڑا
تمام زندگی عِشقِ نبی کا درس دِیا
کہی جو نعتِ نبی اُس نے لاجواب ہے وہ
اُٹھائی اُس نے جو حِفظِ مقامِ احمد میں
ہمیشہ خُود کو کہا عبدِ مُصطفیٰ اُس نے
خُدائے پاک مُجھے بھی عطاکرے طارقؔ
کہوں میں اس کی ولادت کے سال کی تاریخ

فقیہہ بے بدل وبے مثال نکتہ طراز
وہ ہرہنر میں بساطِ جہاں پہ تھا ممتاز
خُدائے مُعطی نے بخشے اُسے کئی اعزاز
خُدا نے اُس کو رکھا اِس مُہم میں سرافراز
وہ سرفروشِ مُحمد صلی اللہ علیہ وسلم ، حضور کا جانباز
اِس اہتمام سے کوئی نہ رکھ سکا اُسے باز
ثنائے خواجہ میں وہ باادب ' سراپا نیاز
جہاں میں گونج رہی ہے وہ آج بھی آواز
حکایت عاشقِ حضرت کی ہے لذیذو دراز
دل رضا میں جوتھا عِشقِ مُصطفیٰ کا گداز
سروشِ غیب پکارا ''چراغ بزم حجاز''
۱۲۷۲ھ

۲۶ ویں سالانہ
امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

کوہِ نور ہال، ہوٹل ریجنٹ پلازہ، کراچی

25 مارچ 2006ء / ۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، کراچی، پاکستان

فون: 2725150-021، فیکس: 2732369-021 موبائل: 0300-2646296

e-mail: imamahmadraza@gmail.com web: www.imamahmadraza.net

قومی سوچ اپنائیے
پاکستانی مصنوعات کو فروغ دیجیے
مشروبِ مشرق
رُوح افزا
سے ٹھنڈک، فرحت اور تازگی پائیے۔
معیار ہر قیمت پر
PAKISTAN
SHARBAT ROOH AFZA
مشروبِ مشرق رُوح افزا اپنی بے مثل تاثیر، ذائقے اور ٹھنڈک و فرحت بخش خصوصیات کی بدولت کروڑوں شائقین کا پسندیدہ مشروب ہے۔
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
ہمدرد
www.hamdard.com.pk
مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی مرکز
Adarts-HRA-4/2003

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا دورِ حاضر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اب اپنی مطبوعات CDs کی صورت میں بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ چنانچہ ۲۶ ویں امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہم تین عدد CDs جاری کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندجہ ذیل ہے:

CD-01

امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے ایک ہزار سے زیادہ کتب اور رسائل اردو، عربی اور فارسی زبانوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ ادارہ کی لائبریری میں کئی سو مخطوطات محفوظ تھے۔ ادارہ اب ان مخطوطات کو ایک CD کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے تاکہ قارئین حضرات بالخصوص اسکالرز ان مخطوطات سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکیں۔

CD-02

اس CD میں اس سال کی مطبوعات کے علاوہ ادارہ کی کارکردگی اور اراکین کا تذکرہ بھی شامل ہے۔
۱۔ معارف رضا (اردو) ۲۔ معارف رضا (انگریزی) ۳۔ معارف رضا (عربی) ۴۔ تذکرہ اراکین ادارہ ۵۔ تاریخ و کارکردگی ادارہ
۶۔ تعارف و مطبوعات ادارہ ۷۔ Embryology ۸۔ مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان و ادب میں خدمات
۹۔ فاضل بریلوی بحیثیت شاعر نعت ۱۰۔ فاضل بریلوی اور علمائے مکہ ۱۱۔ حیاۃ الامام احمد رضا (عربی)

CD-03

امام احمد رضا کے تلمیذ و خلیفہ مولانا ظفر الدین قادری المعروف بہ ملک العلماء کی علمی خدمات پر ایک مکمل جامع سوانح شائع کی گئی ہے جس کو CD میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔